UNIVERSAL
LIBRARY

OU_232801

UNIVERSAL
LIBRARY

هذا بيان للناس وهدى وموعظة للمتقين

هر که بیند نامه ام از ابتدا تا انتها ❊ من بدل اورا غلامم او بود خواجه مرا

لله الحمد

کتاب بشارت ❊ رساله خلعت ❊ خزینه عزت ❊ وصایا خوبتر ❊ خوبتر عزیز
۱۳۲۶ھ ۱۳۲۶ھ ۱۳۲۶ھ ۱۳۲۶ھ ۱۳۲۶ھ

باسم تاریخ

عز الآخرة

۱۳۲۶ھ

مصنفه عزیز جهان و بیدار کن قلب غافلان حسب فرمان فرزندان حضرت

مؤلف ذیشان محمد عبد الرحمن برادر ایشان

در قاسم پریس واقع حیدرآباد دکن بعجلت تمام طبع آراسته شد

جملہ حقوق سرکار عالی وانگریزی بذریعہ رجسٹری محفوظ ہیں

فہرستِ کتاب لاجواب موسوم باسم تاریخی عزیز الآخرة ۱۳۲۶ھ

صفحہ خلاصۂ مضمون
۱ تاریخین کتاب مذکور الصدر و نامِ مصنف
۲ حمد و نعت
〃 حالِ والدِ مصنف
۳ آپ سخی و ملک التجار تھے
۴ جدِ بزرگوارِ مصنف امیر البحر تھے
۵ آپکو ایکہزار روپیہ پنشن دیکر دربارِ انگریزی مین شریک ہونیکے لئے کہا گیا لیکن آپنے بسبب تقویٰ انکار کیا
〃 اشعارِ نصیحت آمیز
〃 حالِ مصنف بعدِ انتقالِ والدِ ماجد
۶ مصنف کا حیدرآباد مین آکر ملازمت اختیار کرنا اور دستکاری قطعہ لنڈن کی نمایشگاہ مین بھجوانے سے میڈل و سرٹیفکٹ کا ملنا
۷ مصنف کا مہتممی ٹپیراور رکنیتِ مجلس و مددگاری معتمدی حجاز ریلوے پر مقرر ہونا
۸ سلطانِ روم کے پاس سے تمغہ و سپاسنامہ ملنا
〃 مصنف کا سفرِ عراق مین جانا اور والیِ بصرہ کا تعظیم و تکریم سے ملنا یہانتک کہ سعید افندی کوتوال کو سربراہی کے لئے متعین کر دینا
۹ مصنف کا بغدادِ شریف حاضر ہوکر حضرت پیر سید عبد الرحمٰن صاحب افندی جیلانی مدظلہ سجادہ نشین سلطان الاولیا کی قدمبوسی حاصل کرنا
〃 حضرت سجادہ صاحب موصوف کے احسانات و کمالات کا ذکر
۱۰ حضرت سجادہ صاحب ممدوح کا وعظ مین تشریف فرما ہوکر پیر و مرشد کو عزت بخشنا
〃 حضرت سجادہ صاحب کے صرف دو صاحبزادگان کا ذکر
〃 حضرت پیر سید ابراہیم صاحب افندی جیلانی مدظلہ فرزند حضرت پیر سید مصطفےٰ صاحب قدس سرہٗ کے احسانات و کمالات کا ذکر
۱۱ حضرت موصوف کا مصنف کی دعوت خاص کرنا اور ایک جوڑی گھوڑون کی نایاب عطا فرمانا
۱۲ مصنف کا سفر کربلا وغیرہ مین آرام سے گذرنا
〃 ذکرِ ملاقاتِ مدار المہام بطورِ خاص

۱۳ وہی ملاقات باعث رنج افسر بالادست ہوی
بالادست نے مصنف کو بورڈ مین جانیکے لئے
مجبور کیا اور وہان سے بعد امتحان طبی جواب ملا
کہ اُنکے قوی صحیح و صحت درست ہے
اور ملازمت سرکاری کی قابلیت موجود ہے
۱۴ مصنف کی صداقت مدخلۂ محکمۂ سرکار مین باوجود
منظور ہونیکے پھر بھی بالادست کا وہی بیرحمی و
سختی کرنا آخر نصف ماہوار کا وظیفہ مجبوراً
لیکر آرام سے گذارنا
۱۵ دعاے مصنف رئیس و ریاست کیلئے
〃 فرزندون کو نصیحت
۱۶ خیریت دنیا و آخرت ہر شخص چاہتا ہے
لیکن عمل ضرور ہے
۱۷ جیسی کرنی ویسی بھرنی
〃 ایمان و طاعت خداتعالیٰ
۱۸ نعمتون کا شکر ادا کرنا
۱۹ شکر باعث مزید نعمت ہے
۲۰ سب سے زیادہ رسول خدا صلعم سے محبت کرنا
۲۱ خدا سے جو ڈرے اُس سے سب خوف کرتے ہین
〃 چار امور کی تاکید
۲۲ ہردم کو آخری دم سمجھکر خلوص سے یاد الٰہی کرنا
۲۲ حق لی تعظیم خلق پر شفقت کرنا
〃 حاکم مجازی سکے موافق ہی اگر حاکم حقیقی کو
سمجھا جاے تو بہت سے کام درست ہو جائین
۲۳ حاکم حقیقی کی مہربانی اور ہماری نافرمانی
۲۴ کیسا ہی گنہگار ہو خدا سے نا امید نہووے
خدا سے مایوسی ہی سب مین بڑا گناہ ہے
۲۵ خداتعالیٰ کے صفات کاملہ کا بیان
۲۶ اگر خدا کے صفات سے متصف ہونا منظور ہے
تو صوفیہ کے اشغال کے پابند رہنا
〃 ہوش در دم
〃 نظر بر قدم
〃 سفر در وطن
〃 خلوت در انجمن
〃 یادکرد
〃 نگاہداشت
〃 جنگل کا خشک ہوکر پھر سبز ہو جانا قیامت مین
مُردون کے اُٹھ کھڑے ہونیکے لئے عمدہ دلیل ہے
۲۷ حضرت علی مرتضیٰ علیہ السلام کا منکر قیامت سے مناظرہ
۲۸ اگر قیامت نہوئی تو عاصی و غیر عاصی برابر ہونگے
ورنہ عاصی و منکر کا جو حال ہوگا ظاہر ہے
۲۹ معراج جسمی کو اپنی نگاہ سے تمثیل

۲۹ ع تقدیر سے تدبیر کی کچھ بھی نہین چلتی
۳۲ سلف صالحین کے اعتقاد پر رہنا مذہب مین تعصب و جھگڑا نکرنا
۳۳ حضرت شبلی کی ایک عمدہ نصیحت
۳۴ فضول گو نہ بننا دو سننا ایک کہنا
۳۵ تکلیفات مین مستقل رہکر صبر و شکر بجا لانا
۳۶ حق العباد سے بچنا اور عزت سے چار پیسے پیدا کرنا موافق شرع حاکم کی اطاعت کرنا
۳۷ فصل خصومات و پیشہ وکالت سے بچنا
۳۸ دین کو دنیا کیلئے فروخت نکرنا
〃 عدالت مین نہ جانا مگر سچی گواہی کیلئے
۳۹ جھوٹ نہ بولنا مردم آزاری نکرنا
〃 فرائض کو وقت پر ادا کرنا
۴۰ اسراف و بخل سے بچنا سخاوت کرنا
۴۱ مصنف کی وصیت اپنے لڑکون کو کہ اپنی مان کی تعظیم اور بہنون پر شفقت کرین سب ملکر اتفاق سے رہین مکان مسکونہ برباد نکرین
۴۲ تجہیز و تکفین کا موافق شرع شریف کرنا
〃 میرے دوستون کی تعظیم کرنا اپنے دوستون کی حقارت نکرنا
۴۳ بقدر امکان کسی سے التجا نکرنا
۴۳ استخارہ کرنا سائل کو رد نکرنا
۴۴ عفو و حلم و مدارا و عاجزی اختیار کرنا
۴۵ قرض نہ لینا آج تک مصنف کو قرض لینے کا اتفاق نہین ہوا
〃 موازنہ تیار کرکے اسمین ایک مد پس انداز کا رکھنے سے قرض کی ضرورت نہین ہوتی
۴۶ کلام مین اپنے خطاب و موقع کا خیال رکھنا
〃 مہمان سے خوش ہونا۔ اور مصنف کا دسترخوان سے اٹھکر مہمان سے ملاقات کرنا
۴۷ عمدہ اشعار
〃 انگریزی یا قانونی تعلیم دنیوی ہے
۴۸ عربی علم دینی ہے دنیوی علم تھوڑا جو مخالف شرع نہو سیکھو اور جتنی کوشش ہوسکے دینی علم مین کرو کیونکہ دنیا ناپائیدار و آخرت ابدی ہے
۴۹ اشعار آبدار
〃 عارضی سکونت کے لئے پختہ و بلند مکان کی ضرورت نہین
۵۰ ایک اسرائیلی کی حکایت
۵۱ وقت کی قدر کرنا ہر کام مین مشورہ لینا راز کو ظاہر نکرنا
۵۲ اچھے کام خدا کیلئے کرنا ورنہ آدمیون کے

خیال سے ہی سہی آخر مین یہہ ریا کاری خلوص سے بدل جائیگی
۵۲ شرمناک رسومات جلسے وغیرہ سے احتراز کرنا
۵۳ فاسق کی نہ تعریف کرنا نہ اسکا ہدیہ لینا
۵۴ کسی کام کے پورا ہونے پر دو رکعت شکریہ ادا کرنا
〃 اپنے کام خود ہی انجام دینا
۵۵ فقیرانہ زندگی کرنا آبرو پر سے مال کو قربان کرنا
استغفار ہر وقت کرنا خصوصاً ادبار و آفت کے وقت
۵۶ اہل بلد نا موافق ہون تو سفر کرنا
〃 بعضے کبیرہ گناہون کا ذکر
〃 پانچ حواس مین سے لامسہ ہی ایک ایسی قوت ہے کہ اپنے ساتھ دوسرے شخص کو بھی گرفتار گناہ کرتی ہے
۵۷ اصرار صغیرہ کبیرہ گناہ ہے
〃 مصنف نے مفاتیح الاعجاز شرح گلشن راز کا ترجمہ شروع کیا ہے
۵۸ نصیحت کرنا سہل ہے اُسپر عمل مشکل ہے
〃 علم سے عمل مقصود ہے ورنہ عالم بے عمل کو سخت عذاب ہوگا
۵۹ احادیث نبوی مین ہر طرح کے نصائح موجود
〃 احادیث سے بعضے نصیحتین
۶۰ نماز تہجد کے فضائل
〃 حضرت جنید بغدادی کی حکایت
۶۱ حضرت لقمان کی نصیحت کہ مرغ کے ہوشیار ہونے سے پہلے آدمی کو بیدار ہونا چاہئے
۶۲ ہر شب مین بعد نصف شب تا طلوع آفتاب تجلی الٰہی ہوتی ہے
۶۳ نداء منادی اول رات اور آدھی رات مین
〃 رباعی فضیلت شب بیداری
۶۴ عالم بے عمل مثل سپاہی مسلح ہے جو وقت پر ہتیار سے کام نہین لیتا یا مثل طبیب کے جو بوقت مرض دوا نہین پیتا
۶۵ بنیاد اسلام پانچ شئے پر ہے
۶۶ بندے کو بندگی کرنی چاہئے گو بے رحمت حق کوئی بہشت مین نہ جائیگا
۶۷ حکایت اسرائیلی کہ جو خود کو دوزخ کا مستحق جاننے کے بعد بھی عبادت کرتا رہا
۶۸ رباعیات لاجواب
۶۹ کارآمد نصیحتین و رباعیات
۷۰ نافع نصائح نثر و نظم مین
۷۱ رباعی قدر عمر مین اور معنی طاعت کا بیان
۷۲ بی بی سے مقاربت و مزاح باعث ثواب ہے

۷۳ سلوک بغیر مجاہدہ کے پورا نہین ہوتا
〃 رباعیاتِ پُر اثر
۷۴ ترغیبِ اعتقادِ صحیح و اجتناب از قبائح و ادائی حقوق و تعلیم علمِ شریعت
〃 رباعیاتِ سراپا ہدایات
۷۵ خالق سے دوستی کرنی چاہیئے مخلوق کی دوستی نافع نہین
〃 رباعیاتِ نصیحت آمیز
۷۶ علم مال و جاہ کیلئے نہ سیکھنا بلکہ خدا کے واسطے سیکھنا
〃 حکایتِ حسن بصری کہ پانی پیتے وقت دوزخیون کا پانی طلب کرنا یاد آنا
〃 رباعیاتِ نایاب و پُر درد
۷۷ مُردہ سے سوالات
۷۸ جو حظوظِ نفسانی سے بے تعلق رہا بعدِ موت آرام مین رہا اور با تعلق تکلیف مین
۷۹ حکایتِ حاتم اصم کہ تینتیس ۳۳ سال مین آٹھہ فایدے حاصل کئے
۸۰ فرائضِ پیر
۸۳ حالِ مدعیان تصوف و شیخی
〃 تصوف ۲ دو چیزون کا نام ہے
۸۴ بندگی تین چیزون کا نام ہے
۸۵ حقیقت توکل و حقیقتِ اخلاق
۸۶ حکایت شیرِ خدا (علیہ السلام) کہ جب کافر نے آپکے منھہ پر تھوک دیا تو آپ قتل سے باز آگئے
مولانا روم فرماتے ہین ؎
گفت من تیغ از پئے حق میزنم
بندۂ حقم نہ مامورِ تنم
چون تو خیو انداختی بر روے من
نفس جنبید و تبہ شد خوے من
نیم بہرِ حق شد و نیمے ہوا
شرکت اندر کارِ حق نبود روا
۸۷ کسی سے مجادلہ و بحث نکرنا
۸۹ مذمتِ حسد و حاسد
۹۰ حماقت علاج پذیر نہین
۹۱ جو جہلِ مرکب مین گرفتار ہے اسکا جواب ندو اور فہیم غیرِ حاسد کا جواب دو
۹۲ قبلِ عمل وعظ و نصیحت نکرنی چاہیئے
〃 حکایت ایک جوان ہنسا بعد نصیحت پھر نہ خندان ہوا
۹۳ اشعارِ گہربار
〃 سب علوم سے پہلے دل کی صفائی چاہیئے

۹۵ شغل پاس انفاس کی تاکید
۹۶ رباعیات عمدہ ونفیس
۹۷ تربیت مرشد اُس ڈکوری کے مثل ہے جو کیڑے کو اپنا ہمرنگ بناتی ہے
〃 رباعیات پُر درد و با اثر
۹۸ معیت الٰہی کی مثال بلاتشبیہ جیسے لکڑی اور شعلہ یا دایرہ اور شعلہ
〃 اشعار برجستہ
۹۹ عالم اعراض ایک ذات سے قائم ہے
۱۰۰ غزل صوفیانہ
۱۰۱ غزل شمس تبریز و امیر خسرو رحمہم اللہ
〃 حج کرنا اور زیارت مصطفوی صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی ضرور جانا ع کعبہ تو دیکھ چکے کعبہ کا کعبہ دیکھو
۱۰۲ معنی لولاک لما حدیث صحیح مین آئے ہین
〃 احادیث زیارت مصطفوی صلی اللہ علیہ وسلم
۱۰۳ مکہ معظمہ مین اجابت دعا کے مقامات
〃 ایک رباعی جسکا ترجمہ یہہ ہے کہ جب مین مکہ سے مدینہ کو چلا اور کعبہ سے وداع و رخصت ہونے کو آیا تو رکن و مقام ابراہیم علیہ السلام و حطیم و زمزم ہر ایک جوش محبت سے پکارا اوٹھا کہ کاش ہم بھی تمھارے ساتھ ہوتے اور مدینہ کو چلتے
〃 راہ مدینہ کی تکلیف کو عین راحت سمجھنا
۱۰۴ آداب دخول مدینہ منورہ
〃 سلام منظوم بہ حضرت اقدس صلی اللہ علیہ وسلم جو اپنے قبر مبارک مین زندہ ہین ہر ایک کے سلام کا جواب عنایت فرماتے ہین
۱۰۵ قصیدہ مولانا جامی
۱۰۶ آداب زیارت صحابہ و اہل بیت رضی اللہ عنہم

۱۰۶ ترغیب زیارت بیت المقدس و اقامت مدینۂ طیبہ زادہم اللہ شرفاً و تعظیماً
۱۰۷ الغرض درود شریف میں ایک نکتہ جو مصنف کے خیال میں آیا
۱۰۸ فضائل درود شریف
۱۰۹ بغیر درود دعا قبول نہیں
" رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابو الارواح ہیں
۱۱۰ مسجد نبوی میں ایک نماز کا ثواب ہزار ہے
۱۱۱ صلعم یا ص بجا صلی اللہ علیہ وسلم لکھنا نازیبا ہے
" نصائح ثنائی
۱۱۴ نصائح ثلاثی
۱۱۹ نصائح رباعی
۱۲۴ نصائح خماسی
۱۲۹ نصائح سداسی
۱۳۳ نصائح سباعی
۱۳۵ نصائح ثمانی
۱۳۷ نصائح تساعی
۱۳۸ نصائح عشاری
۱۴۱ اے نور العینین ہماری طرح کہ
" فقیر کو اپنی عمر کے لحاظ سے
۱۴۲ جناب امیر المومنین حضرت علی کرم اللہ
۱۴۳ نقل بہلول دانا
" ہائے ری دنیا پیچ ہے کہ
۱۴۵ محمد بن محمد غزالی فرماتے ہیں کہ
۱۴۷ دعا بر ختم نامہ
۱۴۹ خاتمۂ نسخہ
۱۵۱ نامۂ محب صادق
۱۵۳ تاکید طبع و تشہیر با جازت پیر و مرشد
۱۵۴ تقریظ سراپا تنویر مرشد کامل
۱۵۶ تقریظ عالم با عمل
" قطعۂ تاریخ
۱۵۷ تقریظ منظوم دوست صمیم

ــــہ

اے مرشدِ طریقت خوش رنگ رنگ رنگ دے
دُہن جابین نقشِ کثرت دہ رنگ رنگ رنگ دے
واعظ کو ہی بہانہ حورون سے دل لگانا
مانگی ہی کون جنت خوش رنگ رنگ رنگ دے
دل مین سرور آئے آنکھون مین نور آئے
آیا ہون در پہ تیرے کچھ رنگ رنگ رنگ دے
یا تو شراب دیدے ورنہ جواب دیدے
مرشد مین صدقہ جاؤن کچھ پہ رنگ رنگ رنگ دے

رباعی نعتیہ

اے مظہرِ حق آیۂ نوری بخدا
در مظہرِ خویش بے قصوری بخدا
این جملہ مظاہر از تو بگرفتہ ظہور
تو منشی انشائے ظہوری بخدا

ــــہ

بیکارم و باکارم چون مد بحساب اندر
خاموشم و گویانم چون خط بکتاب اندر
اے زاہد ظاہر بین از قرب چہ می پرسی
او در من و من در وے چون بو بگلاب اندر
من صورتِ مجنونم واللہ درین منزل
گہ خندم و گہ گریان چون طفل بخواب اندر
دریا رود از چشم لب تر نشود ہرگز
این شعبدہ حیرانم تشنہ است بآب اندر
در سینہ نصیر الدین جز عشق نمی گنجد
این طرفہ تماشا بین دریا بحباب اندر

تمت تمام شد کار من نظام شد

هٰذَا بَيَانٌ لِّلنَّاسِ وَهُدًى وَّمَوْعِظَةٌ لِّلْمُتَّقِيْنَ

ہر کہ بیند نامہ ام از ابتدا تا انتہا ؎ من بدل او را غلامم او بود خواجہ مرا

الحمد للہ و المنۃ کہ نسخہ +

موسوم بہ اسم تاریخی

عز الآخرۃ

١٣٠٠

کتاب بشارت

از تصنیف شریف - و تالیف لطیف - جناب حقائق آگاہ معارف دستگاہ - عارف باخبر و باتمیز حضرت مولوی محمد عبد السبوح صاحب القادری [illegible]
وظیفہ یاب مہتمم دار الطبع سرکار عالی سابق مددگار معتمد کونسل حجاز ریلوے سلطانی بہ حسن سعی فراوان و تصحیح بیکران فرزندان حضرت مصنف ذی شان
محمد عبد الرحمن منشی دار الانشاء دفتر کروڑگیری سرکار عالی و احمد عبد اللہ کار آموز محکمہ معتمدی سرکار عالی صیغہ عدالت و کوتوالی و امور عامہ

قاسم پریس حیدرآباد دکن میں طبع ہوئی

قیمت فی جلد (عصہ) (جملہ حقوق محفوظ ہیں) طبع اول ١٠٠٠ جلد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

زلالِ حمد و نعت اولیٰ ہست بر خاکِ ادب خفتن
سجودے می توان کردن درودے می توان گفتن

اسعدکما اللہ تعالیٰ فی الدارین ایہا الولدان

محمد عبد الرحمن سلمہ المنان ۔ واحمد عبد اللہ سلمہ اللہ تعالیٰ ۔ بعد سلام و دعا کہ بہترین دعا ہے معلوم کریں کہ تمہارے دادا حضرت غلام محمد صاحب مرحوم شافعی المذہب مشاہیر قوم ۔ خوش حال ۔ فارغ البال نہایت سر برآوردہ قبیلہ پرور ۔ مرفہ الحال تھے

نہایت سیر چشمی سے امیرانہ عمر گذارنی۔ اور ہر طرح کے عمدہ انتظام سے
مدبرانہ زندگی بسر کی۔ باوصف کثرتِ تعلقات دنیا کے للّٰہی اور خیراتی
کامون مین بیدریغ روپیہ خرچ کیا۔ جو مثلِ روز روشن نمایان و آشکار ہے
چنانچہ گلشن آباد مضافِ میسور مین آپکی بنائی ہوی مسجد دینداری کا مشہور
ومعروف ہونا ابتک آپکا موجود ہے۔ دنیا مین ہزارہا روپیہ خیرات و مبرات
مین صرف کرکے زادِ آخرت اپنے ہمراہ لیگئے۔ ملک التجار تھے۔ آپکی
تجارت مین بڑا فروغ رہا۔ سیلم۔ کوڑیال۔ ارکاٹ۔ ترچناپلی۔ کڑپا۔
کرنول وغیرہ مین جابجا آپکی کوٹھیان تھین۔ صدہا نوکر چھپر نگر۔ علی آباد۔
پی پی نگر۔ کریم پیٹھ وغیرہ متعدد مقطعہ جات۔ و باغات۔ و مکانِ عالیشان
گھر مین گھوڑے۔ باقی سب کچھ قادر قدیر نے دیا تھا۔ کمتر مقدمات
عدالت سرکاری مین جاتے ہونگے۔ اکثر نزاعاتِ باہمی کو آپسمین تصفیہ

فرما دیا کرتے۔ آپ مصلح و ہمدرد قوم تھے۔ راجہ میسور نے ہر چند آپکو قبولِ ملازمت پنجصدی پر اصرار بیشمار کیا لیکن آپنے اوسکو اپنی کسرِ شان خیال فرمایا۔ اور ہرگز قبول نکیا۔ راجہ صاحب نے باستماعِ خوش حالی باظہارِ مسرت خلعت و دوشالہ عنایت و رخصت کیا۔ جو کلان تر عہدہ دار مقرر پاتا۔ اولاً آپ سے ملتا بعدہٗ جائزہ خدمت لیتا۔ مثلِ پیر عبد الرحمن صاحب نقیب الاشراف بغداد کے آپکی بھی سرکار دربار مین کافی قدر و منزلت تھی۔ اِسلئے کہ راجہ والی ریاست کو اُسکے باپ نے تمھارے پڑدادا محمد علی صاحب مغفور نایطی سے ارادةً تبنی کر دیا تھا تمھارے جدِ اعلی محمد علی صاحب کو ٹیپو سلطانی حکومت مین امیر البحر کوڑیال مُلکِ ملیبار کی حکومت تفویض تھی آپکو سلطان شہید سے خصوصی تعلقات تھے چنانچہ حضرت ممدوح نے بعد شہادت سلطان

و تاراجی قلعۂ سریرنگ پٹن - بہ تبدیلِ لباس فقیرانہ گذران اختیار کیا - اور بعد تسلط کے ہر چند انگریزون نے چاہا کہ مثل اعزا سلطانی ایک ہزار روپیہ پنشن نسلاً بعد نسلٍ آپکے نام جاری کر کے شریک دربارِ انگریزی کرین - مگر آپنے قطعی انکار کیا - آپ نہایت متقی تھے - اِسکی تفصیل بسط و تطویل چاہتی ہے اِس مختصر مین گنجایش نہین - اسکا داخلہ تواریخ مین موجود ہے - ع

در گدائی ذکر شاہی خوب نیست + اِنَّ اَکرَمَکُم عِندَ اللّٰہِ اَتقٰکُم ہ

ہمنے یہہ مانا کہ جب گلشن مین ہو فصلِ خزان ٭ بے محل ہی چھیڑنا دان عہدِ گل کی داستان
کو یقین ہے رفتہ رفتہ یادِ ایامِ سلف ٭ دل سے چھوڑیگی مٹا گر گردشِ دورِ زمان
ہین یہہ باتین بھول جانے کی مگر کیونکر کوئی ٭ بھول جائے رات کا سب صبح ہوتے ہی سمان
بزم کو برہم ہوے مدت نہین گذری بہت ٭ اُٹھ رہا ہی گل سے شمعِ بزم کے ابتک دھوان

بعدِ انتقالِ حضرتِ والدِ مرحوم و مغفور صغر سنی مین گردشِ زمانہ نے کشان کشان

راقم آثم کو بلدۂ حیدرآباد دکن تک پھونچایا۔

دو چیز آدمی را کشد زور زور ٭ یکی آب و دانہ دیگر خاکِ گور

اور سرکار عالی کی ملازمت کا طوق اوائل عمر گردن مین ڈلوایا۔ اگرچہ اوسکا آغاز نیک نفس خداترس حکام کی ماتحتی مین ہوا تھا۔ بموجب محنت بتدریج ترقی پاتا گیا۔ بعض عہدہ داران جلیل المناصب کے اصرارِ بے شمار پر نمایش گاہِ لندن مین اپنا دست کاری قطعہ جسمین بہت باریک صنعت اطلس پہ حریری دوخت حروفِ جلی انگریزی کی ایسی کی تھی کہ نوشت و دوخت مین تمیز محال تھی۔ سرکار عالی کے ہی ذریعہ سے بھجوایا۔ وہ وہان نہایت پسند ہوا حالانکہ انگریزی کا ایک حرف نہین جانتا تھا۔ اوسکے صلۂ صنعت مین سرکار عظمت مدار کے جانب سے میڈل و سرٹفکٹ بواسطۂ صاحب رزیڈنٹ و بذریعۂ معتمدی عدالت و کوتوالی و امور عامہ نشان ۱۲۱۹ مورخہ ۲۳ امرداد ۱۲۹۹ ف

فقیر کو وصول ہوا۔ چونکہ میڈل پر ایڈورڈ ہفتم کی۔ اور سرٹیفکٹ پر اکثر رؤسا و اہل دول کے تصاویر تھے۔ فقیر تصاویر رکھنا پسند نہین کرتا تھا مسترد کردینا چاہا۔ بعض احباب خلاف مصلحت جانکر مانع ہوے۔ ؎

ملک آتے نہین جس گھر مین صورت ہو تو صد حسرت
کہ خود ہم قصر دل مین غیر کی تصویر رکھتے ہین

سرکار عالی نے بذریعۂ مراسلہ نشان (۱۶۳) مورخہ ۱۳ فروردی سنہ ۱۲۹۹ف فقیر کے لئے بطور خاص خدمت مہتممی ٹپہ کی ترقی منظور فرمائی چونکہ فقیر کے ذمہ رکنیت مجلس مددگاری معتمدی کے خدمات تفویض تھے سلطان الاسلام والمسلمین عبد الحمید خان عثمانی فرمان رواے ممالک روم و شام کے نزدیک سے بھی تمغہ و سپاس نامہ

بصلۂ اعانۂ حجاز حمیدیہ ریلوے وصول ہوا۔ جبکہ سنہ ۱۳۲۱ ہجری مین سفر عراق درپیش ہوا۔ غازی مصطفیٰ نوری پادشاہ عزیز قریبِ سلطان والی بصرہ یعنی بادشاہ نے۔ جنھون نے یونان کو فتح کیا تھا۔ باستماع کیفیت نامۂ مذکورہ سرِ تسلیم خم و دستِ ادب بہم کرکے اپنی خاص سواری بھجوائی نہایت تعظیم و تکریم و بیحد اخلاق سے مُلاقات کی۔ اور بعد گفت و شنید کے فقیر کو سلطانی مہمان بنانے پر اصرار کیا۔ چونکہ ہمکو فقر سے فخر تھا۔ بعذر ہمرکابی پیرِ جوان سید السادات ولی عہد سرورِ کائنات خلاصۂ موجودات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انکار کیا گیا جبکہ اُسنے بازدید کا ارادہ ظاہر کیا۔ بوجہ عالم مسافرت و بے سر و سامانی معافی چاہی گئی۔ حتیٰ کہ ہمارے قیام بصرہ تک سعید افندی کوتوال ولایت

بصرہ سربراہی و خبرگیری کے لئے متعین کردئے گئے تھے۔ باوصف ممانعت و عدم ضرورت شبانہ روز حاضر رہتے تھے۔ بوقت روانگی والی بغداد کے نام ایک رقعہ لکھکر حوالہ کیا۔ بوجہ عدم ضرورت ایصال نہین کیا گیا۔ پیر سید عبد الرحمن صاحب افندی جیلانی نقیب الاشراف و سجادۂ درگاہِ سلطان الاولیا سے فقیر کو شرفِ ملازمت حاصل ہوا آپ بڑے پیر کی اولاد مین ہین۔ نہایت ذی علم بامروت خلیق خوشحال ہین۔ آپکا دسترخوان وسیع ہے۔ آپ قیامِ بغداد تک پیر و مرشد کو مع ہمراہین شام کے خاصہ مین مدعو کرتے تھے۔ کھاتے وقت علمی مذاکرے اور ادبی گفتگو پیر و مرشد سے ہوتی۔ آپکے کثرتِ معلومات سے نہایت خوش ہوکر فرماتے کہ آپ جیسے علما حیدرآباد مین اور بھی ہین پیر و مرشد نہایت فروتنی سے جواب دیتے کہ مین ایک معمولی درجہ کا

طالب العلم ہون - حیدرآباد عالمون کا معدن ہے وغیرہ کافی شریف
مین جبکہ پیرومرشد کا وعظ ہوتا آپ چھپکر اکثر تشریف لاتے - مبادا
منبر سے پیرومرشد اُترنجائین - اور نہایت شوق سے سماعت فرماتے
سلطان کے نزدیک آپکی نہایت وقعت ہے جو والی بغداد مین
مقرر ہوتا ہے - آپکا فرمان بردار رہتا ہے - آپکے صاحبزادگان
بلند اقبال مولانا سید پیر محمود صاحب افندی جیلانی - ومولانا سید پیر یحیی الدین
صاحب جیلانی افندی سے بھی فقیر کو شرف ملازمت حاصل ہے -
آپ ہردو اَلوَلَدُ سِرٌّ لِاَبِیہٖ کے مصداق ہین - جب آپسے ملاقات
کا اتفاق ہوتا - چای و قہوہ سے سرفراز فرماتے - مولانا و بالفضل اولانا
پیر سید ابراہیم صاحب افندی الجیلانی سے بھی فقیر کو ملاقات کا اعزاز
حاصل ہے - آپ حضرت پیر سید مصطفی صاحب قدس سرہ کے یادگار

دو فرزند ارجمند ہین۔ آپ خلق مجسم رحم دل نہایت متین سیر چشم ہین
علوم عربی و فارسی و ترکی و پشتو کے علاوہ اردو مین بھی دستگاہ کافی
رکھتے ہین۔ آپ بڑے مہمان نواز ہین۔ متعدد مرتبہ پیر و مرشد کی مع
خدام دعوتین کین۔ قطع نظر اسکے بطور خاص فقیر کی دعوت پر تکلف
فرمائی۔ انواع واقسام کی نعمتون کے علاوہ میوہ جات مثل فواکہ بہشتی
بکثرت دسترخوان پر موجود تھے۔ کشادہ پیشانی سے بصرف زرکثیر
فقیر کو سرنگون کیا۔ اور ایک جوڑی کنگڑا اون کی بیش قیمت صدف کے
کام سے مرصع۔ عبد الحمید خان خلد اللہ ملکہ سلطان اسلام بول کی والدہ
ماجدہ نے آپکے محل مین بطور نذر گذرانی تھی۔ بطور تحفہ فقیر کو باصرار
بیشمار عنایت فرمائی۔ اکثر شائقین پیر دستگیر درماندگان کے اولاد
عطیہ کو تبرکاً بہ تمناے تمام آتے اور دیکھ جاتے ہین۔ غرض قائم مقام

نجف نے بھی بہت آؤ بھگت کی۔ افسر پولیس کو کربلا سے معلی تک ہمراہ کر دیا۔ مُدیر جمرُوق یہہ ترکی لفظ ہے بمعنی کمشنر کروڑگیری۔ و قسطنطینہ مین اکثر ادہر جو جو افسر ترک نامۂ سلطانی کو دیکھتا مثل خاتمِ سلیمانی اُسکی عظمت سے سرنگون ہو جاتا اِسمین شک نہین کہ ترکون کو سلطان سے خاص محبت وابستہ ہے مثل پروانہ فدا ہین شکر خالق المنان از پیر تا جوان پردیس مین بھی قدر و منزلت فقیر کافی ہوتی رہی۔ ہر چند کہ بہت ملکون کا گشت کیا بغداد کی جیسی عمدہ آب و ہوا۔ و ارزانی کہین کی نہین پائی۔ فقیر کے ایک معزز دوست باخدا کرم فرما۔ مدار المہام صاحبِ حال حیدرآباد کی اکثر اوقات تعریف و توصیف کیا کرتے تھے۔ چونکہ بالطبع انسان حریصِ جاہ ہوتا ہے۔ سُنتے سُنتے ایک روز بعد اطلاع کے فقیر بھی گیا۔ خاص طور پر ملاقات ہوی نہایت اخلاق سے ملے

خدا تعالیٰ انھیں نیک توفیق دے عبرت کی آنکھیں کھلیں [illegible]

رخصت فقیر کو دوبارہ آنیکے سے کہا۔ فقیر نے استعفا [illegible]

جواب دیا کہ معاف فرمائیے خدا تعالیٰ بعد تلاش کے یہ اختیار [illegible]

ہے وغیرہ ذالک ع گردن بے طمع بلند بود

این سعادت بزور بازو نیست تا نبخشد خدای بخشنده

شاید دیوان کو اس دیوانہ پن کے جواب سے [illegible]

افسر بالادست کو جنکی ماتحتی میں فقیر کا رکھا جانا [illegible]

درپے بیکلی ہوے خلاف قاعدہ [illegible]

و معتمدی عدالت و کوتوالی و امور عامہ فقیر [illegible]

طرح طرح پر مجبور کیا گیا ع مبارک ہے وہ [illegible]

بعد تشخیص وہاں سے جواب آیا کہ انکے [illegible]

کی قابلیت اُنمین موجود ہے۔ اور محکمۂ سرکار سے بھی بدفعات جوابات
ملتے گئے کہ صداقتِ مدخلہ کافی ہے بوجہ خزانۂ شاہی پر وظیفہ کا
بار نڈالا جاے وغیرہ۔ اِسپر سکوت نکر کے اپنے ہمرنگ کو جتانیکے لیے
اِسقدر ناقابل برداشت سختیان کین۔ اور وہ وہ مصیبتین جھیلنی پڑین کہ
الامان ؎ آنکہ شیران را کند روبہ مزاج احتیاج است احتیاج است احتیاج
جبکہ بے لطفی روزافزون ہوئی ع حق خدمت جو نہ سمجھے اُسکی خدمت ہے عبث
اکثر ضروریات کو نظرانداز کیا۔ اور تھوڑے پر دل کو رضامند و بہ تکمیلِ
مدتِ ملازمت و حصولِ نصف وظیفۂ حسنِ خدمت بہ تقاضا او سکس فشار
گرانباری سے سبکدوشی حاصل کرلی۔ صدہا کی خوشامد و ہزارہا افکارات
سے نجات ملی۔ اَلْخَیْرُ فِیْمَا وَقَعَ۔ اور اب بفضلہ تعالیٰ شانہ بلا خوشامد
احدے نہایت اطمینان و آزادی سے بقیۂ زندگی بسر کرتا ہون طلوع آفتاب

کے ساتھ ہی ایک روپیہ۔ اور غروب آفتاب کے ساتھ ہی ایک روپیہ
بے منت مخلوق خالق دیتا ہے حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ۔
وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا۔ دعا ہے کہ خدا تعالیٰ ریاست کو آباد۔ و رعیت کو
تقوی عطا کرے جیسی گذری اچھی گذری ع اے وقت تو خوش کہ وقت ما
خوش کردی ۔ دنیا کے ہر قسم کے نرم و سخت و عیش و تکلیف کا مشاہدہ
ختم ہو لیا ؎ آخر ہے عمر دوستو اور دل ابھی سیر ہے ۔ پیمانہ بھر گیا ہے
چھلکنے کی دیر ہے ۔ بقول شخصے ہمکو دوسری منزل درپیش ہے ؎

تمھیں ہے چلنی عدم کی منزل کہ جسمیں کھٹکا قدم قدم ہے ۔
نسیم جاگو کمر کو باندھو اٹھاؤ بستر کہ رات کم ہے ۔

اب لکھو کہ۔ وَالْبَاقِيَاتُ الصَّالِحَاتُ خَيْرٌ عِنْدَ رَبِّكَ ثَوَابًا وَخَيْرٌ أَمَلًا
یہ التجا ہے کہ خداوند عالم تمکو عمل نیک کی توفیق رفیق عطا فرمائے اور تم اسکے

احکام کے پابند و عامل رہو۔ اور نواہی سے مجتنب و محترز۔ اور اللہ تعالےٰ طرفین کا خاتمہ بخیر کرے۔ تو فہیم و تفہیم اور دونون کی یکجائی کا ذریعہ مقصود ہے ورنہ فَرِیْقٌ فِی الْجَنَّةِ وَفَرِیْقٌ فِی السَّعِیْرِ یعنی جیسی کرنی ویسی بھرنی ایک فریق جنت مین۔ اور دوسرا دوزخ مین۔ پس تم خوب غور سے سمجھو کہ ہر ہوشیار آدمی بموجب آیہ کریمہ۔ رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ اپنے خدا برحق و قادر مطلق سے انھین دو باتون کا خواہان و جویان رہتا ہے کہ (۱) دنیا مین باعزت و تندرست رہون اور سب ضرورتین ہر وقت پوری ہوتی رہین (۲) آخرت کی نعمتون سے استفادہ ہو۔ اور عذاب الٰہی سے محفوظ رہون۔ انھین مقاصد کے پورا کرنیکے لئے دنیا بھر کی تکالیف اور ہر قسم کی آفتون کو اپنے سر جھیلتا ہے مگر ظاہر ہے کہ

کسی کام مین کامیاب ہو جانا بندہ کا اختیاری فعل نہین ہے البتہ بندہ کا کام بندگی اور تابعداری کا ہے اور خدائے پاک سے التجا کرنا امید ہے کہ جزا نیکی کی نیکی ملیگی۔ عیش کرو جتنا جی چاہے۔ مگر مرنا ضرور ہے۔ پیار کرو جسکو چاہو۔ مگر اُسکو چھوڑنا ضرور ہے کام جیسا چاہو کرو۔ جیسا کروگے ویسا ہی بدلا پاوگے۔ ؎ گندم از گندم بروید جو ز جو ٭ از مکافات عمل غافل مشو ٭ مَنْ اٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَلَهٗ جَزَاءُ نِ الْحُسْنٰی یعنی جو شخص اپنے خدا پر ایمان لایا اور نیک عمل کیا اوسکو نیک بدلہ ملیگا۔ اول ہر مسلمان مرد۔ و عورت کو چاہیے کہ اپنا ایمان اور عقیدہ خدا کے ساتھہ درست کرے۔ اور خدا سے ڈرتا رہے۔ اور نیک کامون کو بجا لاوے۔ اور منہیات سے بچے۔ تو وہ دنیا مین بھی بامراد رہیگا۔ اور آخرت مین بھی شاد۔ و شادمان ہوگا۔ ورنہ خَسِرَ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةَ کہلاویگا

جسطرح کہ خداوند کریم فرماتا ہے کہ فَاَمَّا مَنْ طَغٰی وَاٰثَرَ الْحَیٰوۃَ الدُّنْیَا فَاِنَّ الْجَحِیْمَ ھِیَ الْمَاْوٰی وَاَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّہٖ وَنَھَی النَّفْسَ عَنِ الْھَوٰی فَاِنَّ الْجَنَّۃَ ھِیَ الْمَاْوٰی یعنی جس شخص نے سرکشی کی۔ اور اوسنے صرف دنیا ہی کو اختیار کرلیا۔ اوسکا ٹھکانا جہنم ہی ہے اور جو شخص خدا سے ڈرا۔ اور اوسنے اپنے نفس کو ہوا وہوس سے روکا۔ اوسکا ٹھکانا جنت ہی ہے۔ اور جو جو نعمتیں خدایتعالی نے عنایت فرمائی ہیں اوسکا شکریہ ادا کرتے رہنا چاہیے جیسا کہ دولت تندرستی وصحت ہے یا ایمان جس سے ہمکو خدایتعالی نے سرفراز فرمایا ہے اور بفحواے اُولٰئِکَ کَالْاَنْعَامِ بَلْ ھُمْ اَضَلُّ مثل چوپایوں کے یا اون سے بھی بدتر ہمکو نہیں پیدا کیا۔

اے خدا قربان احسانت شوم   این چہ احسانست قربانت شوم

پس جو شخص خدا تعالی کے احسانات کو سمجھیگا اوسکا شکر ادا کریگا
شکر کی جزا مزید نعمت ہے۔ پس خدا تعالی کی مہربانی اور زیادہ ہوگی
جیسا کہ ارشاد فرماتا ہے۔ لَئِن شَکَرتُم لَاَزِیدَنَّکُم۔ یعنی تم میرا
شکر کروگے تو میں تمکو اور نعمتیں عطا کرونگا۔ وَلَئِن کَفَرتُم اِنَّ عَذَابِی
لَشَدِیدٌ۔ اور اگر تم کفران نعمت کروگے تو میرا عذاب سخت ہے

ع شکر نعمت ہاے تو چندانکہ نعمتہاے تو۔ جل جلالہ

ہزار بار بشویم دہان بعطر و گلاب ؎ ہنوز شکر تو کردن کمال بے ادبی است

جب بندہ خدا تعالی کے نعمتوں کو سمجھیگا اور اوسکا شکر ادا کریگا تو
رفتہ رفتہ درجات عالیات کا مستحق ہوگا۔ اور مرتبہ رضا و تسلیم تک
پہونچیگا۔ اور اوسکا بندہ خاص او رفقا۔ اہل صفا قرار پائیگا۔ مَن کَانَ
لِلّٰہِ کَانَ اللّٰہُ۔ پس اوس بندہ کی غرض صرف مقصود روحی یعنی

رضا جوئی مالک حقیقی باقی رہجاتی ہے۔ جو کوئی اوسکے پورا کرنے مین رجوع ہوگیا اوسیکا بیڑا پار ہے۔ پس ہمکو چاہیئے کہ اول ایمان کی درستی کرو جیسا کہ حدیث شریف مین وارد ہے کہ لَایَکُوْنُ الْعَبْدُ مُوْمِناً حَتّٰی اَکُوْنَ اَحَبَّ اِلَیْہِ مِنْ وَالِدِہٖ وَ وَلَدِہٖ وَمَالِہٖ۔ یعنی کوئی شخص جبتک مومن نہین ہوتا کہ سب گھربار۔ بال بچون سے زیادہ اسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی محبت نہو اور وہ جب پورا مومن ہوگیا تو ضرور اوسکو خداتعالی کی محبت بھی ہوگی اور خدا کے ملنے کا راستہ تلاش کریگا۔ اور خداتعالی کے ملنے کا راستہ شرع شریف کی پیروی پر منحصر ہے۔ جیسا کہ فرماتا ہے۔ قُلْ اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللّٰہُ۔ یعنی کہدو اے نبی اگر تم اللہ تعالی کو دوست رکھتے ہو تو تم میری پیروی کرو کہ خداتعالی

تمھین محبوب رکھیگا۔ پس تم اوسکے فضل وکرم سے ہرگز نا امید نہونا اور اوسکے غضب سے بے خوف نہ بنّا۔ جو شخص خدا تعالیٰ سے ڈرتا ہے سب لوگ اوس سے ڈرتے ہین۔ جو کوئی خالق سے نہین ڈرتا اوسکو مخلوق سے ڈرنا پڑتا ہے۔ ؎

؎ چون از و گشتی ہمہ چیز از تو گشت ٭ چون بدو گشتی ہمہ چیز تو گشت
ہرکہ ترسید از حق و تقویٰ گزید ٭ ترسد از وے جن و انس و ہرکہ دید
تو ہم گردن از حکمِ داور مپیچ ٭ کہ گردن نہ پیچد زِ حکمِ تو ہیچ
از خدا بترس پادشاہی کن ٭ از خدا مترس ہرچہ خواہی کن

کلام الٰہی تعالیٰ شانہٗ کے احکام پر جہان تک غور کیا گیا ہے سب سے زیادہ انھین چار امور پر تاکید ظاہر ہوئی کہ اللہ تعالیٰ کو [۱] ہمیشہ یاد کرو اور [۲] اوس سے ڈرو۔ [۳] اوسکا شریک نہ ٹھیراؤ۔

نماز پڑھو۔ پس ان امور کی تعمیل کا تکمیل کے ساتھہ تم بھی زیادہ تر
خیال رکھو۔ اعمال کے مقبول ہونیکا معیار یہی ہے کہ جو باتین شرعی
مخلوق کو مرغوب ہین وہی خالق لاشریک لہٗ کو پسند ہین۔ خلوص کو
اپنا رہبر بنانا۔ اور پاسِ انفاس کے عامل رہنا۔ ذکرِ عینی سے غافل رہنا

غافل از احتیاط نفس یک نفس مباش ٭ شاید ہمین نفس نفسِ واپسین بود

خالق کے اوامر کی تعظیم۔ مخلوق پر شفقت کرنا۔ یہہ بڑا گُر عبادت
کا ہے کم از کم حاکم حقیقی سے اتنا تو ڈرو جسطرح حاکم مجازی کے
روبرو جاتے وقت لباس خوش اور حالت درست۔ ہوش سنبھالکر
ہمہ تن گوش ہوکر ہاتھہ جوڑتے ہوئے۔ نرم الفاظ و پست آواز
مین بات کرتے ہو۔ پکار کر بات کرنا بے وقت جانا خلاف ادب
جانتے ہو۔ دیکھو۔ سوچو۔ سمجھو۔ بخوبی یاد رکھو۔ کہ جس حاکم کی حکومت

دائمی و بے زوال ہے۔ اور جسکے حکم کا مرافعہ ہے۔ نہ نگرانی۔ و نہ نظرثانی
اور جو جرم وہ قرار دیتا ہے۔ نہ وہ قابل ضمانت ہے۔ نہ لائق راضینامہ
پس ایسے حاکم مقتدر سے ہمیشہ ڈرتے رہو۔ اوسکے وارنٹ کی فوری
تعمیل ہو جاتی ہے۔ اوسکی مزاحمت کریگا کسی کے دل مین خطرہ تک
نہین آسکتا۔ اوسکا انصاف حقیقی انصاف ہے۔ ذرہ برابر ظلم کا شائبہ
نہین۔ لیکن اگر خوف ہے تو اپنے ہی اعمال۔ اور اپنے ہی جرائم کا
تاہم وہ رحیم و کریم۔ و غریب نواز بھی ایسا ہی کہ ذری سی عاجزی۔ و معذرت پر
عمر بھر کے لگاتار قصورات معاف فرما دیتا ہے۔ اگر وہ اپنے ترحم
اور فضل سے کام نہ لے۔ اور انصافاً ہماری بداعمالی کے لحاظ سے
ہمکو سزا دے تو۔ بے شبہ ہم حبس دوام۔ بعبور دریا شور۔ یا پھانسی کے
سزاوار ہین ہان اگر وہ جان بخشی فرمائے۔ اور بلا مواخذہ ملزم کی

رہائی کا حکم دے تو بیڑا پار ہے۔ پس ہم پر واجب ہے کہ ہمیشہ اپنے قصورات پر نادم اور اوسکے فضل و کرم کے خواہاں۔ و جویاں رہیں ؎

اے خدا از فضل تو حاجت روا ٭ با تو یاد ہیچکس نبود روا

غیب سے یہہ ندا ہوتی ہے۔ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ؎

باز آ باز آ ہر آنچہ ہستی باز آ ٭ گر کافر و گبر و بت پرستی باز آ
این درگہہ ما درگہہ نومیدی نیست ٭ صد بار اگر توبہ شکستی باز آ

اوسکے خالق ہونیکی۔ آسمان۔ و زمین۔ جھاڑ۔ پہاڑ۔ دریا۔ و نبات ذرہ ذرہ بالاتفاق۔ پکار پکار کر شہادت و گواہی دے رہے ہیں کہ اوس قادر مطلق کے سوا کوئی ہمارا مالک و رب بنانے و قائم رکھنے والا نہیں ہو سکتا۔ خدا تعالی کے صفات کے اسطرح قابل رہنا کہ اوسکے

صفات کاملہ سے ہمین بر آنام سماعت و بصارت وغیرہ عطا ہوئی ہین تمھارے تو نینون سے قوت بصارت کی یہہ کیفیت ہے کہ پلک اوٹھاتے ہی تمام فضا حتی آسمان کی سیر کر لیتے ہو آیا وہ بصیر حقیقی چیونٹی کو اوسکے سوراخ اور ریت کو قعر دریا مین نہین دیکھہ سکتا لَا تُدْرِكُهُ الْاَبْصَارُ وَهُوَ يُدْرِكُ الْاَبْصَارَ وَهُوَ اللَّطِيْفُ الْخَبِيْرُ جبکہ تم از روے قیافہ ہر شخص کی اندرونی بہلی بُری حالت کو تمیز کر لے سکتے ہو تو کیا اوس قدیر و قیوم کا علم ایسا وسیع نہین ہو سکتا کہ تمھارے دلون کی بات جان سکے وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۝ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا فِيْ قُلُوْبِكُمْ ۝ جملہ ذراتِ زمین و آسمان ٭ لشکرِ حق اند گاہِ امتحان ٭ از دہان لقمہ نشد سوے گلو ٭ تا نگوید لقمہ را حق کادخلو ٭ وہی پاک ذات محیی و ممیت سے مُردہ کو زندہ زندہ کو مُردہ کرنا تعجب خیز و حیرت انگیز امر نہین ہے مارنے جلانے کی کُنجی اُسکے ید قدرت کے باہر نہین ہو سکتی ہے يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَمُخْرِجُ الْمَيِّتِ مِنَ الْحَيِّ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ فَاَنّٰى تُؤْفَكُوْنَ ۝

اگر تم صوفیہ کے اشتغال کے پابند ہو گے تو جب بعض صفات الٰہی سے باخبر ہو گے یہاں تک کہ جو چیز تمھارے نظروں سے غائب ہے اگر خدا چاہے تو وہ بھی دیکھ لو گے اسی پر دوسرے صفات کو قیاس کرو مشتے نمونہ از خروارے بعض اصطلاحات تمھارے علم و عمل کیلیئے قید قلم کرتا ہوں (۱) ہوش در دم ہر ہر دم کے محاسبہ کا نام ہی (۲) نظر بر قدم اپنے چلنے کے وقت اپنے قدم کے سوا کسی چیز پر نظر نہ ڈالے اور بیٹھنے کی حالت میں اپنے روبرو دیکھے کیونکہ نقوش مختلفہ کا دیکھنا سالک کی حالت کو بگاڑ دیتا ہی لوگوں کی باتیں سُننا بھی اسی میں داخل ہی (۳) سفر در وطن سالک کا صفات بشریہ خسیسہ سے صفات ملکیہ فاضلہ کے طرف نقل کرنا ہی (۴) خلوت در انجمن یعنے دل سے خدا کی طرف متوجہ رہنے کا ملکہ بہم پہونچانا (۵) یادکرد دفع غفلت کا نام ہی ذکر زبانی ہو یا قلبی (۶) نگاہداشت جب دل ذاکر ہووے تو خطرات اغیار سے دل کو نگاہ رکھے وغیرہ۔

قیامت کا اسطرح قائل رہنا کہ جسطرح ساری روئے زمین بغیر تخم ریزی کے بارش پڑتے ہی سرسبز و شاداب

ہو جاتا ہے۔ کیا اوس قدیر و قیوم کے نزدیک جو تمکو ابتدا مین صرف ایک حکم کُن سے۔ کتم عدم سے۔ حیّز وجود مین لایا ہے۔ ایک آواز صور مین تمکو دوبارہ قبور سے اوٹھانا۔ اور حشر و نشر کرنا کچھ دشوار گذار امر ہے۔ یا تمھارے اعمال کا خاکہ تمھارے سامنے کردینا اور تمھارے اعضا سے۔ تمپر گواہی دلانا کوئی بڑی بات ہے۔ ہرگز نہین

اوست سلطان ہرچہ خواہد آن کند ٭ عالمے را در دمے ویران کند
باز از احکام جبروتی خویش ٭ جملہ را موجود و یکسان میکند

مِنْهَا خَلَقْنَاكُمْ وَفِيهَا نُعِيدُكُمْ وَمِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً أُخْرَىٰ

ایک یہودی حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی خدمت مین حاضر ہوا۔ اور عرض کیا۔ کہ بعث۔ و نشر۔ و ظہور حشر۔ قابل اعتبار نہین۔ نہ عقلمندون کے نزدیک تصدیق اوسکی پایہ ثبوت کو پہونچی۔

محض امر خیالی ہے۔ پس دنیا جائے عیش و عشرت و خوشی کا مقام ہے کھاؤ۔ پیو۔ فکر بے سود عقبیٰ سے فارغ رہو۔ حضرت نے فرمایا کہ مین راسخ الاعتقاد ہون۔ کہ ظہور قیامت اور ذرہ ذرہ مواخذہ اعمال مردم بروز حساب صحیح و لازمی امر ہے۔ مین خدا و رسول خدا کے حکم پر عمل کرتا ہون۔ و لو بالفرض محال تیرے خیال کے موافق قیامت کا کوئی اثر نہو۔ تو اپنی چند روزہ ریاضت و محنت شاقہ کی فکر نہین رکھتا ہون۔ مخطی و عاصی نہوا۔ اور اگر بخلاف تیرے خیال کے۔ جسطرح قرآن و احادیث سے ثابت ہے۔ قیامت برپا ہوگی تو مینے ضعف اعتقاد و انکار سے مخلصی پائی۔ اور تو ماخوذ و ملحد ہوا۔ مجھے خیال امور دوامی عقبیٰ کا ہے معاملہ دو روزہ دنیا کا اعتبار نہین ہے افسوس ہے کہ اسوقت بھی بعضون کا خیال ہے کہ مرنیکے بعد عذاب

اسکو ہوتا ہے قطرہ جاکر دریا مین مل جاتا ہے وغیرہ وغیرہ۔ پس ایسی گفتگو سُننے سے بھی پرہیز کیا کرو
کہ جس سے صریح قرآن و حدیث کا ابطال ہو جاتا ہے۔ ایمان باقی نہین رہتا معراج جسمی آنحضرت
علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اسطرح قائل رہنا کہ جسطرح نگاہ سات عینکین ایک پر ایک لگا کر
آسمان پر نظر کرنے سے پار ہو جاتی ہے۔ اور آپ کا جسم مبارک۔ ہماری روح سے بھی
لطیف تر تھا۔ ؎ صاحب عرش بلائے جسے نعلین سمیت ٭ کون کہتا ہے اوسے
پاؤن سے نعلین اوتار ٭ تقدیر کے اسطرح قائل رہنا کہ وہ ٹلانے سے کسیکے نہین ٹلتی
ع تقدیر کے آگے تدبیر کی کچھ نہین چلتی ٭ اور یقین جاننا کہ جو خداتعالیٰ نے تمھاری تقدیر مین
لکھدیا ہے وہ بلاشائبہ شک و آمیزش شبہ ملیگا اگرچہ تمام جہان اوسکے روکنے کی کوشش کرے۔ اور جو قسمت مین
نہو سارا جہان اسکے ملنے کیلئے زور لگادے نہ ملیگا۔ غور کرو تمھاری نوکری کے معاملہ مین تقدیر نے
کسیکی خوشامد کی نہ تم کسیکے نزدیک التجا لیگئے گھر بیٹھے بے منت مخلوق خلاف توقع مسبب نے
کس آسانی سے نوکر کرادیا ؎ کارساز ما بفکر کار ما ٭ فکر ما در کار ما آزار ما ٭ ؎ سر نشد بہانا

بدست خود نوشت ؎ خوشنویس است ؎ نخواہد بنوشت ؎ بخلاف اسکے فقیر تمنے عجلت طبعی سے اپنے اضافہ ماہوار و ترقی کیلئے بجد کوششین کین ؎ سب کو دنیا کی ہوس خوار لئے پھرتی ہے کون پھرتا ہے یہ مردار لئے پھرتی ہے ؎ دل اگر قابو مین ہوتا تو یہ دکھ کیون ہوتا ؎ میرے پہلو ہی مین ہے دشمن جانی افسوس ؎ اپنے اعلی افسر سے بذریعہ جنگ بہادر تعارف کرایا - اور عمائدین و معززین کے سفارشی رقعات بہم پہونچائے ؎ اے خواجہ اگرچہ مال دنیا طلبی ؎ رزق تو مقدرست بیجا طلبی ؎ ہیچ از تو خدا طاعت فردا طلبد ؎ کامروز از و روزی فردا طلبی ؎ تمہارے افسر اعلی کی توجہ عادل تمہارے حال پر مبذول رہی تمہارے حقوق کو تسلیم کیا زبانی و تحریری بکرات و مرات وعدے بھی کئے آخر نتیجہ اسکا معلوم ؎ گر زمین را آسمان دوزی ؎ نہ دہندت زیادہ از روزی ؎ تہی دستان قسمت را چہ سود از رہبر کامل ؎ کہ خضر از آب حیوان تشنہ می آرد سکندر را۔ ظاہر ہے کہ دنیاوی تردد و پیروی مین کوئی حد و حصر باقی نہ رکھے۔ شرق سے غرب جنوب سے شمال و تحت سے فوق تک سلاسل دام ہائے تدابیر کو بچھائے تو طائر مقصود بدست خواہندہ حقیقی کیونکر گرفتار ہوگا۔ تا وقتیکہ اشارۂ ارادت لم یزلی عز اسمہ

مین ہمارے ظاہر نہو کوئی امر خواہ صغیر ہو یا کبیر صفحۂ ظہور پر جلوہ گر کسطرح ہوگا۔ ہر تار کو جنبش و ہر ساز کو آواز اوسی حکم سے ہی بیش قرار ماہوار کا ہونا کمال لیاقت و عقلمندی پر منحصر نہین ہے اگر روزی بدانش برفزودے ٭ ز نادان تنگ تر روزی نبودے ٭ لَا تَتَحَرَّكُ ذَرَّةٌ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ تَعَالٰی۔ دنیا کو جو اسباب ظاہر سے تعبیر کرتے ہین یہان اسقدر تردد جائز ہی کہ۔ بر توکل زانوے اشتر بہ بند ٭ بلکہ اسی مین منہمک ہون لوگ طول امل کو تدبیر سمجھتے ہین۔ اور تدبیر کو تقدیر پر ڈالتے ہین۔ کسرای کو تعمیر ایوان مین کیا کچھ تدبیر تھی افلاطون کو تسخیر فلک کیا نفع دیا نہین سنا تو کہ سلطنت فرعون کے سر پر کیا لائی۔ اور دولت قارون کے ساتھ کیا کیا۔ اگرچہ دنیاوی امور بظاہر منحصر مین تدبیر پر۔ و اصل تدبیر تقدیر۔ و تقدیر غالب ہی تدبیر پر۔ کیونکہ وہ علوی ہے اور یہہ سفلی مثنوی بیخبران تخم امل کاشتند ٭ تا ہزاران کشت چہ برداشتند ٭ زرخت اہل ہند کہ تاجر شوی ٭ آدمی و بازمسافر شوی ٭ اصل تدبیر یہہ ہی کہ رضائے حق تعالی مین کوشش کرے تا بروقت خجالت نہ پہنچے شرط بندگی یہ ہی کہ اگر چاہ مین گرے تو اپنے آنکھون کو ملامت کرے اگر جاہ سے ملے شکر نعمت خدا بجا لائے جبکہ حسب خواہش انسان کسی امر کا ظہور و وقوع مین آئے تو

اسکو تدابیر متنوعہ و محنت ہائے شاقہ پہ اپنے حمل نکرنا چاہئے بلکہ نوازش و کرامت خالق پر اپنے نگاہ رکھے۔ الحاصل تدبیر کے ذریعہ سے تقدیر ظہور پذیر ہوتی ہے۔ یعنی جیسی تقدیر ہوتی ہے ویسی ہی تدبیر سوجھائی جاتی ہے پس تدبیر کو بھی ہاتھ سے نہ دینا مگر اسی میں غوطہ زن نہونا پیش از وقت پیش از قسمت نہ چاہنا۔ دعا سے غافل نہ ہونا کہ اسی سے مشکل امر آسان ہو جاتا ہے۔ اور یہی عاجزی بندگی بیچارگی کی علامت ہے ؎ قسمت کیا ہر ایک کو قسام ازل نے ؏ جو شخص کہ جس چیز کے قابل نظر آیا ؏ بلبل کو دیا نالہ تو پروانہ کو جلنا ؏ غم ہمکو دیا سب سے جو مشکل نظر آیا ؏ مثنوی بکارِ او نشاید وہم بد کرد ؏ بدی را با دم نسبت بخود کرد ؏ ہمہ تقصیر نسبت سے آمر و انا ؏ مگر نشنیدۂ اِنَّا ظَلَمنَا۔ افعال شیطانی اور افعال رحمانی میں بخوبی تمیز رکھنا بھی ضروری ہے ؎ نصیحتے کنمت بشنو و بہانہ مگیر ؏ ہر آنچہ ناصح مشفق بگویدت بپذیر ؏ مذہب کی تحقیق میں گر نہ پڑنا کہ کسی کی عمر اس راہ میں پوری نہو سکی اور بفرض محال اگر محقق بھی ہوئے۔ تو اس سے کیا حاصل اسلئے کہ محقق ہونے کے بعد بھی تو عمل کرنا لازمی امر ہے۔ اس خود رائی سے آدمی گمراہ ہو جاتا ہے شفاعت قرآن و پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام سے محروم و ناکام رہجاتا ہے پس تحقیق کے پردہ میں اعتقاد کو ڈانواں ڈول رکھنا اور عمرِ عزیز کو برباد کر دینا عقلمندی نہیں ہے سلفِ صالحین جو راہ بتلا گئے ہیں وہی کافی متصور ہے

شبانہ روز عمل صالح کئے جاؤ کہ عمل صالح کا پورا پورا بدلہ یقیناً ملنے والا ہے
جیسا کہ خدا تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ وَلَا تُظْلَمُوْنَ فَتِيْلًا ۞ دوسری
جگہ نَقِيْرًا ہے یعنی تمکو تمھارے اعمال کا پورا پورا بدلہ ملیگا۔ اور تم ایک
خرما کے چھلکے یا پتے کی قیمت برابر کم نہ دیے جاؤ گے بخلاف
اسکے اگر عمل نکروگے تو اپنا سر اپنے ہاتون سے پیٹو گے۔ اور قیامت کے
روز کہوگے کہ ہمکو لوٹ جانے دیجئے تاکہ اچھے کام کر آوین حکم ہوگا
کہ اے احمق تو وہان سے ابھی چلا آتا ہے۔ اب تلافی مافات کی۔
مہلت کہان حضرت شبلی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہین کہ دنیا کے کام
اتنے کرو جبتک دنیا مین تمھارا قیام ہے اور آخرت کا کام اسقدر
کرو کہ جتنی آخرت کو بقا ہے۔ اور خدا کے واسطے اتنا کام کرو جتنی
تمکو حاجت ہے۔ اور دوزخ کا کام اتنا کرو جسقدر عذاب کا تحمل کرسکو

لقمان حکیم سے منقول ہے کہ مینے چارسو کتب سے پانچ امر منتخب کر لئے دو بھول جانیکے - تین یاد رکھنے کے - موت کو خدا کو - اور جسنے اپنے ساتھ احسان کیا ہو - اوسکو نہ بھولنا - تونے کیسکے ساتھ احسان کیا ہو اور کسینے تیرے ساتھ بدی کی ہو ان دونون کو بھول جانا - ایعزیز فضول گو نہ بنا کہ اسمین وقار جاتا ہے اور گنہ سر پر ہوتا ہے - حدیث صحیح مین وارد ہے کہ مَنْ تَکَلَّمَ بِمَا لَا یَعْنِیْہِ ھَوٰی اِلٰی جَھَنَّمَ سَبْعِیْنَ خَرِیْفاً یعنی جو شخص فضول و غیر ضروری بکتا رہے تو وہ جہنم کے گڑھے مین ستر سال تک پھنسایا جائیگا - تا بحد امکان زبان بند رکھنا کہ فساد کی یہی جڑ ہے - سَلَامَتُہُ الْاِنْسَانِ فِیْ حِفْظِ اللِّسَانِ - دو سننا تو ایک کہنا - کیونکہ دو کان و یک زبان عطا ہوی ہے ع

خموشی معنئ دارد کہ در گفتن نمی آید ٭ خموشی خود ایک حال ہے بلکہ

زبان اللہ کے ذکر سے اور دل اوسکے فکر مین مشغول رکھنا چاہیئے۔ دل بیار۔ دست بکار

رباعی کم گوی جز مصلحت خویش مگوی ٭ چیزیکہ نپرسند تو از پیش مگوی ٭ گوش تو دو

داد ند و زبان تو یکے ٭ یعنے کہ دو بشنو و یکے بیش مگوی ٭ ؎ نہین یک لحظہ خالی

تجھ سے بیرون و درون میرا ٭ کہ دل مین یاد ہے تیری زبان پر نام ہے تیرا ٭ ہر

حال مین استقلال کو ہاتھ سے نہ دینا کہ دنیا کی کوئی امر ایسی نہین ہے جو

ٹل نہ جاوے۔ اور کوئی دشواری نہین جو سہل نہو جاے کہ اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْرًا۔ وارد ہے

؎ استقامت پیرا دل گزین ٭ از درخت وصل بعدش خوشہ چین ٭ جبر دار تکالیف

و مصائب کا کسی کے سامنے گلہ نکرنا۔ بلکہ صبر و شکر بجالانا۔ جیسا کہ قرآن پاک مین خدا تعالی

فرماتا ہے کہ۔ وَالَّذِیْنَ اِذَآ اَصَابَتْهُمْ مُّصِیْبَةٌ قَالُوْٓا اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَیْهِ رَاجِعُوْنَ

اُولٰٓئِكَ عَلَیْهِمْ صَلَوٰتٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُهْتَدُوْنَ یعنی جو

لوگ کہ جب اونکو کوئی غم و مصیبت پہونچتی ہے وہ کہتے ہین کہ ہم خدا کی ملک ہین

اور انجام کار اوسیکی طرف واپس جائینگے۔ پس اونپر خدا کی عنایت و رحمت ہے۔ اور یہی لوگ ہدایت کی راہ پانے والے ہیں۔

خالق سے گناہ کی مغفرت و بخشش کی امید ہے۔ مگر خلائق کے گناہ سے بچتے رہنا۔ کہ حق العباد کی پرسش اور گرفت کا بڑا اندیشہ ہے۔

بلحاظ وقت اپنے دنیاوی حاکم کی بھی اطاعت و مزاجداری کرنا۔ فی زمانا بھی عین مصلحت۔ اور بمقابلہ لیاقت کارآمد ہے۔ اوسکی سختی و برا کہنے کو برا نہ ماننا۔ مگر حتی الامکان مایۂ عزت ہاتھہ سے نہ کھونا کیونکہ غرض ملازمت سے جائز پیسے پیدا کرنا ہے۔ اور عزت ہی کیلئے پیدا کئے جاتے ہیں۔ جائز ذریعہ سے جائز امور کے حاصل کرنیکی کوشش کرنا۔ ناجائز ذریعہ سے کاربراری مین انسان ذلیل ہوتا ہے اور زک اوٹھاتا ہے۔ دنیاوی حوائج کیلئے ایسا کام کرو کہ جسمین

دین کو کچھ بھی نقصان نہ پہونچے۔ ورنہ وہ فعل لغو محض ہے۔ دنیا کو مثل
سایہ کے تصور کرو کہ پکڑنے جاؤ تو بھاگ جاتا ہے ؏ خواب مرگ
خوابگہ قبرست و بیداریست حشر ؏ چشم اگر بینا بود ہر روز روز محشر ست
نیک نیتی و ہوشیاری سے کار مفوضہ انجام و انصرام دیا کرو۔ ؏
تو پاک باش برادر مدار از کس باک ؏ زنند جامۂ ناپاک گازران بر سنگ
فصل خصومات کی خدمت۔ و پیشہ وکالت سے گریزان ہو کہ حرام
و شبہات کا اندیشہ ہے بعض ملازمت صریح حرام۔ بعض قریب تر بحرام
بعض حلال۔ بعض حلال سے قریب تر ہین۔ اسکی تفصیل تفسیر کشف اٹھارہوین
پارہ قد افلح المومنون مین واضح طور پر موجود ہے۔ مَنْ اَعَانَ ظَالِمًا
فَھُوَ ظَالِمٌ صحیح حدیث شریف ہے۔ جہان تک ہو سکے آیندہ
حلال۔ یا قریب تر حلال۔ کی ملازمت ڈھونڈو۔ جب تک حلال طیب۔

نوکری نہ ملے خود کو قصور وار تصور کرو۔ اور کھانے کے وقت ہر آنکھ سے چار چار آنسو بہاؤ۔ اور خدا تعالیٰ سے طلب معاش حلال کی التجا کرو۔ دیندار طلب مال میں دین کو برباد نہیں کرتا۔ دین کو دنیا کے عوض بیچ ڈالنا اور یہ سمجھنا کہ مال و اولاد کا حاصل ہونا اللہ تعالیٰ کے تقرب کی علامت ہے کافروں کا مقولہ ہے نعوذ باللہ من ہذا الاعتقاد۔ دنیا گذشتنی و گذاشتنی ہے جیسا کہ کہا گیا ہے ۵ چندین غم مال و حسرت دنیا چیست ہرگز دیدی کسیکہ جاوید زیست این یک نفسی کہ در تنت عاریت است با عاریتی عاریتی باید زیست۔ تو کچھ اسکا مدعی۔ یا مدعی علیہ کی حیثیت سے عدالت کی کرسی تک پہنچانا البتہ سچی گواہی دینے سے اپنی کسر شان سمجھنا کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے وَلَا تَكْتُمُوا الشَّهَادَةَ وَمَنْ يَكْتُمْهَا فَإِنَّهُ آثِمٌ قَلْبُهُ یعنی سچی گواہی مت چھپاؤ۔ اور جو شخص چھپائیگا وہ گناہگار ہوگا۔

البتہ جھوٹی گواہی نہ دینا۔ اور جھوٹ نہ بولنا کہ دنیا میں جھوٹ بولنے والیکا
رزق کم اور عزت کو نقصان پہونچتا ہے۔ اور آخرت کے عذاب
میں مبتلا ہوتا ہے ؎ دروغ اے برادر مگو زینہار کہ کاذب شود
خوار و بے اعتبار شود مردم آزاری ہرگز نہ کرنا کسیکے دل کو نہ دکھانا
؎ بترس از آہ مظلومان کہ ہنگام دعا کردن ٭ اجابت از در حق
بہر استقبال می آید ٭ نیک آدمی کی زبان سے کسیکو رنج نہیں
پہونچتا ہے رباعی خواہی کہ ترا رتبت ابرار رسد ٭ مپسند کہ کس را
زتو آزار رسد ٭ از مرگ میندیش و غم رزق مخور ٭ کین ہر دو بوقت
خویش ناچار رسد ٭ خیالات کا نیک رکھنا ہی معرفت الٰہی ہے
فقیری چیست تصحیح خیال است۔ اور اعضا کی حفاظت در حقیقت
اطاعت ہے۔ فرائض کا بر وقت ادا کرنا فرض ہے۔

اگر ادا کروگے تو جزا پاؤگے۔ نکروگے تو سزا اور خدا کی سزا سخت
ہے مَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِنَفْسِهٖ وَمَنْ اَسَاءَ فَعَلَيْهَا۔ اور حسبقدر
موقع ملے نوافل بجالاؤ ورنہ بُرے افعال سے جوارح کو بچاؤ۔ اپنے
فائدہ پر دوسرے کے نقصان کو نظرانداز نکرو۔ ہمیشہ سیر چشم اور کار خیر
مین مصروف رہنا۔ مگر نہ اسقدر کہ خود محتاج اور فقیر ہوجاؤ۔ نوبت
دوسرون سے استمداد اور سوال کی پہونچے۔ کہ خدا تعالی فرماتا ہے
وَلَا تَجْعَلْ يَدَكَ مَغْلُوْلَةً اِلٰى عُنُقِكَ وَلَا تَبْسُطْهَا كُلَّ الْبَسْطِ فَتَقْعُدَ مَلُوْمًا مَّحْسُوْرًا
یعنی نہ اسقدر بخل اور کنجوسی کرو کہ گویا ہاتھ گلے کو باندھ لو۔
اور نہ اسقدر دست کشائی کہ ملامت اور حسرت زدہ ہو بیٹھو۔
سب سے پہلے اپنے اہل و عیال۔ خویش و اقارب۔ کا نان و نفقہ مقدم ہے
اسکے بعد دوسرے رشتہ دار۔ مستحق خیرات ہین۔ اسکے بعد اور دوسرے لوگ

اے جانِ جانانِ من۔ وے روحِ من۔ ریحانِ من۔ میرے بعد
تم اپنے ماں اور بہنون کے تادمِ زندگی خبرگیران رہنا۔ بڑی بہنون کا ادب
چھوٹی بہنون پر شفقت رکھنا۔ تم سب کے باالاتفاق بہیئت مجموعی
رہنے مین میری خوشنودی متصور ہے۔ اگر وہ تمکو اچھا نہ سمجھین تو خیر مضایقہ
نہین۔ مگر تم اون کے حقوق کو سمجھنا۔ کیونکہ اگر وہ خدانخواستہ اپنی
التجا دوسرے کے پاس لیجاوینگے تو تم خود اسکو گوارا نکر سکوگے۔
دیکھو خبردار بہنون کو نہایت ہی عزیز رکھنا کہ مین انکو تم سے کم نہین
جانتا ہون۔ مکان مسکونہ تمہاری والدہ کے نام کا ہے۔ اسکی مرمت
شکست وریخت کرتے رہنا۔ کہ تمہارے بزرگون کے نام کی بقا
ہے۔ اوسکے اتلاف اور بربادی کیلئے کبھی دست اندازی کا
حق نہین۔ ورنہ بے گھر ہو جاوگے دربدر کرایہ کا مکان لیکر ذلیل ہوگے

تیسری تجہیز و تکفین مین دخل معقولات نکرنا۔ کسی قسم کے رسوم ناجائز
کا ارتکاب نہو۔ تابوت پر چادر کی ضرورت ہے۔ نہ پھولون کی
چادر کی بلکہ آل بتول رضی اللہ عنہا مسند نشین رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم
حضرت پیر و مرشدم کو اختیار تامہ حاصل ہے انکی ہدایت پر عمل کرنا ۵
ہاتھہ خالی اوس طرف جاتا ہون مین ؎ اور تہی دستی سے شرماتا ہون مین
دستگیرا دستگیری کیجئے ؎ آبرو میری وہان رکھہ لیجئے
پنجم جو لوگ میت کے ساتھہ رہینگے اونکو حسب مدارج اخلاق سے
رخصت کرنا۔ اور وقت موقع کھلانے پلانے سے بھی دریغ نکرنا
ششم جن لوک لوگون کے ساتھہ کھانا کھلانا ہے میرے دوستون
کی تعظیم و تکریم سے اور اونکا ادب نیازمندانہ ملحوظ رکھنا۔ کہ مثل میرے
وہ بھی تم پر شفقت بزرگانہ مبذول رکھیں۔ اور اپنے دوستون کی

حقارت نکرنا۔ تاکہ تمپر اونکا اعتماد زیادہ ہو۔ جو شخص تم سے مشورہ لے بلالحاظ نفع و
نقصان کے اوسکو نیک مشورہ دینا حتی الامکان کسیکے نزدیک التجا نہ لیجانا
احیاناً ضرورت لاحق ہو تو دل سے پوچھنا۔ استخارہ کرنا۔ خراب نہیں ہوا جس نے
استخارہ کیا۔ دیکھو طبرانی در اوسط۔ سعادت اولادِ آدم ہے استخارہ کرنا اللہ تعالی
سے۔ اور بدبختی ابنِ آدم ترکِ استخارہ ہے اللہ تعالی سے۔ دیکھو حصن حصین صفحہ ۱۱۵
حاکم و ترمذی سے ؎ دل را اگر تو صاف کنی ہمچو آئینہ ٭ بیشک جمال دوست
نماید معاینہ ٭ او در دلِ شکستہ دلان ہست ٭ چون آئینہ بدستِ من
و من در آئینہ ٭ سائل کا سوال القدر امکان رد نکرو۔ اور خود کسی سے کسی قسم کا سوال
نکرنا۔ کہ حرام ہے۔ ؎ اے قناعت تو نگرم گردان ٭ کہ ورائے تو ہیچ نعمت نیست
خدا کے آگے بندگی اور حاجتمندی کا اظہار ہمیشہ کرنا چاہیے ؎ خدا گر بحکمت
ببندد درے ٭ کشاید بفضل و کرم دیگرے ؎ اے یار کار بستہ دو اندہ ٭

چون ہیچ وسیلتش نماند ؞ آمد وختہ مین حاسد پیدا ہو جاتے ہین چھوڑ جانے
سے ورثہ مین جھگڑے قائم ہوتے ہین۔ عفو کی جگہہ عفو کرنا۔ اور غصہ کی
جگہہ کمی نکرنا ؎ درشتی و نرمی بہم در بہ است ؞ چو رگ زن کہ جراح و مرہم نہ است
مگر دبتے کو دبانا خلافِ مردانگی جاننا۔ عالم کو صراف اور زبانِ خلق کو نقارۂ
خدا جاننا۔ اور اون سے بہت حذر کرنا۔ حلم کے خوگر رہو۔ اور اوس کی عادت ڈالو
جیسا کہ شیخ سعدی کا قول ہے قطعہ در خاکِ بیلقان چو رسیدم بہ عابدے ؞ گفتم مرا بہ تربیت
از جہل پاک کن ؞ گفتا برو چو خاک تحمل کن اے فقیہ ؞ یا انچہ خواندہ ہمہ در زیر خاک کن
اور سب سے مِل جُل کے رہنا۔ مدارا کا شیوہ رکھنا کہ اہلِ دین کی متابعت
اور اہلِ دنیا کی موافقت اِسی مین متصور ہے ع خوشامد ہر کرا گوئی خوش آمد
؎ شیوۂ عاجزی نہ چھوڑ اے فیض ؞ یہ وہ شئے ہے نہین خدا
کے پاس ؞ ہان مین ہان ملانے سے دشمن بھی دوست ہو جاتا ہے ؎

آسایش دو گیتی تفسیر این دو حرف است ٭ با دوستان تلطف با دشمنان مدارا

شرافت شریفانہ چلن کا نام ہے۔ اگر کوئی نیکی نہ کرسکو تو کم از کم اپنے نیت ہی کو نیک رکھو۔ صحیح حدیث ہے کہ اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ مثلاً مکان مین روشندان قائم کرنا چاہو تو۔ اذان کی آواز سُننے کی نیت رکھو۔ ہم خرما و ہم ثواب ہوا و روشنی سے استفادہ ہوجاتا ہے۔ **قرض نہ لینا** ۔ وعدہ سے بڑھکر۔ ایفا کا خیال رکھنا۔ ورنہ ساقط الاعتبار ہوجاؤگے۔ اور منافق کہلاؤگے۔ بساط سے بڑھکر پاؤن نہ پھیلانا

؎ بران عقل و دانش بباید گریست ٭ کہ آمد بود نوزدہ خرچ بیست ٭٭

نوٹ ٭٭ ۔ فخراً نہین بلکہ شکریۃً فقیر کہتا ہے کہ عمر بھر کبھو کسی سے فقیر نے قرض نہین لیا۔ البتہ اکثر خویش و بیگانون کو عند الضرورت قرضہ دیا ہے اسکی وجہ یہی ہے۔ کہ اپنی تنخواہ کے موافق موازنہ تیار کرلیتا۔ عید۔ بقرعید۔ شادی۔ مہمانی بیمارداری۔ سفر۔ وغیرہ روزمرہ کے مصارف کی مدات سب کچھ اسمین موجود ہوتے۔ اسمین ایک پس انداز کا مد بھی ضرور رہتا۔ اسکی حفاظت و نگاہ داشت مین ضرورت پر بڑی مدد ملتی۔ جب تنخواہ کی کمی زیادتی ہوتی۔ فوراً دوسرا موازنہ مرتب کرلیتا۔ کبھو گنجایش موازنہ سے بڑھکر مصارف نہین کئے۔ شاذ و نادر ایسا ہوا ہے کہ ایک مد کی رقم بچت۔ دوسرے ضروری مد مین صرف ہوی ہے۔ اسی لئے محسود خلائق ٹھیرا خیر مضایقہ نہین۔

الحمد للہ قرض لینے سے خدا تعالیٰ نے ذلیل نہین کیا۔

اکثر دوست احباب اپنا اپنا موازنہ فقیر سے مرتب کرالیا کرتے۔

کلام میں ہمیشہ اپنے خطاب کے موقع اور انجام کو مد نظر رکھنا۔ نہ ایسے میٹھے بنو کہ کوئی نگل جاوے۔ نہ اتنے کڑوے کہ کوئی تھوک دے۔ نہ ایسے آہستہ چلو کہ پیچھے رہ جاؤ۔ نہ ایسے دوڑو کہ ٹھوکر کھا کر گر پڑو۔ بہرحال میانہ روی اختیار کرو

نے سادگی میں لطف نہ کچھ بانکپن میں ہے
خیر الامور اوسطہا کے چلن میں ہے

مہمان کی تواضع کو خدا تعالیٰ کی خوشنودی کا باعث تصور کرنا۔ کہ وہ درحقیقت اپنے مقدر کا کھاتا ہے اور تمہارا نام نیک ہوتا ہے۔ شکر بجا آر کہ مہمان تو روزیِ خود خورد از خوانِ تو۔ اگر کوئی مسکان پر آوے تو جس حال میں ہو سکا آیا کہ وہ بڑی دور سے تم تک امیدوار ہو کر آیا ہے۔ بقول حدیث شریف اکرموا اعمار

نوٹ۔ یہ خود ہمارے روبرو کا واقعہ ہے۔ کہ فقیر کھانا کھا رہا تھا۔ ایک شاہ صاحب نے آکر آواز دی۔ ہم نے کہا کہ اسکے پیشتر بھی دو مرتبہ آچکے ہیں۔ مجھے خیال ہوا کہ کھانے سے فارغ ہو کر جا ملینگے۔ دل کی طرف رجوع کیا مفتی حقیقی نے حکم لگایا۔ کہ تو بڑا عہدہ دار۔ یا عالم نہیں۔ اسکو دھوپ میں کیوں کھڑا کرتا ہے۔ کھانا جاتا کہاں ہے۔ واپس آکر کھانا۔ پس فوری تعمیل کی۔ وہ بیچارے شرم کے مارے۔ جھوٹا منہ دیکھکر ازبس خوش ہوے۔ اگر چند روپیہ بھی انکو دیتا۔ اتنے خوش نہوتے۔ اوس روز سے اونکو دو چند عقیدت پیشتر سے ہوگئی۔

اُمّتی بَینَ السَّبعِینَ وَالسِّتِّینَ ؕ فی زمانِنا۔ انسان کی زندگی ساٹھ
ستّر سال کے درمیان معمولاً ہوا کرتی ہے۔ اِسکے بعد تو اسکو مجبوراً دنیا سے چلنا
پڑتا ہے ؎ بندے ہمت اگر من داری ہوش ؏ از بہر خدا جامۂ تزویر بپوش
عقبیٰ ہمہ روز راست دنیا یکدم ؏ از بہر دمے ملکِ ابد را مفروش ؎ اسلئے
جینے کا بھی کیا یقین ہے۔ کہ ہر دم موت کا خطرہ لگا رہتا ہے ؎ راہ
ملکِ عدم کا بھی ہے کتنا ہموار ؏ آنکھ بند کرکے چلے جاتے ہیں چلنے والے
؎ کوئی آرام تو ہے قبر میں انسان کیلئے ؏ جان سب دیتے ہیں اِس خانۂ
ویران کیلئے ؏ پیش آتا ہے ہمیں آتے ہی تو نے اے قبر ؏ یہی دستور تواضع کا
ہے مہمان کیلئے ؏ یہہ ظاہر ہے کہ انگریزی یا قانونی تعلیم محض دنیاوی منافع
خیال سے ہوتی ہے۔ دین سے اوسکو سرِ مو تعلق نہیں ہے ؎ حیف
یہہ مرنے کے لئے جینا ہے ؏ اس جینے پہ یہہ بغض و حسد کینہ ہے ؏ دارا کا

رہا تخت نہ جام جمشید، احوال سکندر کا تو آئینہ ہے، عربی علم تو ہمارا مذہبی
علم ہے دینداری کا دار و مدار اسی پر ہے جب تک عربی علم پر عبور نہو۔
قرآن و حدیث کے مضامین۔ اور اونکی فصاحت و بلاغت کی دریافت پر
کوئی قادر نہیں ہوسکتا۔ گویا بغیر عربی کے احکام الٰہی سے بیخبری ہے۔ پس
اِس عقل خام پر صد گونہ افسوس ہے کہ خیال محال پچاس ساٹھ سال کی خیالی زندگی
کے آرام سے بسر کرنے کی توقع پر لندن، غیرہ جا کر عمر کا ایک بہت بڑا بھاری حصہ
صرف کرکے بڑی جانفشانی سے ایم۔ اے۔ بی۔ اے۔ ایل ایل بی۔ و ایل ایل
ڈی۔ بیرسٹر ایٹ لا وغیرہ کی ڈگریاں حاصل کرکے فخریہ دنیا عیش سے گذرنے کی امید
کرتے ہین۔ ع آنرا کہ عقل بیش غم روزگار بیش، مگر اِس سے بیخبر ہین کہ کس وقت
موت آجائیگی ہ آگاہ اپنی موت سے کوئی بشر نہین، سامان سو برس کا ہے
پل کی خبر نہین، بعض تو انگریزی طالب علمی ہی مین مرجاتے ہین۔ اور

بعض تعلیم پاکر ملازمت ملنے سے پہلے چل بستے ہین۔ رباعی
تاکے بغم منضج و مسہل خوردن ٭ خود را ز تردد این ہمہ افسردن ٭ اے درد
اجل چو ہیچکس را نگذاشت ٭ بر زیستن اینقدر نباید مردن ٭ اے غافل تجھے
گھڑیال یہہ دیتی ہے منادی ٭ خالق نے گھڑی عمر کی اک اور گھٹا دی ٭
اور بعض کو اس دنیاے ناپائدار سے فائدہ اوٹھانیکا موقع مل جاتا ہے ع
آنانکہ غنی تر اند محتاج تر اند ٭ مگر دار آخرت کیلئے جہان ہر شخص کو دواما
رہنا ہے۔ اور اوسکے حصول کا ذریعہ علم عربی ہے اوسکی تحصیل کی
کچھہ بھی فکر نہین ہے۔ عارضی سکونت کیلئے بڑے بڑے۔ بنگلے
و محل سرائین اور کوٹھیان تیار کیجاتی ہین۔ اے کسری کے سے گر محل
بنائے تو کیا ٭ قارون کے سے گنج ہاتھہ آئے تو کیا ٭ جب سر پہ قضا
پکاری انا اللہ ٭ آئے تو کیا و گر نہ آئے تو کیا رباعی غرہ چہ شوی

بسکن و کاشانہ ؎ بر عمر کہ ہست حاصلش افسانہ ؎ ہمخوابہ بادی و ہم افروزی شمع
ہر رہگذر سیل چہ سازی خانہ ؎ افسوس ہے کہ جہان ہمکو قیام دوام کرنا ہے
وہان کیلئے سفالپوش یا خسپوش مکان بنانے کی بھی فکر نہین ہے ۔ ۵
طفلی نہ رہی کہ تھی وہ جانیوالی ؎ کیا رہتی جوانی کہ جو تھی مٹانیوالی ؎ پیری کو
رشید تم غنیمت جانو ؎ اب فصل نہین ہے کوئی آنیوالی ؎ ایک شخص قوم
بنی اسرائیل سے سات سو برس کی عمر کا بڑکے جہاڑ کے نیچے زندگی
بسر کرتا تھا ۔ لوگون نے اسکو پانی اور دہوپ کی تکلیف بچنے کی غرض سے
مکان بنانے کی راے دی ۔ تو جواب دیا کہ سات سو برس ہی تو جینا ہے
اتنی تہوڑی مدت کیلئے مکان کی ضرورت کیا ہے آخر نہ بنایا ۔
سنہ مکان دنیا ہنسینگے اور ہم کو دیوانہ کہینگے ہم بھی اونکو احمق سمجہینگے
اِن تَسخَرُوا مِنّا فَاِنّا نَسخَرُ مِنکُم کَمَا تَسخَرُونَ ۞ ایفرزند وقت موجود

کو عزیز رکھنے والا شخص درحقیقت نیک کردار و کفایت شعار ہے کیونکہ دوست احباب دنیا کی سب چیزیں تو پھر بھی مل سکتی ہیں - مگر وقت جب ہاتھ سے نکل جاتا ہے تو پھر وہ نہیں مل سکتا ؎ عمر تو یار مثال آب جو آب رفتہ باز کے آید بجو - وقت کی پابندی جو آج انگریزوں نے اختیار کرلی ہے - فی الحقیقت یہہ قدماء اور پیشوایان مذہب اسلام کا عام دستور تھا - اپنا وقت ضائع - اور دوسرے کا وقت خراب کرنیوالا - بڑا مسرف اور بیدرد شخص ہے - دیکھو متقدمین کے کارنامے کہ اونھوں نے اپنے عزیز وقت سے کیا کیا کارآمد نتائج نکالے اور اوسکی کیا کیا یادگاریں دنیا میں چھوڑیں - الغرض مشورہ لینے میں عار نکرنا مگر راز اپنے ہی تک رکھنا کہ اسکے بعد فاش ہوجاتا ہے ؎

خامشی بہ کہ ضمیر دل خویش ٭ با کسی گفتن و گفتن کہ مگوی

ہر ایک فعل اول ہی سے

ایسا سوچ سمجھکر کرنا چاہئے کہ اوسکے چھپانیکی ضرورت اور نوبت ہی نہ آوے

؎ مرد آخربین مبارک بندہ ایست در پس ہر گریہ آخر خندہ ایست

فی زماننا ۔ وہ لوگ تو بہت کم ہیں ۔ جو خدا تعالی سے ڈر کر گناہ نہیں کرتے اکثر لوگ شرما شرمی سے بھی برے کاموں سے بچتے ہیں ۔ اگر ہم میں خدا ترسی ہے ۔ تو چشم ما روشن و دل ما شاد ۔ کیونکہ کَمَا تَعِیْشُوْنَ تَمُوْتُوْنَ کَمَا تَمُوْتُوْنَ تُبْعَثُوْنَ ۔ حدیث شریف میں وارد ہے ۔ ورنہ دنیا کی شرم و حیا کا تو خیال ضرور رکھنا چاہئے ۔ کہ اوسکا ثمرہ آخرت میں بھی سرخروئی متصور ہے کہ اَلْحَیَاءُ شُعْبَۃٌ مِّنَ الْاِیْمَانِ ۔ یہی حدیث صحیح ہے

؎ شاد باش و ایمن و فارغ کہ من آن کنم با تو کہ باران با چمن

مختصر اخلاق گندہ مذاق ۔ شرمناک رسومات ۔ یعنی جلسے ۔ و روشنی ۔ و آتشبازی و رقص ۔ وغیرہ نے ہماری قومی سلطنتوں کو بیخ و بنیاد سے اکھیڑ دیا

فرمان ایزدی کی خلاف ورزی نے ہمارے قوم پر پھٹکار ماری ہے
جہاں رقص طوائف۔ وناٹک۔ وغیرہ ہوتا ہے وہاں لعنت قہار نازل
ہوتی ہے۔ ایسے مہمل مجالس کی شرکت سے دواماً نافر وگریزاں رہو۔
احیاناً وہاں موت آجاے۔ جہاں کا مرنا پسند نہیں۔ اوس مقام کا جانا
بھی پسند نہیں جس طرح ہیضہ وطاعون وغیرہ جہاں نمودار ہوتا ہے
نہیں جاتے۔ بدرجۂ اولیٰ ایسے مہمل تقاریب سے بچنا بھی لازمی امر ہے
مَنْ جَهِلَ شَيْئًا عَادَاهُ۔ جن بیوقوفوں نے بہشت و دوزخ وعدہ۔ وعید
ربِ جلیل کو امر خیالی۔ و بازیچۂ طفلان۔ تصور کرلیا ہے۔ اُنسے ہم کو
بحث نہیں آیۂ اُولٰئِكَ كَالْاَنْعَامِ بَلْ هُمْ اَضَلُّ اُولٰئِكَ هُمُ الْغٰفِلُوْنَ
کریمہ وَجَاءَتْ سَكْرَةُ الْمَوْتِ بِالْحَقِّ ذٰلِكَ مَا كُنْتَ مِنْهُ تَحِيْدُ
اور فاسق۔ و فاجر (کسے باشد) کی تعریف کرنے سے اور اوسکا تحفہ

وہ ہدیہ لینے سے حتی کہ دعوت قبول کرنے سے بھی پرہیز کیا کرو کہ نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے (اور وہ رحمت الہی تعالی شانہ ہین واسطے
جہان والون کے) کہ جس وقت تعریف کیا جاوے فاسق غضبناک ہوتا ہے
یعنی غصہ ہوتا ہے رب العالمین صَدَقَ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ رَبَّنَا اِھْدِنَا
الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ جب کوئی کام تمہارے خاطر خواہ ہو جاوے تو
دو رکعت نفل شکریہ نماز ادا کرنا اور اپنے کُل کامون کو اوسی قادر مطلق کے
حوالہ کرنا کہ یہی کلیہ اوسکے راضی رکھنے کا ہے وَاُفَوِّضُ اَمْرِیْ اِلَی اللّٰہِ
اِنَّ اللّٰہَ بَصِیْرٌ بِالْعِبَادِ باطن سنبھالے رہنا تا ظاہر خود بخود درست
ہو جائے اور ریا کرنیکی ضرورت نہ پڑے اپنی ذاتی حاجتون کو روزمرہ
ایسا کم کرنا کہ اپنا کام آپ ہی پورا کر سکو۔ ملازم یا اولاد سے کام لینے کی
ضرورت ہی نہ پڑے۔ مختصر روزی پر دل حریص کو رضامند کر لینا وَ

خَیْرُ الرِّزْقِ مَا کَفٰی۔ کیونکہ بمقابلہ امرا فقرا پانچسو سال پیشتر داخل بہشت ہونگے
کھادی پہننا۔ کمّل اوڑھنا۔ بوریای بیریا بچھانا۔ فقیرانہ گذران کرنا ضروری
دنیوی حاجتون سے جلد فارغ ہوکر مسجد مین جا بیٹھنا۔ اولی ہے اور سنت ؎
حرص قانع نیست صائب ورنہ اسباب جہان آنچہ من درکار دارم بیشتر
درکار نیست۔ خدایتعالی سے التجا ہے۔ کہ تمھاری دنیا اتنی کشادہ نہو کہ
وبالِ جان ہوجاے۔ اور اوسی مین منہمک رہو ؎ آب در کشتی ہلاکِ کشتی است
آب زیر کشتی آنرا پشتی است اور نہ اتنی تنگ ہو کہ دینی کوئی کام خاطر جمعی
سے نہ کرسکو۔ متوسط درجہ مین رہو۔ ہان خدانخواستہ جب کوئی مصیبت جان
یا مال۔ یا آبرو پر آتی ہوئی دیکھو تو بیدریغ سخاوت و خیرات کرنا کہ۔
اَلصَّدَقَۃُ تَرُدُّ الْبَلَاءَ حدیث شریف مین آیا ہے۔ جب کسی قسم کا
ادبار یا اوسکے آثار دیکھو تو فوراً توبہ کرلینا کہ استغفار سے رحمت پروردگار

شامل حال ہوجاتی ہے - کہ خدا تعالی خود ارشاد فرماتا ہے وَمَا کَانَ اللّٰہُ
لِیُعَذِّبَھُمْ وَھُمْ یَسْتَغْفِرُوْنَ یعنی جو لوگ کہ توبہ و استغفار کرتے ہون
اونکو خدا تعالی کسی عذاب مین گرفتار نہ کریگا - اور جب نامساعدتِ زمانہ
دیکھو تو سفر اختیار کر لیتا کہ اَلسَّفَرُ وَسِیْلَۃُ الظَّفَرِ بزرگون کا مقولہ ہے
ہر وقت باوضو رہنا کہ دافع نسیان و بلیات ہے ای قرۃ العینین
یاد رکھو کہ علی العموم سب گناہ کبیرہ اور علی الخصوص قتل زنا رشوت
نشہ سرقہ وغیرہ یہہ ایسے گناہ ہین کہ سر چڑھکر بولتے ہین اون کے
چھپ جانیکے خیال محال سے چھپکر ارتکاب کرنیوالا بڑا ہی احمق ہے
پانچ حواس مین سے چار قوتین یعنی باصرہ - سامعہ - شامہ - و ذائقہ
تمکو دوسرون کے بابت خبر دیتے ہین اِنسے بعض بعض شرعی جرم بھی
وقوع پذیر ہوتے ہین - جیسے کہ حدیث شریف مین وارد ہے کہ

آنکھہ کا زنا نظر بد ہے۔ جو غیر عورت پر پڑے۔ کان کا گناہ سماع ناجائز
و غیبت کا سننا وغیرہ۔ زبان کا گناہ۔ غیبت کرنا۔ مال حرام کا کھانا ہے
حدیث شریف مین وارد ہے کہ جسنے اپنے کلّے کے درمیانی چیز یعنے
زبان کی حفاظت کرلی اوسنے اپنا نصف دین سنبھال لیا جرمۂ صغیر
جرمۂ کبیر۔ علیٰ ہذا شامہ کا گناہ بھی اوس خوشبو کا سونگنا ہے جو ناجایز
طریقہ سے حاصل کی گئی ہو۔ یا غیر عورت کے پاس سے پھونچی ہو وغیرہ
البتہ قوت لامسہ ایسی ہے کہ جسطرح دوسرون کی۔ خبر تمکو پھونچاتی ہے
اسیطرح تمھاری خبر بھی دوسرون کو کردیتی ہے۔ اور اس سے بڑے بڑے
گناہ۔ حرام وغیرہ وغیرہ عمل مین آتے ہین۔ گناہ صغیرہ پر اصرار گناہ کبیرہ
تک پھونچا دیتا ہے۔ پس ہمیشہ ان سب گناہون سے بچنے کی کوشش بلیغ کرنا
فقیر مفاتیح الاعجاز۔ شرح گلشن راز۔ کا ترجمہ کر رہا ہے۔ شاہد حیات مستعار

ودمِ ناپائدار وفا نہ کرے۔ پیرو مرشد کی خدمت مین عند الفرصت حاضر ہوسکے تم اوسکو انجام دینا ع اگر پدر نتواند پسر تمام کند ۔ العزیز نصیحت کرنا تو سہل بات ہے۔ مگر قبول کرنا اور اوسپر عمل کرنا ہی مشکل امر ہے۔ کیونکہ نصیحت کا کڑوا گھونٹ ہوا پرستون کے گلے سے نہین اوترتا ہے۔ لِسلئے کہ منہیات و ممنوعات پر سبکا دل حریص ہوتا ہے خصوصاً نوجوان و طالب علم جو علوم رسمی۔ اور ہنر دنیوی مین مشغول ہی وہ جانتا ہے کہ صرف علم ہی وسیلۂ نجات ہے چندان عمل کی حاجت نہین ہے توبہ توبہ یہہ اعتقادِ بد۔ فلاسفہ کا مذہب ہے۔ اتنا تو سمجھو کہ جب علم حاصل ہوا۔ اور عمل نکیا۔ تو خدا تعالیٰ کی حجت بندہ پر مضبوط ہوگئی۔ اور جائے عذر باقی نرہی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہین کہ قیامت کے دن بہت سخت عذاب اوس عالم پر ہوگا جسکو علم سے

کچھ فائدہ نہین پہونچا۔ الغرض رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی حدیثون مین جملہ نصیحتین موجود ہین۔ اون مین سے ہر نصیحت بے نظیر ہے اوسکے فوائد و تاثیر کا کیا کہنا منجملہ نصائح آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے ایک نصیحت یہہ بھی ہے کہ "خدا جس بندے سے ناخوش ہوتا ہے اوسکی پہچان یہی ہے کہ وہ بیہودہ کامون اور لہو و لعب مین مصروف رہتا ہے" اگر تمام عمر کی ایکساعت فعل عبث و بیکار مین گذر جاے تو اوسپر حسرت و پشیمانی بیشمار لازم ہے ؎ افسوس نہین خوف الٰہی دل مین ٭ ابتک نہین قصد عذر خواہی دل مین ٭ نافہ کی طرح خطا مین گذری سب عمر ٭ بالون پہ سپیدی ہے سیاہی دل مین ٭ اور حدیث مین ہے کہ جس کی عمر چالیس برس سے زیادہ کٹ گئی اور اوسکی نیکی بدی پر غالب نہ آئی تو اوسکو دوزخ کے واسطے تیار رہنا چاہیے

جہان والون کے واسطے یہہ نصیحت وافی و کافی متصور ہے۔ نظم

بجتے ہوئے جنکے آگے تاشے دیکھے۔ رنگین ذرات ۞ نہلاتے ہوئے پہر انکے لاشے دیکھے۔ افسوس ہیہات ۞ اب چاہئے خلق ہمکو آکے دیکھے۔ عبرت پکڑے ۞ ہمنے کیا کیا یہان تماشے دیکھے۔ کہو کردن آت ۞

منقول ہے کہ ایک دن جماعت صحابہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے روبرو ذکر خیر حضرت عبد اللہ بن عمر کا فرمایا۔ تو آپنے "فرمایا کہ وہ تو آدمی بہت ہی اچھا ہے کاش نماز تہجد بھی پڑھتا"۔ چنانچہ خدا تعالی فرماتا ہے تَتَجَافیٰ جُنُوبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ یَدْعُونَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَطَمَعًا ۞

رباعی آنرا کہ غم یار بود چون خسپد ۞ آنکس کہ طلبگار بود چون خسپد ۞
اے دیدہ گنہ میکنی و می خسپی ۞ چشمے کہ درو خار بود چون خسپد ۞

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کو ایک بزرگ نے خواب مین دیکھا اور

مزاج کا حال دریافت کیا آپنے جواب دیا کہ ہمارا وعظ و نصیحت کچھ کام
نہ آئی۔ مگر وہ چند رکعتین کام آئین جنھین ہم رات کے وقت پڑہتے تھے

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک صحابی سے "فرمایا کہ رات کو بہت
نہ سونا کہ بہت سونیوالا قیامت کے دن فقیر اور محتاج ہو کر اوٹھیگا"۔

نکتہ۔ دنیا کی محتاجی قلیل عاقبت کی محتاجی کثیر ہے وَمِنَ اللَّیْلِ فَتَهَجَّدْ بِهٖ
نَافِلَةً لَّكَ وصایائے لقمان مین لکھا ہے کہ حضرت لقمان علی نبینا و
علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے بیٹے سے وصیت فرماتے تھے کہ اے بیٹا
مرغ سے زیادہ تر باخبر سونا حیف ہے کہ مرغ تو بانگ دیتا ہے
اور تو پڑا سوتا ہے ایک شاعر کے نظم کا خلاصہ یہہ ہے کہ آدھی
رات کو سرو کی شاخ پر قمری بولی اُس دم مین غافل پڑا سو رہا تھا قسم خانہ
کعبہ کی مین جھوٹا عاشق ہون اگر سچا ہوتا تو یہہ قمری ہرگز مجھپر سبقت نہ لیجاتی قطعہ

دوش شب بچمن بخواب غفلت بودم ٭ تا آنکه سحر شد و نگشتم بیدار ٭ ناگاه
خروش بلبلان سحری ٭ رفت چو بگوش من سیدار گلزار ٭ برخاستم و
بخود ملامت کردم ٭ صد حیف که من بخواب و مرغان بیدار ٭ وان من
شیٔ الا یسبح بحمده ولکن لا تفقهون تسبیحهم ؎ صبح صادق
مرہم کافور دارد در بغل ٭ گر علاج زخم عصیان میکنی ہشیار باش ٭ ؎
ہرکان سعادت کہ خدا داد بہ حافظ ٭ از ورد شب تار و دعای سحری بود ٭
منقول ہے کہ تلاوت قران کی آواز۔ وقت سحر استغفار کی آواز۔
خدا تعالی کو خوش آتی ہے ہر شب مین آدھی رات کے بعد سے طلوع
آفتاب تک یہہ ندا ہوتی ہے کہ کیا ہے کوئی سوال کرنے والا کہ مین اُسے
دون اور کیا ہے کوئی توبہ کرنے والا۔ کیا ہے کوئی مغفرت چاہنے والا
کیونکہ صحیح حدیث مین آیا ہے کہ جب آدھی رات گذرتی ہی اور خلق سو جاتی ہے تو

اوس وقت یہہ ندا خود خداتعالی فرماتا ہے۔ سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے کہ وقت سحر کے خدا ایسی ہوا چلاتا ہے کہ ذکر و استغفار عابدون کا خداتعالی کی بارگاہ مین پہونچاتی ہے اول شب کو منادی ندا کرتا ہے کہ عرش کے نیچے کے عابدو خبردار اوٹھتے جاؤ۔ تو عابد لوگ اوٹھہ کہڑے ہوتے ہین اور نمازین پڑہتے ہین جسقدر خداتعالی چاہتا ہے پہر نصف شب کو منادی ندا کرتا ہے کہ ہوشیار ہو جاؤ دعا قنوت پڑہنے والو پس اوٹھتے ہین اور سحر تک پڑہتے ہین اور جب صبح ہوتی ہے تو منادی ندا کرتا ہے کہ بیدار ہو خواب غفلت کے سونے والو۔ تب اپنے اپنے بچھونون سے اسطرح اوٹھتے ہین جسطرح مُردے قبرون سے نکل پڑتے ہین

رباعی شب خیز کہ عاشقان بشب راز کنند ٭ گرد سر کوی دوست پرواز کنند ٭
ہر جا کہ درے بود بشب بربندند ٭ الّا در دوست را کہ شب باز کنند ٭

الغرض صندوقچہ باطن کو سرمایۂ اعمال اور نقدِ احوال سے خالی نہ رکھنا۔ اور یقینی طور سے تصور کرنا کہ صرف علم کسیکی دستگیری نہین کرتا ہے۔ مثلاً اگر کوئی سپاہی ہتیار بند جنگل بیابان مین پھوپنچے اوسکے نزدیک وہان تلوار تیر کمان بندوق وغیرہ جملہ ہتیار موجود ہون۔ دفعتہً آدم خوار شیر نکل پڑے آیا بغیر ہتیار۔ و بدون استعمال آلات مذکور کے خودبخود شیر بھاگ جائیگا تم کہوگے نہین پس لاکھون مسئلے علم کے تمہین یاد ہونگے اور اسپر عمل کچھ بھی نہوگا تو محض معلومات سے کیا حاصل۔ نظیر ثانی یہہ کہ اگر کسی شخص کو صفراوی بخار ہے اور بخوبی سمجھتا ہے کہ سکنجبین اور آش جو اوسکو مفید ہے تو یہہ اُس کا مجرد علم موجب صحت اور زوال مرض کا باعث نہو سکیگا جب تک اوسکو نہ کھائیگا ہرگز اچھا نہوگا۔ پس علم بہت حاصل کرنا اور بہت کتابون کی اوراق گردانی کرنا بغیر عمل کے بیکار و بیفائدہ ہے

الغرض جب تک اپنے کو اچھے کامون سے خدا کی رحمت کا مستحق نہ بناوگے تم پر ہرگز رحم نہ کیا جائیگا۔ خدا تعالیٰ قرآن مین فرماتا ہے کہ مَنْ كَانَ يَرْجُوْا لِقَاءَ رَبِّهٖ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَّلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهٖٓ اَحَدًا۔ یعنی جو اپنے رب کی ملاقات چاہے تو چاہئے کہ اچھے کام کرے اور اپنے رب کی بندگی مین کسیکو شریک نہ بناوے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے کہ اسلام کی بنیاد پانچ چیزون پر قائم ہے پہلا کلمہ توحید لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ کہنا۔ دوسرا نماز پڑھنا۔ تیسرا زکوۃ دینا چوتھا رمضان کے روزے رکھنا۔ پانچوان حج خانہ کعبہ کا کرنا۔ دوسری حدیث کا مضمون یہہ ہے کہ ایمان اقرار کرنا زبان سے اور سچ جاننا دل سے اور عمل کرنا ہاتھہ پاؤن وغیرہ سے ہے پس اس سے بڑھکر روشن تر دلیل کونسی ہوگی اگر تمھین یہہ خطرہ گذرے کہ بندہ اپنے عمل سے بہشت مین جائیگا

نہ خدا کے فضل و رحمت سے۔ تو ہنوز تم نے فقیر کا مطلب نہیں سمجھا یہہ تو
فقیر بھی کہتا ہے کہ بندہ محض خدا تعالی کے فضل و کرم سے بہشت میں جائیگا
مگر جب تک طاعت اور عبادت سے اپنے تئین خدا تعالی کی رحمت کے
لائق اور مستحق نہ بنائیگا خدا تعالی کی رحمت کا حقدار نہوگا۔ یہہ فقیر کا مقولہ
نہیں بلکہ خدا تعالی خود فرماتا ہے۔ اِنَّ رَحْمَتَ اللّٰہِ قَرِیْبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِیْنَ
یعنی بیشک خدا کی رحمت نیک آدمیوں سے قریب ہے اور جب خدا کی رحمت
بندہ پر نازل نہوئی تو بہشت ملنا معلوم اگر کوئی کہے کہ صرف ایمان سے
بھی بندہ بہشت میں جائیگا تو یہہ بات فقیر بھی کہتا ہے کہ ہاں مگر کب بعد مدت
سے واصل بہشت ہونگے۔ اور بقدر گناہ عذاب ہولیگا۔ جب بہشت ملیگی
ای فرزند جب تک تم محنت نکروگے مزدوری اور نوکری نکروگے
تنخواہ نپاوگے سو جی عبادت سے چرانا اور جنت کی طلب [illegible]

اِس کام پر کس منھ سے اُجرت کی طلب کو ایک شخص قوم بنی اسرائیل سے برسوں عبادت الہی تعالی شانہ کرتا رہا خدا تعالی نے اِسکے خلوص نیت کو ملائکہ پر ظاہر کرنا چاہا۔ ایک فرشتہ بشکل انسان آیا۔ اور کہا کہ کب تک تو یہہ سعی بیفائدہ کریگا آخر تیرا مقر دوزخ ہے اُسنے جواب دیا کہ مجھکو بندگی بغیر مفر نہین خدائی اوسکے ہاتھ ہے خواہ دوزخی کرے یا بہشتی اوسکا اختیار ہے اُس فرشتہ نے بارگاہِ حضرت احدیت مین عرض کیا کہ الہی تجھکو روشن ہے جو اس عابد نے جواب دیا۔ حکم ہوا کہ اے فرشتو وہ بندہ باوجود صفتِ لئیمی کے ہماری عبادت سے باز نہین آتا ہے۔ ہم باوجود صفتِ کریمی کے کسطرح اُسکے گناہ۔ نہ بخشینگے تم تمام گواہ رہو مین نے اُسکو بخشدیا حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہین کہ جو آدمی یہہ گمان رکھتا ہے کہ بے محنت و برداشتِ مشقت جنت ملیگی سو وہ بوالہوس ہے ۵

ایمان چو سلامت بلب گور بریم احسنت برین چستی و چالاکی ما اور جیسے یہ خیال کیا کہ بزور بازو بہشت نصیب ہوگی وہ رحمت کھینچنے والا ہے ؎

گر نباشد بندگی در زندگی
مردنت بہتر ازین بد زندگی

رباعی

دائم گنہ نفس راغب بودہ
قالب عاصی و روح تائب بودہ
مو گشت سفید و رو سیہ ہم نکرد
این پیری من صباح کاذب بودہ

حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ آرزوے بہشت بھی بے عمل ایک گناہ ہے منجملہ اور گناہوں کے۔ پس یہ کہنا کہ خدا تعالی ہماری عبادت کا محتاج نہیں وہ غفور رحیم ہے کتنی حماقت کی بات ہے

رباعی

دل توبہ نمی کند ز عصیان چہ کنم
پندم نشنید طفل نادان چہ کنم
رحمت گویم اگر تو انصاف کنی
تقصیرست تمام شیطان چہ کنم

رباعی

اسرار ازل را نہ تو دانی و نہ من
وین حرف معما نہ تو خوانی و نہ من
ہست از پس پردہ گفتگوئے من و تو
چون پردہ

برافگنده تو مانی و نه من ؎ الغرض حقیقت کے معنی یہہ نہیں کہ عمل نکرے
بلکہ عمل کا لحاظ کرے ؎ چشم اگر بینا شود ہر سو جمال یار ہست ؎ گوش
اگر شنوا بود در ہر سخن اسرار ہست ؎ حقیقت دریا ہے اور شریعت کشتی
پس بغیر کشتی دریا سے پار ہونا محال ہے ؎ نصیحت گوش کن جانا
کہ از جان دوست تر دارند ؎ جوانان سعادتمند پند پیر دانا را ؎ حضرت
علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ دانشمند آدمی وہی ہے جو اپنے نفس پر
غالب اگر اچھے کام کرتا ہے۔ تاکہ بعد موت کام آئیں اور احمق وہ
آدمی ہے جو نفس امارہ کا مرید ہے اور خدا سے بخشایش کی امید رکھتا ہے
؎ آنکھیں بیکار ہیں دیکھیں جو صورت تیری ؎ دل وہ کیا دل ہے جسمیں نہیں
محبت تیری ؎ رباعی پاک از عدم آمدیم و ناپاک شدیم ؎ آسودہ در آمدیم
و غمناک شدیم ؎ بودیم ز آب دیده در آتش دل ؎ دادیم بباد عمر و در خاک شدیم

اے عزیز علم بے عمل بیگانگی ہے۔ مثل اندھے مشعلچی کے جو علم تمکو گناہون سے نہین بچاتا ہے وہ فردائے قیامت آتش دوزخ سے کب بچائیگا

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ عِلْمٍ لَّا یَنْفَعُ وَمِنْ قَلْبٍ لَّا یَخْشَعُ وَمِنْ نَفْسٍ لَّا تَشْبَعُ۔ رباعی دنیا جم را و قیصر و خاقان را ٭ تسبیح ملک را و صفا رضوان را ٭ دوزخ بد را بہشت مر نیکان را ٭ جانان ما را و جان ما جانان را ٭ اے عزیز دل مین ہمت اور نفس مین شکستگی اور تن مین پژمردگی رکھنا چاہئے ؎ یار آمد و گفت خستہ میدار دلت ٭ دائم بامید بستہ میدار دلت ٭ مارا بشکستگان نظرہا باشد ٭ مارا خواہی شکستہ میدار دلت کیونکہ اپنا گھر تو قبرستان ہے جو اقربا و آشنا سا و غیرہ وہان مقیم ہین دمبدم تمھارا انتظار کر رہے ہین کہ کب تم اُنسے جا ملوگے ؎ دمبدم میگذرند از نظر ما یاران ٭ اینقدر دیدہ نداریم کہ در خود نگریم ٭ ؎ چلو امیر چلو

تا کجا اقامتِ دہر۔ مسافرانِ عدم انتظار کرتے ہیں۔ پر خبردار ہوشیار بے توشہ نجانا۔ کہو یہ قافلہ والون سے ہم بھی آتے ہین۔ پر چلے جاؤ خدارا قدم اٹھائے ہوئے۔ رباعی غافل منشین کہ وقت نمانیست عزیز ہر دم کہ برآید از تو جانیست عزیز۔ عمرست کہ آمدست خواہد رفتن ضائع مکنش بہانیست عزیز۔ میان طاعت و عبادت کے معنی تو سمجھو عبادت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کا نام ہے۔ امر و نہی۔ قول و فعل مین۔ سب مین پیروی آپکی اور آپکے افعال و احکام کی موافقت ضرور ہے۔ خلاف حکم آپکے کوئی عبادت قبول نہین۔ گو بصورت عبادت ہو۔ خواہ نماز ہو۔ یا روزہ۔ مثلاً ایام تشریق کے روزے حرام ہین۔ اُن دنون جو روزہ رکھیگا گنہگار ہوگا۔ حالانکہ روزہ بظاہر عبادت ہے اسیطرح اوقات مکروہ و مقامات غضب مین نماز

پڑھنا گناہ ہے ۔ خلاف پیمبر کسے رہ گزید ٭ کہ ہرگز بمنزل نخواہد رسید

اور جو کوئی شوہر اپنی بیوی سے ہنسی کرتا ہے تو ثواب پاتا ہے

اگرچہ بظاہر دل لگی ہے اپنی بیوی کے ساتھ مزاح کرنا آنحضرت

علیہ الصلوٰۃ والسلام کا فعل ہے ۔ تو ثابت ہوا کہ عبادت فرمان بری

آنحضرت کی ہے ۔ نہ صرف نماز و روزہ اسلئے کہ نماز روزہ جب ہی

عبادت ہوگا جب بہ نیت فرمان برداری کریگا ۔ اسواسطے چاہئے کہ

اپنے اقوال و افعال شریعت کے موافق و مطابق رکھو ۔ گفتن نیکو

بہ نیکوئی نہ چون کردن بود ٭ نام حلوا بر زبان بردن نہ چون خوردن بود

ورنہ علم و عمل بے حکم حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے دوری کا

باعث ہے یہی وجہ ہے کہ آپنے اگلی امتوں کے اعمال منسوخ کر دئے

پس چاہئے کہ آنحضرت کے حکم کے سامنے دم نہ مارو ۔ اور یقین جانو کہ

خدا کی راہ ان علوم رسمی اور اقوال صوفیانہ سے طے نہیں ہو سکتی ہے۔ بلکہ یہہ راہ مجاہدات اور ریاضات سے تکمیل پاتی ہے ؎ سہل شیرے دان کہ صفہا بشکند شیر آن باشد کہ خود را بشکند گر بروں آئی ز پندار وجود بر تو گردد دور پرگار وجود پہلے شہوت و حرص کو مشقت ریاضت سے پامال کر دینا چاہیئے شتر نفس کو تیغ مخالفت ہوا اور موت اختیاری سے ذبح کرے رباعی گیرم کہ ہزار مصحف از بر داری آنرا چہ کنی کہ نفس کافر داری سر را بزمین چہ می نہی بہر خدا آنرا بزمین بنہ کہ در سر داری زبان بے لگام اور نفس مطلق العنان بدبختی کا نشان ہے جب تک نفس امارہ مغلوب نہ ہوگا دل نور معرفت سے معمور نہ ہوگا رباعی نہ مارا آپ کو جو خاک ہو اکسیر بن جاتا اگر پارے کو اے اکسیر گر مارا تو کیا مارا نہنگ اژدہا و شیر نر مارا تو کیا مارا بڑے موذی کو مارا نفس امارہ کو گر مارا ؎ سیر ہر کس تا کمال او بود قرب

ہر کس حسبِ حالِ او بود ٭ سالکانِ راہِ خدا پر واجب ہے کہ اول اعتقاد صحیح جو بدعت سے
خالی ہو حاصل کریں۔ دوسرے بُرے کاموں سے توبہ کرنا اِسطرح پر کہ پھر گناہ کے پاس
نجائے ؎ دنیا خوابے ست کش عدم تعبیرست ٭ صیدِ اجل است گر جوان و پیر است ٭
ہم روئے زمین پُرست ہم زیرِ زمین ٭ این صفحۂ خاک ہر دو رو تصویرست ٭ تیسرے
حقدار کا حق ادا کرنا اور سبکو راضی رکھنا تا حق کسی کا اسپر باقی نرہے ؎ با خلقِ خدا
سخن بشیرینی کن ٭ اظہارِ نیاز و عجز و مسکینی کن ٭ تا بر سرِ دیدہ جا دہندت مردم ٭
چون مردمِ دیدہ ترکِ خود بینی کن ٭ چوتھے علمِ شریعت بقدرِ حلال و حرام سیکھنا باقی علوم
صرف اِسقدر سیکھے جسمیں نجات متصور ہو علمِ کلام اور علمِ مناظرہ اور نظم و نثر و
صرف و نحو وغیرہ ضرورت سے زیادہ پڑھنا کیا فائدہ۔ اور کیا حاصل سوائے
تضیع اوقات کے ؎ گر ہست ترا خیالِ وصلِ یار ہی ٭ بر جادۂ شرع پا بایدت
پا داری ٭ خواہی کہ رسی بخلوتِ خاص افتد ٭ زین شارعِ عام پا برون نگذاری

اَے فرزند تمکو فقیر سے جو تعلق وابستہ ہے اپنے سے بیگانہ سمجھتا ہون تم بھی
فقیر کو باوصف خصوصیت کہ تمھارے ساتھ ہے اپنے سے بیگانہ سمجھو ؎
یاری مخلوق ناید ہیچ کار ٭ سعی کن در یاری پروردگار ٭ آن زمان چون ساز یا بانگ نے بود تو
دامن مادر پناہت کے بود ٭ چشم مروت دوسرون سے بند کرو زمانہ نے آنکھین
کھولکر اچھی طرح سمجھا دیا ہے کہ امید وفا کسی سے نرکھو ؎ آن بہ کہ درین زمانہ
کم گیری دوست ٭ با اہل زمانہ صحبت از دور نکوست ٭ آنکس کہ بجملگی ترا تکیہ بدوست
چون چشم خرد باز کنی دشمن اوست ٭ اے دل ز زمانہ رسم احسان مطلب ٭ و
ز گردش دوران سر و سامان مطلب ٭ درمان طلبی درد تو افزون گردد ٭ با درد
بساز و ہیچ درمان مطلب ٭ اسباب جہان جملہ چو نقش ست در آب ٭ آن آب
نہ آب بلکہ موجے ز سراب ٭ آن موج سراب ہم خیالے در خواب ٭ آن خواب
چہ خواب خواب مستان شراب ٭ **میان** تمنے امتحان دینے کے لئے

ایک مدت تکرار علم کے واسطے شب بیداری اختیار کی۔ اگر اس سے تمھاری
غرض دنیاوی تحصیل مال و متاع دنیا اور افتخار و اعزاز اپنے ہمسرون مین متصور ہے
تو حیف صد حیف تمپر **رباعی** مولوی گشتی و آگہ نیستی ٭ خود کجا و از کجا و کیستی ٭
از خود آگہ چون نہ ای اے بے شعور ٭ پس نباید بر چنین علمت غرور ٭ اگر تمھارا
مدعا تکمیل دین و تہذیب اخلاق متصور ہے تو مبارکباد و مرحبا و صد آفرین **رباعی**
دنیا مطلب مخنثت میدانند ٭ عقبی مطلب مونثت میخوانند ٭ مولا طلب و برای
مولا میباش ٭ کاین سخت رہست و سالکش مردانند ٭ **نقل** ہے کہ ایک وقت
حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کے پاس ٹھنڈا پانی پینے کو لائے آپ پیالہ ہاتھ مین
لیتے ہی بیہوش ہو گئے اور پیالہ ہاتھ سے گر گیا لوگون نے وجہ پوچھی تو
فرمایا کہ مجھے دوزخی گنہگارون کی آرزو یاد آئی جب وہ اہل جنت سے کہینگے کہ
تھوڑا پانی ہمین دو ٭ **رباعی** گر از پے شہوت و ہوا خواہی رفت ٭ از من خبرے کہ

بے نوا خواہی رفت ؔ بنگر چہ کسی و از کجا آمدۂ ؔ میدان کہ چہ میکنی کجا خواہی رفت ؔ ــہ چار من آب ست اگر خواہی کنی غسل بدن ؔ قطرۂ اشک از برائے غسل دل کافی بود ؔ کتب سابقہ میں لکھا ہے کہ مردہ کا جنازہ جب اوٹھتا ہے تا لبِ گور اُس سے چالیس سوال کرتے ہیں کہ اے بندے تو نے خلق کیلئے خوب صفائی کی۔ میرے واسطے تو نے کیا طہارت کی ہر روز ندا ہوتی ہے کہ اے شخص تو کیا معاملہ کرتا ہے غیر خدا کے ساتھ حالانکہ تو خدا کے ساتھ نیکی سے محروم ہے وغیرہ وغیرہ تو خود بہرا ہے یہہ آواز نہیں سنتا قَدْ جَاءَكُمْ بَصَائِرُ مِنْ رَّبِّكُمْ فَمَنْ اَبْصَرَ فَلِنَفْسِهٖ وَمَنْ عَمِيَ فَعَلَيْهَا وَمَا اَنَا عَلَيْكُمْ بِحَفِيْظٍ ۝ رباعی کبر و نخوت مکن اے نادان ؔ از رہِ دور بخاک آمدۂ ؔ پرورش یافتی از خونِ حیض ؔ از رہِ بول دو بار آمدۂ ؔ پس دانشمند آدمی ہر روز گناہوں سے توبہ کرکے سوتا ہے اور نیند کو

برابر موت کے سمجھتا ہے تاکہ روز بروز گناہ معاف ہوتے رہین۔ حدیث شریف مین ہے کہ اپنے اعمال کا خود حساب کرو۔ قبل اسکے کہ تم کو حساب دینا پڑے اور اعمال کو تولو بیشتر وزن ہونے میزان قیامت کے

رباعی امروز ترا دسترس فردا نیست ؛ ضائع مکن این دم ار دلت شیدا نیست ؛ واندیشۂ فردات بجز سودا نیست ؛ کین باقی عمر را بہا پیدا نیست ؛

اگر تمھارا طائر روح حظوظ نفسانی سے بے تعلق ہے۔ تو جب آواز نقارۂ کوچ سنیگا فوراً اڑکر عرش معلے پر جا بیٹھے گا جسطرح کہ منقول ہے کہ حضرت سعد بن معاذ صحابی کی وفات سے عرش رحمٰن کا ہل گیا تھا۔ معاذ اللہ اگر روح حظوظ نفسانی مین مبتلا ہوکر مویشی اور چارپایون مین سے ہے جن کے حق مین خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہہ لوگ مثل چوپایون کے بلکہ اون سے بھی گمراہ تر ہین تو باور کرنا کہ دنیا سے قدم اوٹھاتے ہی دوزخ کا سامنا ہے رباعی

گر دعوی ہستی ست بہتان ست این ٭ ور شکوہ نیستی ست کفران است این ٭
اے حضرت انسان تحیر انجام ٭ خود را نشناختی چہ عرفان است این ٭
مَنْ عَرَفَ نَفْسَہٗ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّہٗ ٥ پاک کن جامۂ ہستی کہ شود او پیدا ٭
تا گریبان ندرد گل نہ کند بو پیدا ٭ حکایت حاتم اصم جو شاگرد اور مرید حضرت شفیق بلخی رحمۃ اللہ تعالی کے تھے انھون نے تینتیس سال مرشد کی خدمت مین رہکر آٹھ فوائد حاصل و اختیار کئے جو باعث خلاصی و نجات سمجھے جاتے ہین وہی ہذہ۔ (۱) کار خیر جو قبر مین مونس و غمخوار ہے اختیار کیا (۲) بر خلاف نفس مجاہدات اسقدر کئے جن سے نفس مجبوراً عبادت پر راضی ہو گیا (۳) جو مال و متاع سالہا مشقت سے جمع کیا تھا فقرا کو دیکر خدا کے پاس جمع کر دیا اور راہِ آخرت کا توشہ یہی ہے (۴) پرہیزگاری اختیار کی کیونکہ خدا یتعالی متقی کو دوست رکھتا ہے (۵) بہ ترک حسد سب سے ملاپ اختیار کیا

اور تقدیر الہی پر رضامند ہوگئے (۶) سوا شیطان اور اوسکے تابعین کے اور کسی کو اپنا دشمن نسمجھا (۷) خدا کے وعدہ پر پورا بھروسہ کرکے اسیطرف لو لگائی تلاش رزق حرام و شبہات مین نہ پڑے (۸) دنیا مین کسی غیر پہ اعتماد نہین کیا۔ وَکَفٰی بِاللّٰہِ وَکِیْلاً ؕ رباعی بت می شکنی کہ سنگ راہِ دین است ؔ ے می فگنی کہ آب فسق و کین است ؔ خود را بشکن کہ بت شکستن سہل است ؔ دنیا بفگن کہ می فگندان این است ؔ آسی نور العینین باغ و بہار عزیزی مطبوعہ ۲۹ محرم الحرام سنہ ۱۳۱۳ ہجری مین مرید کے اداب اور بعض حقائق کے نکات ہم بیان کرچکے ہین۔ اب پیر کے فرائض قید قلم کرتے ہین کہ ہر سالک کیلئے ایسا پیر درکار ہے جو مربی اور مرشد ہو۔ یعنی تعلیم و رہنمائی کرے۔ برے اخلاق کو دور۔ اور اچھے اخلاق کو بجاے اونکے قائم کرے خدا کی راہ چلنے والے کے لئے ایک پیر مربی درکار ہے۔ اسلئے کہ خدا تعالی نے

پیغمبرون کو خلق کے طرف بھیجا ہے تاکہ خلق کو راہ راست بتادین اور جب
رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے دنیا سے رحلت فرمائی تو اپنے نائبون کو
اپنی جگہہ پر چھوڑا تا رہنمائی خلق کی تا روز قیامت کرتے رہین ؎ ہر کرا دیدم
درین عبرت سرا ؎ بہر مردن زندگانی میکند ؎ اسلئے سالک کو خواہی نخواہی
پیر کامل کی ضرورت ہے پیر کے شرائط یہہ ہین کہ عالم ہو لیکن ہر ایک عالم
قابل پیری کے نہین ہے بلکہ لائق پیری کے وہ شخص ہے جسمین نشانیان
مفصلۂ ذیل ہون۔ اور نشانیون کی تفصیل اسلئے ہم بیان کرتے ہین تاکہ
ہر شخص دعوے پیری نکرے جو شخص کہ محبت جاہ و مال کی نرکھتا ہو اور
بعیت شخص بینا کی کرچکا ہو جسکی بعیت رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم تک
مسلسل ہو اور اوسنے ہر قسم کی ریاضت اور محنت بھی کی ہو جیسے کم کھانا
کم سونا۔ کم بولنا اور نماز بہت پڑہنا اور بہت صدقہ دینا اور بکثرت

روزہ رکھنا اور اخلاق حمیدہ کا عادی ہونا جیسے صبر شکر توکل یقین اطمینان سخاوت قناعت امانت فیاضی حلم تواضع دانائی صدق وقار حیا سکون وغیرہ اور ایک نور منجملہ انوار محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دیکھا ہو۔ اور کبر وغرور بخل وحسد کینہ وحرص وطول امل وطیش وجلدی وغیرہ بداخلاقی سے پاک ہو اور تعصب تکلف سے مبرا ومعرا ہو اور سوائے علم محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کسی علم کا عامل نہو یہی بعض نشانیاں پیران طریقت کی ہیں۔ ایسے پیر کی پیروی سے منزل مقصود تک رسائی اور وسیلہ نجات متصور ہے سفر عراق میں ثابت ہو گیا کہ قرۂ باصرۂ نبوت مردم دیدۂ مروت ہمارے شیخ پیر جوان میں ان تمام صفات حمیدہ واخلاق پسندیدہ کو خدایتعالی نے کوٹ کوٹ کر بھر دیا ہے وکفی باللہ شہیداً بسبب کور باطنی کے عام لوگ غفلت میں ہیں حالانکہ وہ آپ کے

کرامات کا مشاہدہ ہو رہا ہے کہ قلم و زبان اُن کے بیان سے عاجز ہے
سُبحَانَ اللهِ۔ ایسا پیر کم یاب ہے۔ واکثر حال مدعیانِ زمانۂ حال کھیل
تماشے کے واسطے مرید بناتے ہیں۔ اور بہت سے ملحد بیدین حضرت
پیرزادگی خاندانی کو ذریعہ معاش قرار دیکر بہت سے غریب نادانوں کو دام میں
لاتے ہیں خدا انہیں ہدایت دے رباعی ہشدار کہ روزگار شور انگیز است
ایمن منشین کہ تیغ دوران تیز است در کام تو گر زمانہ لوزینہ نہد زنہار
بادامی حلوہ ۱۲
فرو مبر کہ زہر آمیز است صیادِ فلک نہادہ دامے بر دوش از بہر
شکارِ ناکسانِ بیہوش اے وائے برین شعور و دانائی ما او در پئے ما و ما
بخوابِ خرگوش الغرض تصوف دو چیز کا نام ہے ایک تو سچا معاملہ کرنا
خدا تعالیٰ سے دوسرا خلق سے نیکی کرنا۔ پس جو آدمی خدا کے ساتھ سچا
معاملہ کرے۔ اور خلق کے ساتھ نیکخوئی اور بُردباری سے پیش آئے تو

وہی صوفی ہے ۔ ع یکے آنکہ بر خویش خود بین مباش ؎ دگر آنکہ بر غیر بد بین
مباش ؎ خدا تعالی کے ساتھ سچا معاملہ یہہ ہے کہ اپنی خوشی اوسکے حکم پر
فدا کرے یعنی اُسکے احکام سے خوش رہے ع اے بندہ چو بندگی نکردی تو
از بندگیت کہ کار دارد ؎ چون او تو دگر خدا نداری ؎ او بہ ز تو صد ہزار دارد
اور خلق کے ساتھ نیکی و بُردباری یہہ ہے کہ اُنکے کام کو اپنے کام پر مقدم جانے
جب تک اونکی خواہش خلاف شرع نہو ۔ اِسواسطے کہ جو شخص خلاف شرع پر
راضی ہو ۔ وہ صوفی نہیں ہے اگر وہ دعوے کرے تو جھوٹا ہے ع
دل سِرّ حیات را کماہی دانست ؎ در موت ہم اسرار الٰہی دانست ؎ امروز کہ
با خودی ندانستی ہیچ ؎ فردا کہ ز خود روی چہ خواہی دانست ؎ اے عزیز بندگی
تین چیز سے مراد ہے ۔ پہلا حکم ماننا شرع کا ۔ دوسرا قضا و قدر و قسمت
الٰہی تعالی شانہ پر راضی رہنا تیسرا اپنی خوشی چھوڑ دینا اور خدا کی مرضی سے

خوش ہونا ـــہ سرمد گلہ اختصار می باید کرد ۞ یک کار ازین دو کار می باید کرد ۞
یاتن برضاے دوست می باید داد ۞ با قطع نظر زیار می باید کرد ۞ اَلعزیز توکل کی
حقیقت یہہ ہے کہ خدا کے وعدون کو پکا اور مضبوط سمجھنا باقی کیفیت
تقدیر کے بیان مین ہم لکھہ چکے ہین۔ اَلعزیز اخلاق کی حقیقت یہہ ہے
کہ تمھارے جملہ کام محض خدا ہی کیواسطے ہون۔ اور جس کام کو کرو اُسمین تمھارا
دل خلق کے طرف متوجہ نہو اور یہہ بھی نہ خیال کرو کہ آدمی تمھاری تعریف
اِس کام مین کرین اور خلق کی ملامت سے آزردہ بھی نہونا چاہئے خلق کو
خدایتعالیٰ کی قدرت کاملہ کے تابع مثل بیجان چیزون کے سمجھنا جیسے پتھر کنکر
زمین وغیرہ کسی کو رنج و راحت نہین دے سکتے ہین اِسیطرح تمام خلائق کی
ہرگز مجال نہین ہے کہ بے حکم خدایتعالیٰ رنج و راحت پہونچا سکین جب خلق کو
صاحب قدرت اور صاحب ارادت سمجھوگے تو خالق کا خیال کہان باقی رہا

؎ ہر گزندے رسد ز خلق مرنج ؏ کہ نہ راحت رسد ز خلق نہ رنج نقل ہے کہ
شیر خدا حضرت علی مرتضی کرم اللہ وجہہ کو کسی جنگ میں ایک مشہور پہلوان سے
مقابلہ ہوا اصحابہ لرزاں تھے کہ کافر مقابل کے ہاتھ سے آپ جام شہادت
نوش فرمائینگے کچھ عرصہ تک سخت مقابلہ رہا۔ بارے اسد اللہ الغالب کے
ذوالفقار کے جانکاہ ضرب وصدمہ سے سخت تر مجروح و نیم جان ہو کر گھوڑے
سے وہ کافر زمین پر گر پڑا شیر خدا نے سینہ پر کینہ مخالف پر سوار ہو کر خنجر سے
سر اسکا بدن سے جدا کر دینا چاہا چونکہ وہ حس و حرکت نہیں کر سکتا تھا
طیش میں آکر چہرۂ مبارک پر تھوک دیا آپ فوراً سینہ سے علیحدہ ہو گئے
اسکو تعجب گذرا اور پوچھا کہ آپنے باوجود قابو پانیکے موقع کو ہاتھ سے
کیوں دیا اپنی خواہش پوری کیوں نہیں کی آپنے جواب دیا کہ میں نے تجھ سے
لوجہ اللہ تعالی جنگ جہاد کیا جبکہ تو نے تھوکا مجھکو غصہ آگیا خیال کیا کہ

اگر اب تجھے ذبح کرون تو بعوض للہیت کے نفسانیت ہو جاتی ہے اسلئے باز آیا۔ رباعی یا بر سر وہم و رنج دنیا بردار یا بردہ ش یقین یا غم عقبی بردار برداشتن بار ضرور افتادہ است کہ این را بردار خواہ آنرا بردار الغرض تا امکان مناظرہ بحث کسی سے نکرنا اسمین بہت آفات ہین۔ اور نفع سے نقصان زیادہ ہے تمام برے اخلاق اسی سے پیدا ہوتے ہین یعنی ریا و کینہ وحسد و تکبر و عداوت و فخر وغیرہ پس اگر کوئی مسئلہ درمیان تمھارے اور طرف ثانی کے واقع ہو اور تم چاہو کہ حق بات ظاہر ہو جائے تو نیت سے بحث کرنا جائز ہے اور اس نیت خالص کی دو نشانیان ہین اول یہ کہ برابر سمجھو کہ حق تمھارے طرف ثابت ہو یا طرف ثانی کے دوسری یہ کہ بحث کرنا تنہائی اور گوشہ مین پسند کرو نہ برملا لیکن اگر کسی سے مسئلہ بیان کرو اور جانو کہ حق تمھارے طرف ہے اور وہ نہین مانتا ہے تو اوس سے

جحت و تکرار نکرو بلکہ زبان بند کرو ورنہ وحشت کے سوا کچھہ فائدہ متصور نہوگا
؎ اپنا شیوہ ہے امر حق کہنا ٭ گر معاند لڑے تو چپ رہنا ٭ اپنا شیوہ
نہین ہے جنگ و جدل ٭ کس و ناکس سے کرنا رد و بدل ٭ صلح کی حق نے دی ہے
تو مجکو ٭ مرحبا کہتے ہین عدو مجکو ٭ دیکھو طبیب حاذق ایسے مریض کی دوا
کرتا ہے جسمین صحت کی امید رکھتا ہے۔ ؎ رفتم بطبیب و گفتم از درد
نہان ٭ گفتا از غیر دوست بربند زبان ٭ گفتم کہ غذا گفت ہمین خون جگر ٭
گفتم پرہیز گفت از ہر دو جہان اور جہان جانتا ہے کہ مرض غالب ہے
اور دوا کارگر نہوگی تو اُستادی طبیب کی یہی ہے کہ وہان ہرگز ہاتھہ نہ ڈالے
اور دوا نکرے ؎ دی گفت طبیب از سر حسرت چو مرا دید ٭ ہیہات
کہ درد تو ز قانون شفا رفت ٭ اسیطرح جہل کی بیماری لا دوا ہے۔
فرض کرو کسیکا سوال اور اعتراض بسبب حسد اور رشک کے ہو حسد کی

بیماری بھی لا علاج ہے کتنا ہی صاف روشن تقریر سے جواب دو گے پر اسکا غصہ بڑہتا ہی جائیگا اور تمھارا دشمن زیادہ تر ہوگا ایسے آدمی کے جواب مین مشغول و مصروف ہرگز نہونا چاہئے۔ وَاَعْرِضْ عَنِ الْجَاهِلِیْنَ ؕ کسی شاعر نے کیا خوب بات کہی ہے کہ ہر طرح کی عداوت دور ہوسکتی ہے مگر حسد کی دشمنی نہین جا سکتی ہے پس تدبیر یہی مناسب ہے کہ اوسکو اس بیماری مین چھوڑ دو اور درگذر کرو خدا تعالی فرماتا ہے۔ فَاَعْرِضْ عَنْ مَّنْ تَوَلّٰی عَنْ ذِکْرِنَا وَلَمْ یُرِدْ اِلَّا الْحَیٰوةَ الدُّنْیَا ؕ یعنی منہ پھیر لو اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم ایسے شخص سے جو پیٹھ پھیرتا ہے ہمارے ذکر سے اور صرف زندگانی دنیا چاہتا ہے۔ اور حاسد جو کچھ کرتا ہے اور کہتا ہے گویا اپنی خرمن کو جلاتا ہے آنحضرت علیہ الصلوٰة والسّلام فرماتے ہین کہ حاسد کی نیکیون کو حسد اسطرح کہاتا ہے جسطرح لکڑی کو آگ ؎ غمناک نباید بود

از طعن حسودان اے دل ؎ شاید که چو ابلیس خیرِ تو درین باشد ؎ مثنوی ہان و ہان ترکِ حسد کن از میان ؎ ورنه ابلیسے شوی اندر جہان ؎ چوب ہم بود اے برادر آن ستون ؎ کز فراقِ مصطفے بگریست خون ؎ اے تو انسان چوب از تو بہتر است ؎ کینه ہا در سینهٔ تو مضمر است ؎ کینه و بغض و حسد ایمانِ تست ؎ در کشاکش‌ہائے حسرت جانِ تست ؎ اے منافق زین همه داغِ نفاق ؎ خیز و بر خور از بہارِ اتفاق ؎ جو نادانی حماقت سے ہو علاج پذیر نہین جیسا حضرت عیسیٰ علیه السلام فرماتے ہین که مین مُرده کو زنده کرنے سے ایسا عاجز نہین جیسا که علاجِ احمق سے تنگ آیا ہون۔ اور یہه وه جاہل آدمی ہے جو چند روز تحصیل علم مین مصروف رہا۔ اور ہنوز علوم عقلی سے کور ہے باوجود نادانی اور بیگانگی کے علما و فضلا پر اعتراض کرے جنہون نے ساری عمر علوم شریفه کی تحصیل مین صرف کی ہے اپنی کور باطنی سے اِسقدر بھی نہین جانتا ہے

کہ یہہ اعتراض جو اس عالم بزرگ پر کرتا ہے یہہ بات خود اسکی جہالت اور نادانی کی دلیل ہے۔ اور جو آدمی بزرگون اور عالمون کی بات نہین سمجھتا ہے اور اس نافہمی کو بھی اپنے قصورِ فہم کا باعث نہین جانتا ہے۔ وہ کُند ذہن اور غبی ہے۔ اوسکا ذہن دریافت حقائق جوابکے قاصر ہے۔ تو اُسکے جواب سے درگذر کرو ؎ آنکس کہ نداند و بداند کہ بداند ٭ در جہل مرکب ابدالدہر بماند ٭ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہین کہ ہم گروہِ انبیا اسلئے مامور ہوے ہین کہ سب آدمیون سے موافق اونکی سمجھ اور عقل کے بات کرین۔ جو بات انکی طاقت فہم سے باہر ہے نہین کہتے ہین ہان جو پوچھنے والا عقلمند اور سمجھ بوجھ والا ہو اور غصہ شہوت حسد محبت دنیا مین گرفتار نہو اور سیدھی راہ دریافت کیا چاہتا ہے اور سوال بھی بطور طعن وتشنیع کے نہو تو ایسے آدمی کا جواب دینا چاہئے ؎ غافل مشو ودیدۂ

دل کور مکن کاشانۂ انتباہ بے نور مکن عیب و ہنرِ خویش ہمہ وقت ببین تو
آئینہ پیش روے خود دور مکن اے عزیز وعظ و نصیحت سے بھی پرہیز کرو
مگر جبکہ سمجھ لو کہ جو کچھ کہتے ہو خود بھی اوس پر عمل کرتے ہو۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام
کی نصیحت یاد رکھو کہ خدایتعالیٰ نے اون سے فرمایا۔ اے فرزندِ مریم پہلے
اپنے نفس کو نصیحت کر جب وہ مان لے تب اوروں کو نصیحت کر۔ ورنہ
مجھ سے شرم کرنا **مثنوی** چشم کشا و نگر احوالِ خویش خواب گران اجل آمد
بہ پیش روز تو در فکرِ طعام و شراب شب ہمہ در خواب روی چون دواب تو
ایکہ بخوابی و جرس می زنند چشم کشا ہمرہیان می روند قافلہ رفت و تو
بخوابی ہنوز بیخودی و مستِ شرابی ہنوز بر سرِ رہ خفتی و ابلہ شدی
قافلہ چون رفت تو گمرہ شدی نقل ہے کہ ایک جوان نہایت خوش رو
مسجد میں آکر لوگون کے سامنے اثناے گفتگو میں قہقہہ مار کر ہنسا۔

صحبتِ زندہ دلی دیدہ گریان باشد ؎ شاہدِ مُردگی دل لبِ خندان باشد ؎

ایک بزرگ نے جوکہ وہان رہتے تھے اوس جوان خندہ روکو نزدیک بُلاکر آخرت کی حقیقت ۔ اور سفر آخرت کے مقامات کا اندیشہ ۔ دریافت کیا اور پوچھا کہ قبضۂ ملک الموت و سوال منکر نکیر کی آسانی جواب کا یقین تجکو ہے جوان مذکور نے کہا نہین اور قیامت کی ہیبت ۔ اور قیام خدا کے روبرو محاسبہ اور ترازوٗ اعمال کی جانچ پڑتال کی آسانی کی معافی کی چٹھی تجکو مل چکی ہے جوان نے کہا نہین پھر پل صراط پر گذرنا اور آتش دوزخ وغیرہ ہولناک مقامات کی بخوبی کے اطمینان کی چٹھی ملی ہے جوان نے کہا نہین بزرگ نے فرمایا اتنے اندیشے سر پر کھڑے ہین دنیا سے باایمان اُٹھنے کا یقین تو ہے نہین پھر تجھکو ہنسی کس طرح آتی ہے تجھ سا خوبصورت خندان رُو دوزخ مین کیسے جلیگا تجھکو افسوس آتا ہی آنکی

پُر اثر تقریر اسکو تیرِ بہدف ہوئی۔ مرتے دم تک پھر کبھی وہ جوان نہ ہنسا

ہر دم باشی ز رنج بردن راضی ٭ وز غم زدگی و غصہ خوردن راضی ٭
خواہی کہ شود خاتمہ بالخیر ترا ٭ وقتِ مردن شوی زِ مردن راضی ٭ نور العینین

اگر مطالعۂ کتاب کرو تو وہ علم پڑھو جو واسطے نجات کے کام آئے

علم نبود غیر علمِ عاشقی ٭ ما بقی تلبیسِ ابلیسِ شقی ٭ دل کہ خالی شد ز عشقِ آن نگار ٭
سنگِ استنجائے شیطانش شمار ٭ گر بغیر علمِ عشق از دل نہی ٭ سنگ استنجا
بشیطان میدہی ٭ علمِ دین فقہ است و تفسیر و حدیث ٭ گر بخوانی غیر ازین
گردی خبیث

مثلاً جب تمکو معلوم ہو کہ تمھاری زندگی مین صرف ایک ہفتہ باقی رہا ہے تو علمِ صرف و نحو و طب و قانون و انگریزی وغیرہ نہ پڑھو گے کیونکہ یہہ چیزین تمھاری فریاد کے وقت کام نہ آئینگی بلکہ مراقبۂ دل اور اپنی صفات کی درستی مین آمادہ و مستعد ہو گے اور دل کو بُری

باتون سے خالی کروگے اور خداکی محبت کودل مین جگہہ دوگے اور عبادت
مین اپنا وقت تمام صرف کروگے ؎ اللہ اللہ ہر کہ گوید صبح و شام
آتش دوزخ بود بروی حرام ہر لحظہ تا سعی بپاس انفاس اسرار نفخت فیہ
ہردم بشناس ترایک پند بس در ہر دو عالم زجانت بر نیاید خبر خدام
مثلاً اگر تمکو لوگ خبر دین کہ آیندہ ہفتہ تک بادشاہ تمھاری ملاقات کو
آئیگا تو تم یقیناً اوس ہفتہ مین اس امر کا اہتمام ضرور کروگے کہ جس چیز پر بادشاہ
کی نظر پڑے اوسکو صاف و پاکیزہ کرون جیسے کپڑا مکان وغیرہ اب سوچو تو
یہی عقلمند کو اشارہ کافی ہے۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہین کہ
بیشک تمھارے اعمال اور صورتون کو خدایتعالی نہین دیکھتا ہے بلکہ تمھارے
دل و نیتون کو دیکھتا ہے ؎ پرسید یکے منزل آن مہر گسل گفتم کہ دل
من است اورا منزل گفتا کہ دلت کجاست گفتم بر او پرسید کہ او کجاست

گفتم در دل ؎ پس احوالِ دل کا علم احیاء العلوم وغیرہ کتابوں سے دیکھنا فرضِ عین
ہے باقی علوم فرضِ کفایہ ہیں ؎ جامِ جہان نما دلِ انسان کامل است ؎
مرآۃ حق نما بحقیقت ہمین دل است ؎ دل مخزنِ خزائنِ سرِ الٰہی است ؎ مقصود
ہر دو کون زِ دل جو کہ حاصل است ؎ آگاہ رہو کہ صاحبِ معدنِ نبوت کے
ارشاد کے موافق تم اپنی ظاہری خلقت و صورت پر فریفتہ ہو کر موت کو نہ بھول جاؤ
بلکہ حیاتِ جاودانی کا سامان اسی دنیائے ناپایدار سے فراہم کرلو ؎
سررشتۂ دولت اے برادر بکف آر ؎ وین عمرِ گرانمایہ بغفلت مگذار ؎ دائم ہمہ جا
با ہمہ کس در ہمہ کار ؎ میدار نہفتہ چشمِ دل جانبِ یار ؎ عزیز القدر ہر ہر دم
منقضی ہو کر موت سے نزدیک کر رہا ہے۔ خدا کرے ہر ہر دم کے ساتھ
تقربِ حق تعالیٰ شانہ بھی بڑھتا جاوے رباعی نفس نفس مکن اے بوالہوس ہوس ہوس
مشو چو مرغ اسیرِ قفس بہ قفس ؎ بغیر یادِ خدا ہر نفس کہ میگذرد ؎ ندامتے ست مرا

ہر نفس بہ نفس ؎ سالک کو راہِ سلوک طے کرنیکے لئے اگر عمرِ نوح بھی ہو تو
کافی نہین لہذا پیرِ کامل کی تلاش درکار ہے یاوری بخت سے جبکہ مرشدِ کامل
ملجاتا ہے تو وہ بعد تخلیہ و تزکیۂ نفس مرید صادق کو اپنے رنگ مین رنگ
لیتا ہے جسطرح ڈکوری کیڑے کو اپنے مانند بنالیتی ہے اور عشقِ حقیقی
کی آگ اسکے قلب مین روشن کردیتا ہے و بس ؎ سر بہ غمِ عشق بوالہوس
راندہند ؎ سوزِ دل پروانہ مگس راندہند ؎ پس سالک اپنے اکتساب و اشغال
و ریاضات و مراقبات سے اوس آگ کو بھڑکاتا ہے حتیٰ کہ شمع پر
پروانہ کیطرح جلکر خود شمع بنجاتا ہے ؎ تا نیست نگردی رہِ ہستت ندہند
وین مرتبہ با ہمتِ پستت ندہند ؎ چون شمع قرار سوختن تا ندہی ؎ سر رشتۂ
روشنی بدستت ندہند ؎ بعلم اللہ دو قدم راہست بیرون از دو نیست ؎
یک قدم بر خود نہ دیگر قدم در کوے دوست ؎ آناً فآناً یہ راہ طے و یکسو

ہوجاتی ہے۔ منزل مقصود تک رسائی ہوتی ہے ع کانرا کہ خبر شد خبرش باز نیامد
این مدرسہ نیست جائے آواز ٭ از سینہ بسینہ میرسد راز ٭ جبکہ لکڑی جلکر شعلہ بنتی ہے
اُسکو آگ کہینگے۔ پہر لکڑی کا اطلاق اوسپر عاید نہوسکیگا نظم مرنے کے بعد
نورِ روحِ مردم ٭ بزیرِ نورِ حق ہوجائے یون گم ٭ کہ جیسے دن مین یہ نجم و ثواقب
شعاعِ شمس سے ہوتے ہین غائب ٭ یہی تو ہے فنا فی اللہ اصلی ٭ اگرچہ
زندگی مین ہے وہ نقلی مُوتُوا قَبْلَ اَنْ تَمُوتُوا شعر تو مے گوید کہ باخدا
پیوستیم ٭ تو مے گوید کہ از خود بیزارستیم ٭ ہر کس خبرے دہد از خود بینی خویش
اغنی غرض انیست کہ ما ہم ہستیم ٭ جبکہ وہ خود فرماتا ہے کہ وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَیْہِ مِنْ
حَبْلِ الْوَرِیْدِ یعنی ہم شہ رگ سے نزدیک ہین پہر کسکو اُسکی معیت مین
کلام ہے لیکن اس معیت کا خیال اور خود کو اُسکے ساتھ ایسا سمجھنا جیسا
دایرہ شعلے کے ساتھ، دیکھو اگر عود بتی کو سلگا کے پہراؤ تو وہ جو حلقہ

پیدا ہوتا ہے شعلہ اُس حلقہ سے زیادہ نزدیک ہے بلکہ شعلہ ہی موجد حلقہ ہے
؎ ہمہ از اوہام تست این صورت غیر ٭ کہ نقطہ دائرہ است از سرعت سیر
نقطۂ آتش کو جلدی سے پھرائین تو دائرہ کی صورت مین نظر آتا ہے اور حقیقت
مین یہان ایک نقطہ کے سوا دوسری کوئی شئے نہین ہے اسی طرح نقطۂ وحدت
ہے کہ بسبب سرعت تجددِ تجلیاتِ غیر متناہیہ دائرۂ موجودات کی صورت
مین ظاہر ہوا ہے ؎ این نقطہ ز گردشکہ دارد ٭ بر صورتِ دائرہ بر آید
بگذر ز خیال و وہم بنگر ٭ تا دائرہ نقطہ نماید ٭ یا مخلوق کو صفت سمجھو اور خالق
کو موصوف یا عالم کو اعراض سمجھو جو ایک ذات باری کے ساتھ قائم ہے
صوفیہ فرماتے ہین۔ اَلْعَالَمُ کُلُّہٗ اَعْرَاضٌ مَجْمُوْعَۃٌ فِیْ عَیْنٍ وَاحِدَۃٍ۔ بلکہ خود
کو عدم اور اُسی کو موجود سمجھنے مین تقرب الٰہی تعالیٰ شانہٗ بڑھتا جاتا ہے ؎
ہے خدا موجود باقی سب عدم ٭ فی الحقیقت ہے سوا اللہ نے سو ہم

ع نکتهٔ سربسته چه گوئی خموش ٭ اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ لَذِکْرٰی لِمَنْ کَانَ لَهٗ قَلْب

بدرستی که درین مذکور پندیست اهل دل را **غزل** روزها بفکر من است

این همه شبها سخنم ٭ که چرا غافل از احوال دل خویشتنم ٭ ازکجا آمده ام آمدنم

بهر چه بود ٭ بکجا میروم آخر ننمائی وطنم ٭ نه بخود آمدم اینجا نه بخود باز روم

هر که آورد مرا باز برد در وطنم ٭ مانده ام سخت عجب از چه سبب ساخت مرا

یا چه بوده است مراد وی ازین ساختنم ٭ بشکنم قالب تن تا تو مرا کشتی

من نیم زاغ و زغن طوطی شکرشکنم ٭ وقت آنست که پرواز کنم تا بر دوست

بهوای سر کویش پر و بالی بزنم ٭ مرغ باغ ملکوتم نیم از عالم خاک ٭ چند روزی

قفسی ساخته اندر بدنم ٭ یا رب این کیست که از پرده برون می نگرد ٭ یا چه شخصیست

سخن می نهد اندر دهنم ٭ شمس تبریز اگر روی به ما ننمائی ٭ بالله این قالب

افسرده بهم برشکنم ٭ دلم و دیده هر دو خانهٔ تو ٭ سر من خاک آستانهٔ تو

اے ماہِ عالم سوزِ من ٭ وے شمع شب افروزِ من ٭ وے پیکرِ دل دوزِ من از من
چرا رنجیدۂ ٭ خواہم ترا مہمان کنم تا جان و دل قربان کنم ٭ جاے تو در چشمان کنم
از من چرا رنجیدۂ ٭ رنجیدۂ رنجیدۂ از من خطا چہ دیدۂ ٭ دائم گنہ بخشیدۂ
از من چرا رنجیدۂ شنیدہ ام سخن خوش کہ پیرِ کنعان گفت ٭ فراقِ یار نہ
آن می‌کند کہ بتوان گفت ٭ مدح کسے مکن مکن وصفِ جمالِ یارِ من ٭ دل بکسے مدہ
بدہ در غمِ آن نگارِ من ٭ ساغرِ مے مخور مخور خونِ جگر بعشق او ٭ خور رو پری
مبین ببین چہرۂ گل عذارِ من ٭ زلفِ سیہ مکش مکش پردہ و چہرہ وانما ٭
پیش کسے میا بیا در دلِ بیقرارِ من ٭ حرف بدیگران منہ ٭ گوش منہ بقول من
جانِ کنی مہر بہر خسروِ دل فگارِ من ٭ یعنی اکثر بوالہوس باوصف مقدرت
کے حج کو نہیں جاتے اور بعض سست عقیدہ حج کیلئے خانہ کعبہ کو جاتے
ہیں کعبہ کے کعبہ کی زیارت کئے بغیر لوٹ آتے ہیں افسوس ہے

حدیث قدسی حاکم وغیرہ نے روایت کی ہے جو ہم معنی ہے لَوْلَاکَ لَمَا خَلَقْتُ الْاَفْلَاکَ کے یعنی اگر نہوتا تو اے حبیب میرے تو پیدا نہ کرتا میں آسمانوں کو گویا کعبہ کی پیدائش آپ ہی کیلئے ہے پس مدینہ منورہ کو تم ضرور بصد خرو خاص زیارت شریف کی نیت سے جانا کیونکہ مَنْ زَارَ قَبْرِیْ وَجَبَتْ لَهٗ شَفَاعَتِیْ مَنْ زَارَنِیْ بَعْدَ مَمَاتِیْ فَکَاَنَّمَا زَارَنِیْ فِیْ حَیَاتِیْ۔ صَلٰوۃٌ فِیْ مَسْجِدِیْ هٰذَا خَیْرٌ مِنْ اَلْفِ صَلٰوۃٍ فِیْمَا سِوَاهُ مِنَ الْمَسَاجِدِ اِلَّا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ۔ ان احادیث کے سننے سے دل میں ولولہ پیدا ہوتا اور دل قابو سے جاتا رہتا ہے خدا تعالیٰ زیارت روضہ مقدس نصیب کرے اور ان وعدوں کا مستحق بنائے آمین ؎ گر مے نخوری طعنہ مزن مستان را ٭ گر دست دہد توبہ کنم یزدان را ٭ تو فخر بدین کنی کہ من مے نخورم ٭ صد کار کنی کہ مے غلام ست آن را ٭ جبکہ توفیق ایزدی و مدد صمدی تم حج کو جاؤ گے

عرفات ۔ و مقام ابراہیم ۔ و چاہِ زمزم ۔ و حُفرہ و حطیم ۔ و میزاب رحمت کے
نیچے ۔ حجرِ اسود کے روبرو کھڑے ہوکر اور خانۂ کعبہ کے اندر جاکر بابِ
بیت اللہ شریف کا پردہ پکڑ کر ۔ فقیر حقیر کیلئے دعاے مغفرت کرنا
کہ یہی مقامات اجابت دعا کے ہیں رباعی از مکہ سوے مدینہ چون کردم عزم
رفتم بوداع قبلۂ انس و ملک ؂ از رکن و مقام و حجر و زمزم یکایک ؂ آواز آمد کہ
لَیْتَنِیْ کُنْتُ مَعَكَ ۔ مدینہ منورہ کے راستہ کی تکلیف کو تکلیف نہ خیال کرنا
خیر اب تو ریل آرہی ہے تکلیف ہی کیا ہے ؎ در رنج و بلا قدم نہ ہم
نہ زنی ؂ آئینِ رضا و صبر ہم نہ زنی ؂ روشن ز تو بزم بندگی چون شمع است
ہر چند کہ سوزند ترا دم نہ زنی ؂ دیکھو دربار شاہی میں خاص خاص عہدہ دار و منصبدار
و جاگیرداروں کو خلافِ شان تکالیف کا اوٹھانا پڑتا ہے اُف تک نہیں کرتے
حدیث حُفَّتِ الْجَنَّةُ بِالْمَکَارِہِ وَحُفَّتِ النَّارُ بِالشَّہَوَاتِ عرض جبکہ

مع الخیر انشاء اللہ تعالیٰ مدینہ طیبہ مین داخل ہوگے۔ اولاً غسل کرنا سفید لباس پہننا خوشبو لگانا نہایت ادب و تواضع کے ساتھ باب السلام سے داخل مسجد نبوی ہونا اور منبر کے نیچے دو رکعت نماز پڑھنا۔ اِسطور کہ منبر کا عمود تمھارے سیدھے کاندھے کے مقابل رہے کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اِسی جگہہ کھڑے ہوے تھے ؎ دلم در عشق او آوارہ شد۔ آوارہ تر بادا ۔ تنم از بے دلی بیچارہ شد۔ بیچارہ تر بادا ۔ بعدہ قصد زیارت منیف کرنا۔ روضۂ مبارک کے طرف رُخ قبلہ کے جانب پشت رکھنا اور یقین جاننا کہ آپ زندہ ہین ہر ایک کے حالات سے مطلع ہر ایک سلام کرنیوالیکا جواب عطا فرماتے ہین ؎ آمد نماز شام نیامد نگارِ من اے دیدہ پاس دار کہ خوابم حرام شد ۔ اور نہایت ادب سے دست بستہ یہہ سلام پڑھنا

یَا نَبِیَّ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ ۔ اِنَّمَا الْفَوْزُ وَالْفَلَاحُ لَدَیْكَ ۔ بسلام

آمدم جوابم دہ مرہمے بر دلِ خرابم نہ بس بود جاہ و احترام مرا یک علیک
از تو صد سلام مرا زاری من شنو تکلم کن گریۂ من نگر تبسم کن لب بجنبان
پئے شفاعتِ من منگر در گناہ و طاعتِ من یا محمد بہ منِ بے سر و سامان مددے
قبلۂ دین مددے کعبۂ ایمان مددے لَیْسَ لِیْ غَیْرُکَ یَا سَیِّدِ مَکّی مدنی سوئیم افگن نظرے
بر منِ حیران مددے یا نبی کشتیٔ امت بکفِ ہمتِ تست اندرین ورطۂ غم صدمۂ
طوفان مددے کہ عاصیم پُر گنہ ام سخت غریبِ زارم رحم فرما بغریبیٔ غریبان مددے
ما گدائیم تو سلطانِ دو عالم شدہ شادِ شاہان مددے شاہِ گدایان مددے
از احد آمدہ زان بعد محمد شدہ مظہرِ نورِ خدا مرشدِ پاکان مددے بارِ عصیان
بسر آوردہ حسامی بدرت یا رسولِ عربی شافعِ عصیان مددے اور اِس کمترین
امتِ ناچیزِ محض کے جانب سے بھی آستان بوسی و سلام بصد شوق و
ادب تمام عرض کرنا۔ اور دعائے خیر سے نہ بھولنا۔ حشر ما با رسول کن امین

دعا را قبول کن یارب۔ تھوڑا آگے بڑھ کے حضرات ابوبکر و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما
پر سلام پڑھنا کیونکہ آپ بھی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خسر و رفیق
شفیق اور ساتھ دفن ہین فردائے قیامت ساتھ ہی محشور ہونگے۔
مثل اہلبیت مطہرات ان صحابہ کرام کی تکریم و محبت و پیروی بھی ہمیشہ واجب ہے
پھر وہان کھڑے رہکر جسقدر اور جو مانگنا ہو دعا مانگو۔ اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنِیْ
شَہَادَۃً فِیْ سَبِیْلِکَ وَاجْعَلْ مَوْتِیْ بِبَلَدِ رَسُوْلِکَ۔ پھر وہان سے
جنت البقیع کو جاؤ۔ اہلبیت ازواج مطہرات و اصحاب کی زیارت کرو
قبلتین وغیرہ مقامات کی زیارت بھی کرو بیت المقدس و شام کی زیارات
سے بھی مستفید و مستفیض ہونا کہ پھر بار بار موقع ملنا دشوار ہے۔ اگر توفیق
شامل حال ہوجائے تو ہمیشہ مدینہ منورہ کی اقامت اختیار کرلو۔ تا زندگی ادب و
خشوع ملحوظ رکھو ہزارہا آدمی اسی تمنا مین زیر زمین ہوگئے ہین خدا تم کو

کامیاب کرے ؎ فراقِ یار اندکیست اندک نیست ✿ میان چشم اگر نیم موست بسیار است ؎ دلم را سوخت داغ شعلہ تاب آہستہ آہستہ ✿ کند صید ترا آتش کباب آہستہ آہستہ ✿ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ ایک مرتبہ حج سے فارغ ہوکر مدینہ طیبہ مین اقامت گزین ہوگئے۔ لوگون نے پھر حج کو جانیکی ترغیب دی تو فرماتے تھے کہ راستہ مین شاید موت آجاے اور مدینہ چھوٹ جاے اسلئے دوبارہ حج کو نہین گئے جنت البقیع ہی مین دفن ہوے ؎ یا محمد ترا در چھوڑ کے کہان جاے غریب ✿ بادشاہی سے تو بہتر ہے گدائی تیری ؎ عطر را بر تن مزن بر دل بمال ✿ عطر چہ بود نام پاکِ ذوالجلال ✿ آیۃ العزت یہہ خیال فقیر کے دل مین گذرا کہ کلام مجید مین کہین یہہ مرقوم نہین کہ خدا یتعالی نماز پڑھتا ہے روزہ رکھتا ہے حج کرتا ہے زکوۃ دیتا ہے تم لوگ بھی ایسا ہی کیا کرو۔ بخلاف اسکے پارہ (۲۲) سورہ احزاب مین صاف آیۃ موجود ہے

اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْ صَلُّوْ عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا

یعنی ہر آئینہ خدا اور اوسکے فرشتگان درود بھیجتے ہین نبی پر۔ اے مسلمانو درود بھیجو تم اوپر آنکے اور سلام پس درودِ شریف کی شان آیۂ کریمہ سے مثل روز روشن روشن تر ہے۔ باقی حال درود بہترین موجودات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر بکثرت پڑھا کرو کیونکہ خدا تعالی خود بھی درود پڑھتا ہے جسطرح اُسکے لائق ہے اور اپنے ملائکہ سے بھی پڑھواتا ہے اور تمکو بھی درود شریف پڑھنے کا تاکیدی حکم فرمایا ہے گویا افضل عبادت بعد فرائض یہی ہے اگرچہ ضعیف عقیدہ والون کے نزدیک تمام عمر مین ایک مرتبہ درود کا پڑھنا کافی ہے ولیکن ہمارے مذہب مین تمام عمر لگاتار پڑھتے رہنا ناکافی ہے۔ جسقدر پڑھے تھوڑا ہے ترمذی نے روایت کی کہ حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ نے جب حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا کہ کسقدر درود پڑھون

فرمایا جسقدر تو چاہے آخر مین اُنھون نے عرض کیا تمام اوقات مین دُرود ہی مین مستغرق کردیتا ہون فرمایا اِذًا یُکْفٰى هَمَّكَ وَيُكَفَّرُ ذَنْبُكَ یعنی اب سب تیرے غم دور کریگا اور گناہون کو مٹادیگا حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہین کہ دعا مقبول نہین ہوتی جب تک تو اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود نہ پڑھے اسکو بھی ترمذی نے روایت کیا ہے مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ وَاحِدَةً صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ عَشْرًا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو ایک مرتبہ درود مجھپر بھیجے اوسکے معاوضہ مین دس مرتبہ خدا تعالی اُسپر رحمت نازل فرماتا ہے پس اکثر اوقات روح مقدس اول الفکر وآخر العمل ابو الارواح صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر دُرود پڑھا کرو وہ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَى النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَآلِهٖ بکثرت دُرود شریف وہی شخص پڑھیگا جو سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت رکھتا ہے کیونکہ مَنْ اَحَبَّ شَيْئًا اَكْثَرَ ذِكْرَهٗ یعنی جو شخص

جس چیز کو محبوب رکھتا ہے ذکر اوسکا بہت کرتا ہے فرماتے ہین کہ ؎
گر در یمنی و با منی نزد منی ؛ گر نزد منی و بے منی در یمنی ؛ تو جب تک آپ سے
کامل محبت نہو ایمان ناقص رہتا ہے (نکتہ) آپکی مسجد مین ایک نماز پڑھے تو
ہزار نماز کا ثواب اور آپ پر ایک مرتبہ درود پڑھے تو دس مرتبہ رحمت
رحیم و کریم نازل ہوتی ہے ؎ ہر مرض کی دوا درود شریف ؛ دافع ہر بلا
درود شریف ؛ آپکی شان خدا تعالی کے سوا کون جانتا ہے ؎ کیا کوئی
حق کے سوا انکی حقیقت جانے ؛ معرفت رکھتے ہین جبریل امین تھوڑی سی
؎ گفتم روم بخواب کہ بینم جمال دوست ؛ بد عہدی زمانہ امانم نمی دہد
؎ محمد سے صفت پوچھو خدا کی ؛ خدا سے پوچھ لو شان محمد ؛ محمد سر وحدت
ہے کوئی رمز اسکی کیا جانے ؛ شریعت مین تو بندہ ہے حقیقت مین خدا جانے
سچ تو یہی ہے کہ ع بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

آپ کے نام مبارک پر کامل دُرود شریف لکھا کرو صلعم یا صرف ص
لکھ دینا کمال بخل ہے اور نازیبا لعنت ہے اوس بدبخت پر جو نام پاک
محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو پچھر لکھتا ہے **ایعزیز نصائح ثنائی** ۱ دو چیز آثار نیک بختی ہین خوف
رب جلیل و قناعت قلیل ۲ دو چیز ایک بہتر اوس سے دوسری بدتر اوس سے
جہان مین نہین دینا مانگنا ۳ عبادت و سخاوت کو نہ بھول ۴ دو چیز سے خلل بادشاہی
ہے فقیر کی نفرت وزیر کی غفلت ۵ علما سے رغبت فقرا کی صحبت باعث
سعادت ہے ۶ خلقِ ملیح و زبانِ فصیح نعمت ہے ۷ دو چیز بدبختی کی نشانی ہین
بزرگون کو بدی سے یاد کرنا اور اپنے کو سب سے بہتر سمجھنا ۸ دو چیز دلیل احمقی ہین
عورتون کی بات سننا سفلون سے توقع رکھنا ۹ دو چیز باعث روشنی دل ہین
ذکرِ خدا و کلام انبیا علیہم السلام ۱۰ دو چیز بہتر ہین ماننا نصیحت بزرگون کی اور قبول کرنا
عذر خطاکارون کا ۱۱ دو چیز انسان کیلئے لازم ہین طلبِ خوشنودی ذو الجلال

سعی معاش حلال [۱۲] دو چیز علامت ایمان ہین بلا پر صبر و نعما پر شکر [۱۳] دو چیز غنیمت جانو جوانی بوڑھاپے کے آگے صحت بیماری کے پہلے [۱۴] دو چیز دل کو اندھا بناتی ہین زیادہ باتین کرنا اور بہت سونا [۱۵] دو چیز باعث غیر اطمنانی کے ہین خادم غیر متدین و مخدوم متلون [۱۶] دو چیز نقصان مین نہین ڈالتی گفتگوے سنجیدہ و عمل پسندیدہ۔ [۱۷] دو چیز حماقت سے منسوب ہین ستایش اپنی و اتباع بدکیش کی [۱۸] دو چیز حافظہ کو زیادہ کرتی ہین صبح کے اول اوٹھنا۔ اور ہمیشہ باوضو رہنا [۱۹] دو چیز صداقت دوستی ہین ہاتھ پکڑنا دوست کا پریشانی مین اور مشورت دینا حیرانی مین دوست آن باشد کہ گیرد دست دوست در پریشان حالی و درماندگی [۲۰] دو چیز علامت نادانی ہین قطع کلام و بے محل گفتگو کرنا [۲۱] دو چیز انسان کو نام آور کرتی ہین ہوشیاری کام مین بُردباری عالم مین [۲۲] دو چیز فراست کی علامت ہین۔ دریافت کرنا انجام امور کا۔ اور توقف الزام قصور مین

۲۳ دو چیز سب کامون سے بہتر ہین قول موافق آیاتِ قرآن و فعل مطابقِ
احادیث رسولِ سبحان صلی اللہ علیہ وسلم ۲۴ دو چیز اعنی دنیا مین خدا کی یاد و آخرت مین اُسکا دیدار
بہتر ہین ۲۵ دو چیز اعنی اللہ جلشانہ پر ایمان لانے اور اسکے مخلوق کو نفع پہونچانے
سے بہتر نہین ۲۶ لاشریک لہ کا شریک ٹھیرانا اور اسکے مخلوق کو تکلیف دینے
سے بدتر نہین ۲۷ عُلما کی صحبت حکما کی نصیحت مُردہ دلون کو زندہ کرتی ہے
جسطرح بارش زمین خشک کو ۲۸ قبر مین بے توشہ دفن ہونا دریا مین بے کشتی بیٹھنا
کالواحد سے ۲۹ دُنیا کی عزت مال سے آخرت کی عزت نیک اعمال سے ہوتی ہے
۳۰ دنیا کا غم تیرگی دل اور آخرت کی فکر نور دل پیدا کرتی ہے ۳۱ طالبِ علمِ دین
کی جنت طالبِ گناہ کی دوزخ طالب ہے ۳۲ نیک آدمی گناہ سے خیر اندیشتی
دنیا سے رغبت نہین کرتا ۳۳ قناعتِ تقویٰ سے نفع دین متاعِ دنیا سے
خسارۂ دین متصور ہے ۳۴ جسنے گناہ کیا اور ہنستا رہا دوزخ مین روتا رہیگا

جسنے عبادت کی اور روتا رہا جنت مین ہنستا رہیگا   [۳۵] عارف کا مقصود خدا
اور اوسکی معرفت   زاہد کا مطلوب دعا اور اپنی بھلائی ہے   [۳۶] گناہ صغیرہ
تواتر سے کبیرہ گناہ کبیرہ استغفار سے صغیرہ ہوجاتے ہین   [۳۷] خدا سے برتر
بہتر کوئی دوست نفسِ شریر سے بدتر کوئی دشمن نہین   [۳۸] جیسے دنیا مین
بحر و بر مقام ظہور فساد ہین اِسیطرح انسان مین دل و زبان   [۳۹] تمام گناہون
کی جڑ دنیا کی محبت   تمام فتنون کی جڑ زبان کی حرکت ہے   [۴۰] گناہ جو خواہش نفسانی
سے ہو بخشا جاتا ہے جسطرح لغزشِ آدم علیٰ نبینا علیہ الصلوٰۃ والسلام جو گناہ
غرور سے ہو بخشش کی امید نہین دیکھو قصۂ شیطان علیہ اللعنۃ   رباعی

از راحتِ چند روزہ خوش دل نشوی ٭ وز خنجرِ رنج و درد بسمل نشوی ٭ گر غافلی
از حضورِ ہستی خدا ٭ اے ننگِ عدم ز مرگ غافل نشوی ٭ ایعزیز نصائح ملا [illegible]

[۴۱] تین چیز موجبِ عزت ہین   بڈھون کی خدمت   جوانون کو نصیحت

چھوٹوں پر شفقت ٢ تین چیز آدمی اختیار کرے استطاعت پر فقر سوگ پر صبر
قضائے الٰہی پر رضا ٣ تین چیز شومیت کا موجب ہیں کینہ دل میں رکھنا -
سربرآوردوں سے حسرت کرنا طلوع آفتاب پر سونا ٤ تین چیز کی پایداری
تین چیز سے منصور ہے مال کی تجارت سے اور ملک کی سیاست سے
اور علم کی مباحثہ سے ٥ تین چیز کا دعوی عقلمند نکرے شجاعت سخاوت
شرافت ٦ تین چیز اختیار کرے حضور قلب سے نماز پڑھنا شب بیداری کرنا
کلام اللہ پڑھنا ٧ تین چیز کفر کی نشانی ہیں نفاق دل میں رکھنا دنیا کی
محبت دل میں رکھنا حرام کو حلال جاننا ٨ علم بے عمل و عمل بے اخلاص
و اخلاص بے نفاق علامت بدبختی ہے ٩ دولت خواہش سے جوانی خضاب سے
زندگی دوا سے حاصل نہیں ہو سکتی ١٠ تدبیر نیک کرنی آدھی گذران ہر امر
کی تحقیق آدھا علم ہر امر میں مآل اندیشی آدھی عقل ہے ١١ تارک دنیا کو خدا

تارک گناہ کو فرشتے تارک طمع کو مخلوق دوست رکھتے ہیں ۱۲ دنیا کے لئے
نعمتِ اسلام شغل کیلئے عبادت عبرت کیلئے قبرستان کافی ہے ۱۳ عقلمند
آخرت کیلئے توشہ معاش کیلئے محنت ذریعۂ حلال سے لذت حاصل
کرنیکی کوشش کرتا ہے ۱۴ خودپسندی خواہش نفس بخل ہلاکی کے باعث ہیں
۱۵ ہمیشہ خوف الٰہی دولت مندی میں میانہ روی غصہ میں حفظ مراتب
مدنظر رکھنا باعث نجات ہے ۔ ۱۶ زیادتی کلام و طعام و منام میں ہلاکی
منصور ہے ۱۷ سلام میں پیش قدمی کرنے کھانا کھلانے رات کو نماز پڑھنے
میں مدارج کی ترقی ہے ۱۸ خواہ کتنے ہی برس زندہ رہو آخر مرنا خواہ کسی سے
محبت کرو بچھڑنا خواہ کیسا ہی عمل کرو بدلا پاتا ہے ۱۹ سردی میں وضو کرنا
۲۰ نماز کیلئے پیادہ مسجد کو جانا انتظار جماعت کرنا کفارہ گناہ ہے اللہ
کی یاد اولیا کی ملاقات حکما کے کلمات سے رنج دور ہوتا ہے ۲۱ جو ادب

نہیں رکھتا وہ علم نہیں رکھتا جو صبر نہیں رکھتا وہ دین نہیں رکھتا جو تقوی
نہیں رکھتا اسکو قرب الٰہی نصیب نہیں ہوتا ہے ۲۱ اللہ قہار سے ڈرو
حلال روزی اختیار کرو زبان کو خلق کی برائی سے روکو ۲۲ دنیا سے محبت
نہ رکھو کہ وہ مومن کا گھر نہیں ہے شیطان کے ساتھی نہ بنو کہ وہ مومن کا رفیق
نہیں ہے کسیکو ایذا دو کہ یہ مومن کا شیوہ نہیں ہے ۲۳ جسکا دل دانا ہو
بدن صابر ہو شئے موجودہ پر قانع ہو نیک بخت وہی ہے ۲۴ خوش حال
وہی ہے جسنے دنیا کو اسکے چھوٹنے کے آگے چھوڑا قبر میں داخل ہونیکے
پہلے سامان مہیا کیا خدا سے ملنے کے پہلے خدا کو خوش کیا ۲۵ بلا پر صبر کرنا
آرام پر شکر کرنا مصیبت پر راضی رہنا دلیل ایمان ہے ۲۶ مسجد ذکر خدا
قرآن خوانی مومن کا قلعہ ہے جسمیں شیطان داخل نہیں ہوسکتا ۲۷ سب دنوں سے
بہتر جمعہ کا دن سب مہینوں سے بہتر رمضان کا مہینا سب اعمال سے بہتر

پنجگانہ نماز ہے ۲۸ دین کی ہوشیاری دنیا سے بیزاری نفس کی عیب جوئی سے
بہتر کوئی چیز نہیں ۲۹ اچھا عمل وہ ہے جو مقبول خدا ہو اچھا مہینا وہ ہے
جس مین خالص رجوع بخدا ہو اچھا دن وہ ہے جس مین با ایمان جاؤ ۳۰ خوشبو عبادت
عورت دنیا مین پسندیدہ ہین ۳۱ محبت الٰہی معرفت کی بنیاد گناہون سے بچنا
یقین کی علامت یقین کی اصل تقدیر پر رضامندی ہی ۳۲ خود پسند۔ گمراہ مال پر
بہروسہ کرنیوالا حقیر مخلوق سے عزت کا خواہان ذلیل ہے ۳۳ تکبر کو تواضع سے
حرص کو قناعت سے حسد کو خیر خواہی سے بدلنیوالا مومن ہے ۳۴ لڑکپن مین سستی
جوانی مین مستی بڑھاپے مین سستی انسان کا خاصہ ہے۔ ۳۵ فنا کے تین ہی درجے ہین فنا فی الشیخ
فنا فی الرسول فنا فی اللہ ۳۶ بکا کی تین قسم ہین خوف عذاب خوف غضب
خوف جدائی پہلا گناہون کا کفارہ ہے اوسکا ثمرہ نجات دوسرا پاک
کن عیبہا ہے اوسکا ثمرہ بلندی درجات ولذات تیسرا باعث قرب و

خوشنودی محبوب ہے اسکا ثمرہ دیدار الٰہی تعالیٰ شانہ کی بشارت ہے رباعی

اے شیفتۂ بہار گلزار جہان ؛ غافل چہ نشستۂ ز اسرار جہان ؛ از سبحۂ زمانہ بطلہما کے
سیلاب ؛ ہر لحظہ ہمی رسد بدیوار جہان

الغرض نصائح رباعی چہار چہار

مطمح نظر مین صورت بندگی سیرت افگندگی دلجوئی دوستان و نیکوئی با مردمان ۲ چار چیز زیادتی دولت کی ہین بدون سے نفاق نیکون سے اتفاق دوستون سے تلطف دشمنون سے مدارا ۳ چار چیز چار چیز کو یاد دلاتی ہین بیماری تندرستی کو غم راحت کو افلاس دولت کو ناکامی بہجت کو ۴ چار چیز علامت صاحب دلی ہین غصہ کے وقت حفظ مراتب رکھنا ہر کسیکو کافر نہ کہنا کسیکے دل کو رنجیدہ نکرنا کسیکا راز فاش نکرنا ۵ چار چیز سے شرمندگی ہوتی ہے بے محل گفتگو سے بدون کی صحبت سے نیکون کیساتھ لڑنے سے اور علما و فقرا کی حقارت کرنے سے۔ ۶ چار چیز کے

چار دشمن ہین مال کا چور شعور کا جہل علم کا نخوت صحبت کا قرض فانَّ
الْقَرْضَ مِقْرَاضُ الْمَحَبَّۃِ ۷ چار چیز انسان کو ضعیف کر دیتی ہین دشمن بسیار
قرض بسیار پریشانی روزگار مجامعت بار بار ۸ چار چیز پھر واپس نہین آتین
عمر گذری ہوئی بات کہی ہوئی تیر چھوٹا ہوا اور قضا گئی ہوئی

برلب جوے نشستہ گذر آب ببین کین اشارت ز جہان گذران ما را بس
از دست رفتہ ہیچ نیاید بہیچ حال ہر چند اگر او فغان کند جا بجا درد

۹ چار چیز خلاصہ جمیع عبادات ہین وفا کرنا عہود پر نگاہبانی کرنا حدود پر
صبر کرنا مفقود پر گم شدہ خوشنود رہنا موجود پر ۱۰ کشتی نئی بنا کیونکہ دریا گہرا ہے
کافی توشہ ساتھ لو کیونکہ سفر دور کا ہے بوجھ ہلکا کر کیونکہ گھاٹی سخت ہے
خالص عمل کر کیونکہ پرکھنے والا نگاہ والا ہے ۱۱ شرم مردون کی خوب ہے
مگر عورتون کی خوب تر ۔ انصاف ہر ایک کا نیک ہے مگر حاکمون کا

نیک تر توبہ بوڑھون کی نیک ہے گر جوانون کی نیک تر بخشش غنیون کی
نیک ہے مگر فقیرون کی بہتر ١٢ ہر روز بارہ رکعت سنت پڑھنے سے حق نماز
ہر ماہ تین روزے رکھنے سے حق روزہ روزانہ سو آیۃ پڑھنے سے حق قرآن
ہر جمعہ ایک درہم دینے سے حق صدقہ ادا ہوتا ہے ١٣ سجدہ سہو سے نماز فطرہ
سے روزہ۔ قربانی سے حج جہاد نفس سے ایمان کامل ہوتا ہے ١٤ سیری شکم
ظالمون کی خوشامد گناہون کا بھولنا طول امل تاریکی دل ہے ١٥ روزہ
رکھنا نیکون کی صحبت رکھنا۔ گناہون کو یاد کرنا تھوڑی امید رکھنا روشنی
دل ہے ١٦ اللہ تعالیٰ سے محبت کا دعویٰ اور حرام سے نہ بچنا رسول صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم سے محبت کا دعویٰ فقیر و مسکین سے کراہت بہشت کا دعویٰ
اور خیرات نکرنا خوف دوزخ کا دعویٰ اور گناہون سے نہ بچنا یہہ محض
جھوٹے دعوے ہین ١٧ پرہیزگاری شرم شکر صبر علامت ایمان کے

[۱۸]استغنا قناعت مین راحت آزادی مین لذت صحت جسمانی مین رزق
آسمان مین ہے [۱۹]خالق کی موافقت مخلوق کی بہی خواہی نفس کی مخالفت
بقدر ضرورت دنیا پر قناعت پسند ہوشمند ہے [۲۰]ازروے توریت
تقدیر پر رضامندی وازروے انجیل شہوتون کا توڑنا وازروے زبور تنہائی و
گوشہ نشینی۔ وازروے فرقان زبان کا نگاہ رکھنا دارین کیلئے بہتر ہے
[۲۱]خواہش ابلیس زبان غصہ پر غلبہ دراصل سرداری ہے [۲۲]اغنیا مین
حضرت سلیمان غلامون مین حضرت یوسف بیمارون مین حضرت ایوب
فقرا مین حضرت عیسی علی نبینا علیہ الصلوۃ والسلام کو خدا دلیل و نظیر فرمائیگا
[۲۳]نیند کو قبر پہ فخر کو میزان اعمال پہ آرام کو طے پلصراط پہ خواہشات کو
جنت پر منحصر رکھو [۲۴]درد عداوت افلاس آگ اگرچہ کم ہون زیادہ
تصور کرو [۲۵]جوانی کی قدر بڑھاپے مین آرام کی قدر تکلیف مین صحت

کی قدر بیماری مین زندگی کی قدر مرنے کے بعد معلوم ہوگی ۲۶ ملک الموت
روح کو قبض ورثا مال کو پامال نفس اعمال کو تباہ قبر جسم کو مٹا دیتی ہے
۲۷ خواہشات نفسانی کے دفع کیلئے عورتین جمع مال کیلئے غریب معرفت الہی
کیلئے علم مسلمانون کی بھلائی کیلئے مدارا درکار ہے ۲۸ غصہ مین معافی
تنگی مین بخشش تنہائی مین پارسائی خوف مین اظہار حق مشکل ہے ۲۹ ایفائے
وعدہ کا نظر رکھنا حدود شرعیہ پر صبر کرنا شے گم شدہ پر راضی رہنا
سامان موجودہ پر خلاصہ ریاضت ہے ۳۰ عورت پر اعتماد نکرے مال پر
غرور نکرے معدہ پر طاقت سے زیادہ بوجھ نڈالے علم لاینفع نہ پڑھے
۳۱ آدم علیہ السلام یعقوب علیہ السلام بی بی فاطمہ رضی اللہ عنہا امام سجاد زین العابدین
رضی اللہ عنہ کے برابر دنیا مین کوئی نہین رویا ۳۲ جو کہ عورت نہین رکھتا
آسایش تن کی نہین رکھتا جو کہ فرزند نیک نہین رکھتا آنکھون کی ٹھنڈک

نہیں رکھتا جوکہ برادرِ ہمرنگ نہیں رکھتا قوتِ بازو نہیں رکھتا جوکہ
زر نہیں رکھتا دنیا کی عزت نہیں رکھتا جوکہ ہمہ یار نہیں رکھتا کچھ غم نہیں رکھتا
قطعہ اسکندر و کیقباد و جمشید * رفتند بصد ہزار امید * بارِ غم آخرت [illegible]
آنکس کہ بفکر گاؤ خر مرد * الغرض نصائح خاموشی علما کی حقارت سے دین کا
اقربا کی حقارت سے دُنیا کا ہمسایہ کی مخالفت سے فائدہ کا اپنی حقارت
سے عزت کا بی بی کی حقارت سے عیش کا نقصان ہے شکر کا عوض کی
ازدیادِ نعمت دعا کا اجابت استغفار کا عفو توبہ کا قبول صدقہ کا [illegible]
نتیجہ ہے محتاج کرنے والا زوجہ زوج کو راضی رکھنے والی مہر بخشنے والی
اولاد مطیعِ والدین گناہوں سے توبہ کرنیوالا نیک ہیں زبان و فرج کی
حفاظت کرنا حصولِ نعمتِ دنیا کو وبال سمجھنا تھوڑی نیکی بھی غنیمت جاننا
حرام سے پیٹ نہ بھرنا خود کو سب سے بدتر خیال کرنا متقی کی علامت ہے

تونگری قناعت مین سلامتی گوشہ نشینی مین بزرگی ترکِ خواہشات مین
صبر کا ثمرہ قلیل مدت مین فائدہ کثیر عرصہ مین حاصل ہوتا ہے جوانی کو بڑھاپے
سے پہلے تندرستی کو بیماری سے پہلے تونگری کو محتاجی سے پہلے وقت کو
گذرنے سے پہلے زندگی کو موت سے پہلے غنیمت جانو فقرا کو راحت
نفس اطمینانِ قلب بندگی رب سُبکی حساب بلندی درجہ اُمرا کو تکلیف
نفس بے چینی دل چاپلوسی اہل دنیا گرانیِ حساب پستی درجہ نصیب ہے
صحبتِ نیکان تلاوتِ قرآن خلوِ شکم عبادتِ شب عاجزی دم صبح
پنج دوائے دل ہین۔ قرآن کی آیتون مین غور کرنے سے توحید و یقین مین ترقی
ہوتی ہے اللہ تعالی کے نعمتون پر شکر کرنے سے محبت پیدا ہوتی ہے
اوسکے وعدون پر بھروسہ کرنے سے عمل صالح کی رغبت ہوتی ہے اوسکی
وعید مین فکر کرنے سے خوف اثر کرتا ہے اوسکے احسانات اور اپنے

تقصیرات دیکھنے سے شرم دامن گیر ہوتی ہے بات شکر کو نعمت پر محنت کو راحت پر
ذلت کو عزت پر خاموشی کو یاوہ گوئی پر موت کو زندگی پر اختیار کرنا
اتقیا کا کام ہے بات ۱۱ مال خرچ کرنے مین راحتِ نفس یاد الہی مین فراغت
ڈاکوون سے امن نیک نامی و سخاوت نیکون کی صحبت حاصل ہوتی ہے
بات ۱۲ جس شخص مین امید طویل پرہیزگاری قلیل بخل کثیر حرص غالب فراموشی آخرت ہو
اوسکے نزدیک مال جمع ہوتا ہے بات ۱۳ گو تمام کامون مین جلدی شیطان کا کام ہے
ولیکن مہمان کو کھلانے مین میت کی تیاری مین بالغہ کے نکاح مین ادائے قرضہ مین
گناہون سے توبہ مین جلدی کا حکم ہے بات ۱۴ سرگوشی بھید کو صدقہ مال کو خلوص
عمل کو راست گوئی قول کو مشورہ عقل کو نگاہ رکھتا ہے بات ۱۵ آدم علیہ السلام نے
گناہ کا اقرار فرمایا قصور پر نادم ہوے نفس پر ملامت کی توبہ مین جلدی کی
رحمت خدا تعالی سے ناامید نہ ہوے بات ۱۶ ابلیس لعین نے گناہ کا اقرار

نہ کیا نادم نہ ہوا اپنے کو ملامت نہ کی توبہ کا ارادہ نہ کیا رحمت حق سے
نا امید ہوا ۱۷ جسقدر اللہ تعالیٰ سے حاجت ہے عبادت کرو جسقدر
عذاب سہنے کی طاقت ہو اوسیقدر گناہ کرو جتنی عمر ہے اُتنی دُنیا
حاصل کرو اِتنا توشہ ساتھ لو کہ قبر میں کفایت کرے جسقدر مدت
بہشت میں رہنے کا ارادہ ہو اوسیقدر عمل کرو ۱۸ سب محافظوں سے بہتر زبان
سب لباسوں سے بہتر پرہیزگاری سب باتوں سے بہتر قناعت ہے
۱۹ نیکیوں سے بہتر نصیحت سب لذتوں سے بہتر صبر ہے اللہ تعالیٰ کے
وعدوں پر کامل اعتقاد خلائق سے کلی نفرت اعمال میں خلوص ظلم پر تحمل
موجود پر قناعت کرنا اعلیٰ درجہ کی صفت ہے ۲۰ ہر وقت کلمہ طیب
لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کا ذکر کرنا بلا کے وقت اِنَّا لِلّٰہِ وَ
اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْم

کہنا حصولِ نعمت و فرحت کے وقت اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ پڑھنا ہر کام کا آغاز بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ سے کرنا وقوع گناہ کے وقت اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الْعَظِیْمَ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ کہنا لازم ہے رات کی خوشی اللہ تعالےٰ سے راز و نیاز مناجات کے ساتھ دن کی خوشی بندگی کے ساتھ دنیا کی خوشی خوف خدا کے ساتھ آخرت کی خوشی بخشش کے ساتھ جنت کی خوشی دیدار الٰہی کے ساتھ خوشتر ہے ۲۲ مناجات بدرگاہ قاضی الحاجات یوں مانگا کرو کہ الٰہی امیدِ دراز نے فریب دیا محبت دنیا نے ہلاک کیا شیطانِ لعین نے گمراہ کیا نفسِ سرکش نے حق سے روکا برے ہمنشین نے گناہوں میں اعانت کی پس اے فریاد رس فریاد رسی کر اگر تو رحم و کرم نکریگا تو سوائے تیرے مجھ گناہگار پر کون رحم و فضل کریگا شعر

در حضرتِ ما دوستی یک دلہ کن ؕ ہر چیز کہ غیر ماست آنرا یلہ کن ؕ یک صبح

باخلاص بیا بدر من ٭ گر کار تو بر نیاید آنگہ گلہ کن ٭ ۵ زہر غم دوست
جز شکر نیست ٭ این نیز نصیب ہر جگر نیست ٭ بد کے دہد آن حبیب جانی
شیرین بود آنچہ تلخ دانی ٭ العزیز الصالح ۶ سداسی کتاب اللہ مین
افراط و تفریط کرنیوالا تقدیر الٰہی تعالیٰ شانہ کو جھٹلانیوالا اہلبیت مطہرات
سے بدسلوکی کرنیوالا طریقہ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ترک کرنیوالا
حرام کو حلال ٹھہرانیوالا زبردستی سے حکومت حاصل کرنیوالا لعنتی ہے
۲ دنیا اپنی دوستی کے طرف نفس گناہون کے طرف خواہش شہوتون کے
طرف موت قبر کے طرف ابلیس لعین ترک دین کے طرف خدا غالب
بخشش کے طرف بلاتا ہے ۳ مسجد بے نمازیون مین مصحف بے تلاوتی کے
گھر مین۔ قرآن فاسق و فاجر کے سینہ مین نیک عورت ظالم شوہر کے
قبضہ مین نیک مرد بدکردار عورت کے پھندے مین عالم نصیحت

ناشنوا قوم مین محض بیکار ہے ۴ جسنے ابلیس کا کہا مانا اوس سے دین چھوٹا
جسنے نفس کا کہا مانا اوس سے روح گئی جسنے خواہش کا کہا مانا اوس سے
عقل گئی جسنی دنیا کا کہا مانا اوس سے آخرت گئی جسنے بدن کا کہا مانا
اوس سے جنت گئی جسنے اللہ پاک کا کہا مانا اوس سے کل برائیان گئین
۵ مقبولیت عبادت مین اسم اعظم قران مین غضب الہی گناہون مین
شب قدر رمضان کی طاق راتون مین صاحب دل عام لوگون مین
موت زندگی مین پوشیدہ ہین ۶ جسنے اللہ تعالی کو پہچانا اُسکی بندگی
کی نفس کو پہچانا خلاف کیا آخرت کو پہچانا اوسکو طلب کیا دنیا
پہچانا اُس سے نفرت کی حق کو پہچانا اوسکی پیروی کی عقل کو پہچانا
اوس سے بچا وہ انسان کامل ہے ۷ عقل دلیل علم فہم ظرفِ علم
عقل رہبر نیکی خواہش مرکبِ گناہ مال چادرِ تکبر دنیا بازار

آخرت ہے۔ غذاے ہاضم فرزند نیک زن موافق سخن راسخ عقل کامل
تندرستی جسم سے بڑھکر کوئی نعمت نہین۔ جو لوگ توبہ کی امید پر گناہ
ترک نہین کرتے علم کے بعد عمل نہین کرتے عمل مین اخلاص نہین رکھتے رزق کھا کر
رازق کا شکر ادا نہین کرتے۔ تقدیر پر رضامند نہین ہوتے مُردون کو
دفن کرکے عبرت نہین پکڑتے۔ اُنکے قلوب فساد سے بہرے ہین
حاسد کو آرام جھوٹے کو یاد بخیل کو مروت پادشاہ کو وفا بداخلاق
کو سروری نوشتۂ تقدیر کا رد نہین نفس کو گناہون سے مجتنب رکھنا
دل مین خوشی کو غائب اور رنج و ندامت کو حاضر دیکھنا اہل شر سے
دور اور اہل خیر سے قریب رکھنا تھوڑی دنیا کو بہت اور بہت
عمل کو تھوڑا جانتا اپنے دل کو اوس چیز کی طلب مین مشغول رکھنا جسکا عہد ہے
ازل مین کرچکا ہے بیفکری اوس چیز سے رکھنا جسکا ضامن خدا ہو چکا ہے

زبان کا ہمیشہ فکر و غم و ندامت کے ساتھہ نگہبان رہنا مقبولیت توبہ کے
علامات ہین ۱۲ بخشش کی امید پر گناہون مین طول دینا بغیر عبادت کے
قرب الہی کی امید رکھنا دوزخ کا تخم بو کر بہشتی ثمر کا انتظار کرنا گناہ گار
ہو کر معصومین کا مرتبہ تلاش کرنا بغیر عمل کے ثواب کا منتظر رہنا حوصلہ سے
زیادہ اللہ جل جلالہ سے تمنا رکھنا درحقیقت فریب حماقت ہے
۱۳ سب سے بہتر عقل خداداد (معرفت الہی) ہے اگر وہ نہو تو طریقہ نیک
(شرع) اگر وہ بھی نہو تو صحبت (مرشد) اگر یہہ بھی نہو تو (اعتکاف)
یعنے گوشہ نشینی اگر یہہ بھی نہو تو (تجربہ نصائح) خاموشی اگر یہہ بھی نہو تو
پھر اس سے خواب موت بہتر ہے رباعی دردا کہ غم زمانہ بس جان کاہ ست
اول قدمش بسوے دوزخ راہ ست کو غافل منشین غم مخور شاد بزی تو این
معنی لا الہ الا اللہ ست ہ پیر شیا کم گذر کردی صفا آوردہ تو بے خم

مگذر کہ ماہم جسم و جانے داشتیم ؎ از فریب باغ ہان غافل مشو اے عندلیب
پیشتر ماہم درین باغ آشیانے داشتیم

اے عزیز نصائح سباعی بادشاہ عادل جوان صالح بخوفِ خدا تنہائی مین رونیوالا پنجوقتہ مسجد کو جانیکا مشتاق چھپاکر صدقہ دینے والا للّٰہ دوستی کرنیوالا عورت پر قبضہ و قدرت رکھتے ہوئے زناکاری سے انکار کرنیوالا سایۂ عرش پائیگا بہت ہنسنے والا ذلیل ہوتا ہے لوگون کو خفیف کرنے والا خود خفیف ہوتا ہے کسی عادت یا کام کی کثرت کرنے مین اوسی سے مشہور ہو جاتا ہے کلام فضول سے بیہودگی بڑہتی ہے۔ بیہودگی بڑھنے سے حیا کم ہوتی ہے بے حیائی سے پرہیزگاری گھٹتی ہے پرہیزگاری کے انحطاط سے دل مُردہ ہو جاتا ہے تعجب خیز و حیرت انگیز وہ شخص ہے کہ موت کو پہچانے اور ہنستا ہے دنیا کو فانی جانے اور رغبت کرے۔ تقدیر کا قائل ہو اور شئے مفقود

مغموم ہو روز حساب سے خبردار ہو اور مال جمع کرے عذاب دوزخ سے
خائف ہو اور گناہ کرے وجود واجب الوجود بالیقین جانے اور غیر اللہ
کی پرستش کرے شیطان کو عدو ظاہر سمجھے اور اُسکی اطاعت کرے
دنیا اُوسکے لئے گھر ہے جسکو گھر نہین اُسکے لئے مال ہے جسکو مال کی
فکر نہین جمع کرتا ہے وہ جسکو عقل نہین مشغول رہتا ہے وہ جسکو فہم نہین
درپئے رہتا ہے وہ جسکو علم نہین حسد کرتا ہے وہ جسکو نتیجہ کی خبر نہین
کوشش کرتا ہے وہ جسکو کامل یقین نہین فقیری کو امیری پر ذلت دنیا کو
عزت عقبیٰ پر تواضع کو غرور پر بھوک کو سیر شکمی پر غم دین کو خوشی دنیا پر
پستی کو بلندی پر موت کو زندگی پر اختیار کرنیوالیکا دل سمندر سے زیادہ
تونگر ہے اغلام کا فاعل و مفعول جلق لگانیوالا چوپایہ سے جماع کرنیوالا
عورت کے دُبر سے مرتکب ہونیوالا ہمسایہ کو ستانیوالا ہمیشہ شراب کا

پینے والا قیامت مین مردود ہوگا پاک نہوگا جب تک آگ مین جلایا نہ جائیگا

رباعی
گر زنده ام آلوده به افکار تنم ؎ ور مرده همان بهشت و دوزخ وطنم ؎
یارب بگو بذات پاکت سوکند ؎ کز دوش چگونه بار ہستی فکنم ؎

مثنوی
بشستی دست و پا و دل نشستی ؎ کدورتہای آب و گل نشستی ؎
دل از ناپاکی باطن چو پاک ست ؎ اگر ناپاک شد دستت چه باک ست ؎

ایعزیز نصائح ثمانی آنکھ دیکھنے سے زمین بارش سے مادہ نر سے عالم علم سے سائل سوال سے حریص مال جمع کرنے سے دریا پانی سے آگ لکڑی سے کبھو سیر نہین ہو سکتے نماز بے خشوع جسمین عاجزی نہو روزہ بے ضعف جس سے نفس کی سرکشی نہ جاے قراءت بے فکر جسکا اثر دل پر نہ پڑے علم بے عمل جسمین تقوی حاصل نہ ہو مال بے سخاوت جس سے لوگون کو نفع نہ پہونچے برادری بے مروت جسمین بایکدیگر محبت نہو

نعمت غیر مترقبہ جسکو بقا نہو دعا بے خلوص جسمین دل رجوع نہو بیکار ہین
۳ باندی غلام کا آزاد کرنا مسافرون کی مہمانی کرنی محتاجون کی دستگیری
کرنی افسردہ دلون کو خوش کرنا مساکین کے ساتھہ بیٹھنا بادشاہون
کی مجالس سے پرہیز کرنا کمتر کی تواضع کرنا بزرگون کی توقیر کرنا چاہئے
۴ دل مین خوف و امید زبان پر حمد و ثنا آنکھہ مین حیا و بکا ترک دنیا طلب
رضائے مولا عارف کے علامات ہین ۵ شکر نعمت کیلئے صبر مصیبت کیلئے
حلم ظالم کیلئے گریہ خائف کیلئے احسان نہ جتلانا محسن کیلئے خشوع قلب
نماز کیلئے پرہیزگاری فقیری کیلئے عاجزی طالب علم کیلئے زینت ہے
۶ کلام فضول سے حکمت نظارہ بازی سے عاجزی قلب طعام کثیر سے
لذت عبادت ہنسی سے رعب دل لگی سے روشنی عقل محبت دنیا سے
محبت آخرت لوگون کی عیب جوئی چھوڑنے سے اپنے عیوب جاتے رہتے ہین

صفاتِ الٰہی کی جستجو سے درجہ بلند ملتا ہے رباعی نور چشم آدمی افزون شود
از ہشت چیز ۂ گر میسر میشود باے و نظر کن ہر زمان ۂ بر زر و بر مصحف و شیخ
کبار و شاہِ عدل ۂ خطِ خوب حسنِ خوب سبزہ و آبِ روان ۂ رباعی
نے مال مرا باید و نے فوج و سپاہ ۂ از قطع تعلقم بود حشمت و جاہ ۂ ترکِ اسباب
بہ ز جمعِ اسباب ۂ کز دولتِ فقر ہر گدا گردد شاہ ۂ العزیز نصائحِ تساعی
۱ غرور حسد حرص شکم سیری خواب آسایش جسم محبتِ مال ثنا پسندی
تحکم دروغ گوئی خطاؤں کی جڑ ہیں ۲ نماز کی پابندی سے اللہ تعالیٰ کی
محبت تندرستی جسم حفاظت فرشتگان نزولِ برکات آثارِ نیکوکاری
نرمیِ قلب گذرِ پل صراط نجات دوزخ ہمسائگی صالحین متصور ہے
۳ زمین زبانِ حال سے کہتی ہے کہ اے آدم کے بیٹے تو میری پیٹھ پر موت
سے دوڑتا اور برے کام کرتا ہے واے تیرے حال پر ایک دن بیکس ہو کر

ایسا آئیگا کہ میرے پیٹ مین تجھکو تیرے ہی اقربا و آشنا سا بے تامل گرا دینگے
جسطرح اب گناہ کر رہا ہے اندر عذاب بھگتیگا جسطرح یہان ہنستا ہے
وہان روئیگا یہان خوش ہے وہان مغموم ہوگا یہان مال جمع کرتا ہے
وہان پشیمان ہوگا یہان تو حرام کھاتا ہے وہان تجھکو کیڑے کھائینگے
یہان تکبر کرتا ہے وہان ذلیل ہوگا اوپر روشنی مین پھرتا ہے اندر
اندھیرے مین پڑا رہیگا اوپر جماعتون کے ساتھہ پھرتا ہے اندر تنہا دفن ہوگا
تیرے یہہ سب کرشمے میری ہی پیٹھہ و پیٹ مین ہونگے رباعی خواہی کہ
درین زمانہ مرد گردی ٭ و اندر رہ حق صاحب درد گردی ٭ روزان و شبان
بگرد مردان میگرد ٭ مرد گردی چو گرد مرد گردی العزیز نصائح عشاری
مسواک کرنے مین دس فائدے متصور ہین طہارت دہان رضائے رحمان
عداوت شیطان حفظ فرشتگان مسوڑہون کی مضبوطی انقطاع بلغم زوال بدبو

اندفاع صفرا ازدیاد بصر قبولیت نماز جسکو دائماً سچائی قناعت کے ساتھ
صبر شکر کے ساتھ فقر زہد کے ساتھ فکر خلو سے شکم کے ساتھ غم خوف خدا
کے ساتھ جہد بدن تواضع کے ساتھ ملامت مہربانی کے ساتھ محبت شرم
کے ساتھ علم نافع حلم برتر کے ساتھ ایمان عقل کامل کے ساتھ نصیب
ہوتے ہیں وہی بندہ خاص ہے عقل بغیر پرہیزگاری کے بزرگی بغیر علم کے
مطلب بغیر غرض کے بادشاہی بغیر عدل کے خوشی بغیر امن کے تونگری
بغیر جود کے فقیری بغیر قناعت کے رتبہ بغیر تواضع کے جہاد نفس بغیر
توفیق کے دفعیہ تشنگی بغیر آب خنک کے حاصل نہیں ہوتی عالم جو مسئلہ نہ بتلائے
علم جسپر عمل نہ کیا جائے رائے جو پسند نہ کیجائے ہتیار جو استعمال میں نہ لایا
جائے مسجد جسمیں نماز نہ پڑہی جائے مصحف جسمیں تلاوت نہ کیجائے مال جسمیں
زکوٰۃ نہ دیجائے گھوڑا جسپر سواری نہ کیجائے ۔ علم زہد جو دنیا طلب کے پاس ہو

طولِ عمر جسمین زادِ آخرت مہیا نہ ہو نافع نہین علم اچھی میراث ہے ادب
اچھا پیشہ ہے۔ تقوی اچھا توشہ ہے عبادت اچھی متاع ہے حسنِ اخلاق
اچھا ہمنشین ہے۔ حلم اچھا وزیر ہے قناعت اچھی تونگری ہے توفیق
اچھی مدد ہے۔ علم صالح اچھا رہبر ہے۔ موت اچھا ادیب ہے فَاعْتَبِرُوا یَا اُولِی الْاَبْصَار
جسنے اون صفات کو اختیار کیا دنیا و دین مین کام اپنا بنا لیا حق تعالی کے
ساتھ صدق نفس کے ساتھ قہر خلق کے ساتھ انصاف بزرگون
کے ساتھ خدمت خوردون کے ساتھ شفقت درویشون کے ساتھ
سخاوت دوستون کے ساتھ نصیحت دشمنون کے ساتھ حلم عالمون
کے ساتھ تواضع۔ جاہلون کے ساتھ خاموشی ع جوابِ جاہلان باشد خموشی

رباعی غم چند خوری زِ کارِ نا آمدہ پیش رنج ست نصیبِ مردم دور اندیش
خوش باش جہان تنگ مکن بر دلِ خویش کز خوردنِ غم قضا نگردد کم و بیش

آی نورالعینین ہماری روح کو ہمیشہ ایصال ثواب سے خوشنود رکھنا فقیر کو اپنے
خدائے پاک سے امید قوی ہے کہ تمکو توفیق نیک عطا کریگا اور تمھارے
نیک افعال کا ثواب جو تم فقیر کی روح کو ایصال کروگے وہ فقیر کی روح کو
پہونچاویگا خدایتعالی تم سے راضی و رسول صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وازواجہ
وذریاتہ وسلم تم سے خوشنود رہین دیکھو یہہ آخری نصیحت ہے جو فقیر تمکو بکرار
کرتا ہے دنیوی ضرورتین جہان تک ہوسکے دن بدن کم کئے جانا کہ یہی
جال جنجال بلکہ کنجال ہے جو دنیوی اشغال اور اوسکی محبت کے قید دوام سے
نکلنے نہین دیتا ورنہ پچھتاوگے پچھتاوگے ؎ یک نکتہ بس است اگر شعور است ترا
ورنہ چو چراغ پیش کور است ؎ خودبینی و خودنمائی ترا دو بند است زاین یک سخن
من بہتر از ہزار پند است فقیر کو اپنی عمر کے لحاظ سے کوئی تمنا ساتھہ نہ
لیجانی چاہئے اَلحَمدُ لِلّٰہِ عَلیٰ حِلمِہٖ بَعدَ عِلمِہٖ وَعَلیٰ عَفوِہٖ بَعدَ قُدرَتِہٖ

تمام خواہشات سے دل پاک و صاف ہے اللہ بس باقی ہوس پھر بھی یہی
کہتا ہون کہ ہمیشہ امور مندرجۂ ہذا کی پابندی کا خیال مد نظر رکھکر اسکو اپنے
لئے کارنامۂ ہدایت بناوگے تو انسان کامل بن جاوگے اور دامنِ مقصد کو
گلِ کامیابی سے پُر کر لوگے ورنہ تم بھی وہی حسرت ساتھ لیجاؤگے جو
فقیر اِس وقت لیجا رہا ہے ؎ بدنیا توانی کہ عقبیٰ خری ٭ بخر جانِ من
ورنہ حسرت بری ؎ یاد داری کہ بوقتِ زادنِ تو ٭ ہمہ خندان بدند
تو گریان ٭ آنچنان زی کہ بعد مُردنِ تو ٭ ہمہ گریان بوند تو خندان رباعی
این دنیا کا خانہ ات عقبیٰ ہم ٭ اینجا حکمِ تو نافذ است آنجا ہم ٭ امروز جو
پردہ پوشی من کردی ٭ یا رب ندری پردۂ من فردا ہم ٭ جناب امیر المومنین
حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہین کہ اُنْظُرْ اِلیٰ مَا قَالَ وَلَا تَنْظُرْ اِلیٰ
مَنْ قَالَ ٭ یعنے جو کہا گیا اسکو دیکھ کون کہتا ہے اسکو نہ دیکھ اگر فقیر کی

یہہ تحریر بطور خود ہے تو نظر انداز کرو اور اگر خدا و رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے
احکام کی بنیاد پر ہے تو اعلی اعلی پر نظر رکھو ؎ تونگری بکمال است
پیش اہل کمال ؤ کہ مال تا لب گور است بعد ازان اعمال ؤ من آنچہ شرط بلاغ است
با تو میگویم ؤ تو خواہی از سخنم پند گیر و خواہ ملال نقل ہے کہ ایک روز بہلول
دانا بادشاہ ہارون رشید کے پاس آیا اوسکو متفکر دیکھکر کہا کہ سبب
اتنی فکر کا کیا ہے ہارون رشید نے کہا کہ دنیا کی بیوفائی سے فکرمند ہوں
؎ ہمیشہ بر لب فوارہ این سخن جاریست ؤ کہ اوج مردم دنیا دلیل
نگونساریست ؤ بہلول نے کہا کہ تجھکو یہہ اندیشہ نکرنا چاہیے کیونکہ
دنیا اگر وفادار ہوتی تو یہہ بادشاہت تجھہ تک نہ پہونچتی ؎
اعتبارے نیست قدسی طائر اقبال را ؤ این کبوتر ہر زمان مشتاق بام دیگر است
ہاے رے دنیا سچ ہے جو کچھہ کہ جناب رسالت مآب خلاصہ موجودات

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تیری تعریف فرمائی کہ اَلدُّنْیَا زُوْرٌ لَا تَحْصُلُ اِلَّا بِالزُّوْرِ اَلدُّنْیَا جِیْفَةٌ وَطَالِبُوْهَا کِلَابٌ ؎ بدنیا دل نہ بندد ہر کہ مرد است ؎ کہ دنیا سر بسر اندوہ و درد است ؎ برو بار گورستان نظر کن ؎ کہ دنیا شیر مردان را چہ کرد است ؎ تیری بیوفائی ضرب المثل ہے حدیث حُبُّ الدُّنْیَا رَأْسُ کُلِّ خَطِیْئَةٍ ؎ تیرا ہر فعل خواب و خیال ہے وَمَا الْحَیٰوةُ الدُّنْیَا اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ ؎ این جہان با کس وفاداری نکرد ؎ داغِ حسرت داد و غمخواری نکرد ؎ تیری ہر گھڑی عمر کی قاطع ہے تیرا لینا عاقبت کا کھو بیٹھنا ہے اور تیرا چھوڑنا عین سرمایۂ ابدی کا پیدا کرنا ہے اسمین شک نہین کہ تو رباطِ بے اقامت و ثبات بے استقامت ہے اسمین ایک ہی بات کے مختلف اور متضاد اثر مترتب ہوتے ہین اور ایک ھی چیز بعض کی خوشی و شادمانی کا موجب ہوتی ہے اور بعض کو

رنج و ملال کا کوئی تیرا ہزار جان سے خریدار ہے کوئی تجھکو آنکھہ اوٹھا کر دیکھتا نہین تیرے نیش کا زخم بے مرہم ہے تجھپر طلاق ابراہیم بن ادہم ہے تو خانۂ محبت و بیدادی ہے راندۂ جنید بغدادی ہے تو جرعۂ جان سوز تلخی ہے مہجورۂ شقیق بلخی ہے تو مایۂ غفلت و بدنامی ہے ملعونۂ بایزید بسطامی ہے تو چھوڑی ہوئی اتقیا کی ہے لی ہوئی اشقیا کی ہے طالب تیرا ذلیل اور اہل عزت کو یہہ آیہ دلیل قُلْ مَتَاعُ الدُّنْیَا قَلِیْلٌ وَّالْاٰخِرَۃُ خَیْرٌ لِّمَنِ اتَّقٰی ط تجھین تین قبائح مین محنت سے ہاتھہ آتی ہے خست سے رکھی جاتی ہے حسرت سے چھوڑی جاتی ہے ع دنیا ہیچ است و کار دنیا ہمہ ہیچ محمد بن محمد غزالی امام الوقت نور اللہ تعالیٰ مرقدہ فرماتے ہین کہ دنیا پانچ ضرورتون سے بڑھکر نہین کھانا۱ پینا۲ پہننا۳ خوشبو۴ جماع۵ اسکے نتائج یہہ ہین کہ کھانے مین شہد پینے مین دودہ لباس مین ریشم خوشبو مین مشک جماع مین عورت

انکی اصلیت یہہ ہے کہ شہد مکھی کی قے ہے دودھ لید و خون کا خلاصہ
ہے ریشم کیڑے کی پچال مشک ایک خون کا لوتھڑہ ہے جماع پیشاب گاہ
مین پیشاب گاہ کا دخول ہے غذا کا انجام پچال دودھ کا پیشاب
ریشم کا تکبر خوشبوئی کا ناپائداری عورت کا بیوفائی تو معلوم ہوا کہ ہر کہ بدین
نماند دل بستگی را نشاید ۔ منہ دل برین سرای ناپائدار ۔ ز سعدی ہمین یک سخن
یاد دار ۔ مولانا ۔ چیست دنیا ہمچو حنظل اے پسر ۔ ظاہرش خوب است و در
باطن پلید ۔ می نماید ظاہرش گر رنگ بو ۔ زہر دارد لیک اندر باطن او ۔ پس
باقی ہردم خیال موت کا پیش نظر رہے ۔ جب تک جیے جئے جب
تک آدمی مر رہے ۔ رہ رو ہمیشہ چاہیے باندھے کمر رہے ۔ دنیا وطن
نہیں کسی کے بس رہے ۔ از ہر چہ بمردگی جدا خواہی شد ۔ زان پیش کہ بہ زندگی
جدا باشی ازو ۔ در صورت وفای حیات مستعار و دم ناپائدار باقی ہر آئندہ

زیادہ اللہ معنا والسلام علی من اتبع الہدیٰ ۔ اب اس دعا پر اس نامہ
کو ختم کرتا ہون کہ الٰہی مین معصیت کرتا ہون تیرے دوست محمد صلی اللہ علیہ
و آلہ وسلم اندوہگین ہوتے ہین اور تیرا دشمن ابلیس شاد ۔ فردائے قیامت اگر تو
عقوبت کرتا ہے پھر تیرے دوست اندوہگین ہوتے ہین اور تیرا دشمن شاد
الٰہی وہ دو شادیان اپنے دشمن ابلیس کو اور وہ دو اندوہ اپنے حبیب صلی اللہ
علیہ و آلہ وسلم کو نہ دے آخر مین عفو کریگا اول شرمسار نکر رباعی روزیکہ بود
اذا السماء انشقت ۔ واندم کہ بود اذا النجوم انکدرت ۔ من دامن تو
بگیرم اندر عرصات ۔ گویم صنما بای ذنب قتلت رباعی یارب شدہ ام
تبہ بیا مرز مرا ۔ شد روئے دلم سیہ بیا مرز مرا ۔ دردا کہ بجز گنہ نکردم کارے
بخشندہ ہر گنہ بیا مرز مرا ۔ فردا کہ نصیب نیک بختان بخشند ۔ قسمی بمن
رند پریشان بخشند ۔ گر نیک آیم مرا از ایشان شمرند ۔ در بد باشم مرا بدیشان بخشند

يَلُوحُ الخَطُّ فِي القِرطَاسِ دَهراً وَكَاتِبُهُ رَمِيمٌ فِي التُّرَابِ ؎

نوشتہ بماند سیاہ بر سفید ؎ نویسندہ را نیست فردا امید ؎ ہر کہ بخواند دعا طمع دارم

زانکہ من بندہ گنہگارم ؎ حافظ وظیفۂ تو دعا گفتن است و بس ؎ در بند

این مباش کہ نشنید یا شنید ؎ اَللّٰهُمَّ اقْذِفْ فِي قَلْبِي رَجَاءَكَ وَاقْطَعْ

رَجَائِي عَمَّنْ سِوَاكَ حَتّٰى لَا أَرْجُو أَحَدًا غَيْرَكَ اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِي

حُبَّكَ وَحُبَّ مَنْ يُحِبُّكَ وَحُبَّ عَمَلٍ يُقَرِّبُنِي إِلٰى حُبِّكَ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى

خَيْرِ خَلْقِهٖ سَيِّدِنَا وَشَفِيعِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ بِرَحْمَتِكَ

يَا رَحْمٰنُ يَا رَحِيمُ ؎ تحریر فی التاریخ ۱۵ شعبان المعظم سنہ ۱۳۲۶ ہجری نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

راقم آثم پدر دعا گو

محمد عبد العزیز

عفی عنہ و احسن اللہ احوالہ و عاقبتہ آمین

خاتمہ نسخہ

مضیٰ ما مضیٰ اِس علالتِ پُر ملالت میں وصایا خوبتر سے تمکو خبردار
۱۳ ۲۶
کرنیکا موقع ملا اور اس فرصت کو بھی مغتنمات سے تصور کیا ؎
قصد شہرت نبود جامی را ؔ لیکن ہمہ نظم آبدار نوشت ؔ بہر احباب بر صحیفۂ دہر ؔ
نکتۂ چند یادگار نوشت ؔ پہلے تو فقیر جانتا ہی کیا ہے قطع نظر اسکے
؎ دماغ ایسا نقاہت سے ہے لرزان ؔ بسانِ آسیائے آب گردان ؔ
غشا و جلد و اعصاب و رگ و پے ؔ ہر اک جنجال بد میں مبتلا ہے ؔ نہیں
کچھ نہ طاقت ہے نہ قوت ؔ مصیبت ہے مصیبت ہے مصیبت
پیر و مرشد کے چند روزہ فیض صحبت میں جو کچھ سنا تھا گوش خوردہ
اثرے دارد تمھارے خاطر قیدِ قلم کیا جو کوئی دوست محب عیادت کو
آتا ہے اسکے طبع پر مجبور کرتا ہے چونکہ عزیز الاخلاق فی نصائح الافاق

اسم بامسمّٰی کے صدہا نسخے غذائے کرم کے لئے دہرے ہین حالانکہ حضرت
پیر سید محمود صاحب و سید محی الدین صاحب جیلانی فرماتے تھے کہ جب کبھو
طبیعت منغص ہوتی ہے تیری مولفہ عزیز الاخلاق کے مطالعہ سے فوراً
قلب منور ہوجاتا ہے بدفعات اسکا تجربہ ہوچکا ہے اسکی وجہ کیا ہوگی
عرض کیا گیا کہ آپ کے جدا علیٰ کے حکم سے ہی یہہ لاجواب کتاب لکھی گئی
ہے دیگر ہیچ افسوس ہے کہ اِس مقبول کتاب کی کوئی خبر تک نہین لیتا
لہٰذا دلِ فقیر سرد ہوا متواتر تقاضے ہونے لگے اگرچہ اِسمین کوئی ایسی
بات نہین ہے ولیکن ؎ یک ہنر داری و ہفتاد عیب تو دوست نہ بیند
بجز آن یک ہنر تو اِسکے طبع پر اصرار بیشمار ہوتا جاتا ہے فقیر کہتا ہے کہ
نہ انکار میکنم و نہ اینکار میکنم چنانچہ ایک دوست صمیمی فقیر نے بھی یہہ رقعہ
تحریر و ترسیل کیا وہو ہذا۔

مخدومی زاد مجدکم

تسلیم عیادۃً حاضر خدمت ہوا وصیت نامہ موسومہ صاحبزادگان بلند اقبال الموسوم عزیز الآخرۃ زیر کتابت کا بہت بڑا حصہ بالاستیعاب دیکھا فی الواقع اسم بامسمیٰ ہے اسکا مضمون ایک بیش بہا نعمت ہے ہر ہر نصیحت اسکی موتیون مین تولنے اور آبِ زر سے لکھنے کے قابل ہے جو کچھ اسمین ہے منصوص ہے یا احادیث مین آیا ہے یا اقوال اکابرینِ دین سے پایا گیا ہے بڑے چھوٹے سب کیلئے از بس مفید ہے صاف اردو ہونیکی وجہ سے کم عمر لڑکے اور مستورات بھی اِس سے مستفید ہو سکتے ہین مبتدیون کے واسطے اِس مین علمی واخلاقی معاش ومعاد دونون طرح کے فوائد منصور ہین اِس نسخہ کے ذریعہ سے آپ نے قوم اور ملک پر بڑا احسان کیا ہے اور ایک عمدہ بنیاد اخلاقِ حمیدہ وموعظت حسنہ کی

ڈالی ہے فی زمانا کہ ایک طوفان ناولون کا چل پڑا ہے جو سراسر مخرب
اخلاق و محرک خیالات مفسدہ ہے ایسی کتاب کا ہونا تریاق کا کام
دیگا جو دلچسپی اور عارضی مسرت عشقیہ ناولون مین ہوتی ہے وہ پند و
نصائح کی کتابون مین دھونڈے نہین مل سکتی نصیحت ہمیشہ تلخ معلوم
ہوتی ہے لیکن آل اندیش اور عاقبت بین ایسی ہی کتابون کے مطالعہ سے
دائمی مسرت حاصل کرتے ہین اور ایسی ہی کتابین بگڑے ہوے لوگون
کو راہ راست پر لاتی ہین اس قسم کی کتابون کی جسقدر زیادہ ضرورت
ہے افسوس ہے کہ بہت ہی کم ہین میری رائے مین ہر شریف شخص کے
نزدیک اسکا اک نسخہ رہنا اسطرح ضرور ہے جسطرح کہ وبائی امراض کے
دفعیہ کیلئے پیش از پیش دوائین رکھی جاتی ہین جس خلوص نیت اور
مذہبی وثوق اور راسخ الاعتقادی سے اسکو آپ نے لکھا ہے ممکن نہین کہ

سچی بات دل پر کالنقش علی الحجر ہو اس نسخہ کے مطالعہ سے جو فائدہ اور تزکیہ نفس کا
ہوگا دعا ہے کہ خداوند تعالیٰ و تقدس آپ کو اسکا اجر دین و دنیا دونون جہان مین
خاطر خواہ دے اور قوم کے وہ لوگ جو بھٹک رہے ہین دیکھین کہ مذہب اسلام مین کیسی
اعلیٰ درجہ کی تعلیم اخلاق و طرز معاشرت ہے اور کس درجہ سچائی اور راستبازی
اسمین کوٹ کوٹ کر بھری ہے مجھے امید ہے کہ اسکو آپ بالضرور طبع و شائع فرمائینگے
کہ بیشک یہہ (تواریخ عزیزیہ) ہے بعد طبع ایک سو نسخہ مہربانی سے دوست احباب
٢٦ ١٣ھ
کے تقسیم کے لئے نیازمند دیرینہ کے نزدیک لطف ارسال فرمائیگا جو کچھ قیمت ہوگی
گذران دی جائیگی جزاکم اللہ احسن الجزا فقط قطع نظران تمام تقاضون کے عالم رویا
خاکسار بشیر الدین احمد دوم تعلقدار
مین بھی اسکے طبع و تشہیر کی نسبت آگاہ کیا گیا ہون لہذا بعد ملاحظہ و صوابدید مرجع عالم
پیر و مرشدم مد ظلہ تم اسکو طبع و مشتہر کرنا ؎ صبح پیری بدمید آخر دمے ہشیار شو
خواب نیکو نیست در وقت سحر بیدار شو ؎ وآخر دعوٰنا ان الحمد للہ رب العالمین ؎ تمت بالخیر والعافیہ

تقریظ سراپا تنویر سالکِ مسالکِ طریقت ہادیِ مراحلِ شریعت خلاصۂ دودمانِ مصطفوی چراغِ شبستانِ بزمِ مرتضوی ساربِ مساربِ وحدۃ الوجود شاربِ مشاربِ شہود عارجِ معارجِ ایقان دارجِ مدارجِ عرفان پیرِ جوان سیدی و سندی مرجعی حافظ حاجی واعظ حضرت سید عمر علی شاہ صاحب قبلہ قادری حسنی الحسینی اید بالتائیدات الغیبیہ آمین

پروردگار میری حمد اس طرح مجھسے ادا ہووے کہ تو خود اپنا ہی آپ حامد ہووے اور نعتِ نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم مین وہ استغراق ہووے کہ میرے وجود فانی مین وہ باعثِ موجودات نظر آئے بلکہ ظرف و مظروف کا بھی خیال اٹھے اور حقیقتِ محمدی صلی اللہ علیہ آلہ وسلم جو تمام موجودات مین ساری ہے جلوہ گر ہو جاے

؎ گرچہ صد مرحلہ دور است ز پیشِ نظرم ٭ وَجْهُهُ فِي نَظَرِي كُلَّ غَدَاةٍ وَعَشِيٍّ ٭ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَعَلَى

وَارِثِ حَالِہٖ سَیِّدِیْ سُلْطَانِ الْاَوْلِیَاءِ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ

بعد حمد و نعت کے خیال آیا کہ اس رسالہ کی اور اس کے مصنف کی کچھ مدح و ثنا لکھوں لیکن رسالہ ہی خود اپنے مصنف کا مداح ہے کہ ایسا قال اُسی صاحبِ حال کا ہوسکتا ہے کہ غیرِ حق سے معرض و رُو گردان ہو اور ہمیشہ محوِ جمالِ ذوالجلال ہو سُبحان اللہ لڑکوں کو وصیت اسطرح کی کہ اُنھیں محبت الٰہی سے مالا مال کر دیا اُنکے سینوں کو علومِ معرفت سے بھر دیا یہہ وہ خزانہ ہے کہ جسے نہ چور کی چوری کا خوف ہے نہ صرف کرنے سے کم ہوتا ہے ہر ایک شخص کو چاہئے کہ اپنی اولاد کے لئے ایسا ہی خزانہ چھوڑ جائے جو پشت در پشت تک اُن کے کام آئے خداوندِ عالم مصنف کو جزائے خیر دے اور اُنکی اولاد و احفاد کو اس پر عمل نصیب کرے آمین عمر کان اللہ لہٗ۔

از عالم باعمل جناب مولوی ابو المظفر محمد سعید الدین صاحب انصاری

الحمد للہ وکفیٰ والصلوٰۃ والسلام علی المصطفیٰ وعلیٰ آلہ اہل الصدق والصفا اما بعد مجھکو اِس کتاب کے مطالعہ کا شرف حاصل ہوا ماشاء اللہ کیا کتاب ہے (مرغوب جملہ)
۲۶ ۱۳ھ
طریقت کا خلاصہ شریعت کا لُب لباب ہے مسلمانوں کیلئے ہادی دین کا حکم رکھتی ہے (باغ ابد بہار وصایا)
۲۶ ۱۳ھ
اللہ تعالیٰ اِسکو مقبول عام کرے اور مؤلف کو دارین مین نیکنام فقط

قطعہ تاریخ

طبع زادِ جناب سید احمد حسین صاحب بن غوث نواز جنگ

دست عبد العزیز این رسالہ — چون رقم زد عزیز البرایا
سالِ انیکو چہ بنوشت احمد — دلکشا خوب نامۂ وصایا
۲۶ ۱۳ھ

تقریظِ شاعرِ شیرین زبان جادو بیان صاحبِ طبعِ سلیم تہنیت علیخان صاحب تسلیم

بے ثباتی دارِ فانی کی یہہ دیتی ہے خبر
ایک حالت پہ نہین رہتا یہہ دورِ آسمان

صبح کو فصلِ بہاری کے چمن مین تھے مزے
شام کو گلشن مین تھی رونق فزا بادِ خزان

بلبلِ شوریدہ سر بیٹھی تھی کل جس شاخ پر
آج اوسمین ایک پتے کا نہین نام و نشان

جا بجا تھے وجد مین طاؤسِ رقصان جس جگہ
آج دیکھا غور سے جا کر تو تھا ہو کا مکان

خیرہ چشمی نرگسِ شہلا کی سب جاتی رہی
نام کو باقی نہین اوسکی کہین سرمستیان

کالی کالی کل جہان گھنگور چھائی تھی گھٹا
ہلکا ہلکا ابر تھا کل جس جگہ گوہر فشان

بھینی بھینی عطر افشان تھی جہان بادِ بہار
بلبلِ نالان وہان ہے آج سرگرمِ فغان

تشنہ کامی آبِ حیوان پر سکندر کو رہی
خضر کو بخشی گئی رحمت سے عمرِ جاودان

بلتے تھے جو سلیمانِ زمانہ آپ کو
کر دیا پیرِ فلک نے اونکو مورِ ناتوان

امِ جم ہے ہائے ہے آئینۂ اسکندری
قصرِ کسریٰ پر فقط اک بوم ہے نوحہ کنان

دولتِ طغرل کہان اور شانِ سلجوقی کدہر
اب نہ کچھ اوسکا پتہ ہی اور نہ کچھ اسکا نشان
دیکھی باقی ہین دنیا مین نہ سامانی کہین
موت کے پنجے سے پا سکتا نہین کوئی امان
کارخانہ ہے فنا کا ہستئ ناپایدار
ہان مگر رہتی ہین باقی بعد مردن نیکیان
سامنے میرے دہری ہے اک کتاب لاجواب
نیکیون کا آئینہ ہے اور مجسم خوبیان
ہے مخزن اک نصیحت کا کہ جسکو دیکھکر
کانپنے لگتے ہین لڑکے خوف کھاتے ہین جوان
آخرة کا اک ذخیرہ ہے یہہ دار الآخرة
اسکے اک اک حرف مین پنہان ہین سبع نیرنگیان
مژدہ دیتی ہے گنہگارون کو توبہ کا کبھی
ہی ریاکارون کی طاعت پر کبھی نفرین کنان
پارساؤن سے یہہ کہتی ہے نہ اترانا کبھی
کر نہ دینا عمر بھر کی بندگی کو رایگان
انتخاب بیمثال ایسا کبھی دیکھا نہین
بند کوزہ مین کیا ہے ایک بحر بیکران
اسکے ہر ہر لفظ پر دل نذر دیتے ہین ملک
اسکی ہر ہر سطر پر قربان حوران جنان
انتخاب نسخہ دین مولوی عبد العزیز
متقی و پارسا و زاہد و معجز بیان

کس قدر تکلیف فرمائی گوارا آپنے
آپنے سر پر جو لیا تالیف کا بارِ گران

کیون نہ مقبول خلائق ہو مولف کی کتاب
یا خدا دنیا مین ہوتے ہین بھلا ایسے کہان

ہین مخاطب عبدِ رحمٰن احمد عبد اللہ سے
آپکے لختِ جگر دونون ہین اور آرامِ جان

ہے حقیقت مین یہہ منشا اِس وصیت کا کہ قوم
لے سبق عبرت کا اِس سے اسکو سمجھے حرزِ جان

بندہ پرور شاہِ آصف مہربان اوسکا ہے
شہریار ایسا سخی دستور ایسا قدردان

شاہِ آصف کا ہے سایہ سایۂ فضلِ خدا
شاد کی تدبیر سے ہے ملک سارا شادمان

علم کا چرچا ہے اور ذی علم پاتے ہین صلہ
ربعِ مسکون مین کہن ہے آج کل نصفت جہان

شاہ سے اور شاد سے امید ہوتی ہے قوی
ہو نہین سکتی مولف کی یہہ محنت رایگان

داخلِ تعلیم ہوگی یہہ کتابِ دلپذیر
قوم کی جاتی رہیگی غفلتِ خوابِ گران

گرچہ مین کیا اور میری رائے کی وقعت ہی کیا
مین ہون اک بندون مین شہ کے کمترین بندگان

غنچۂ دل بادِ صرصر سے ہے مرجھایا ہوا
ہے زمانہ سب مخالف اور دشمن آسمان

بخت جب یاور نہو تو کام کچھہ آتا نہین　　فلسفی ہو ہندسی ہو یا ہو بقراط زمان
ایک دل اور اوسمین ہو سو آرزوؤن کا ہی خون　　ایک سر اور اوسمین سودے ہین ہزارون ہی نہان
بے سبب دشمن بنا ہے آسمان کینہ جو　　کچھہ سمجھہ مین ہی نہین آتی ہین اوسکی شوخیان
عمر بھر کی جان فشانی خاک مین سب ملگئی　　اوسکے بدلے مین ملی ہین کیڑون رسوائیان
دل کو ہے معلوم میرے یا خدا کو علم ہے　　بندگی مین رات دن جو جو اٹھائین سختیان
کیا خبر تھی انقلاب آسمان ہو جائیگا　　میری محنت کے ثمر ہونگے نصیب دشمنان
تجھہ سے ہی فریاد میری اے خدائے ذوالجلال　　جانتا ہے تو سبھی ہو آشکارا یا نہان
انبیا کے واسطے اور اولیا کے واسطے　　اور صحابہ کے تصدق مین جو ہین با عز و شان
اہلبیت آل احمد کے طفیل اور سب امامون کے طفیل　　شاہ کو مسرور رکھہ اور شاد کو رکھہ شادمان
ہو کشاکش سے صمیم خستہ دل کو بھی نجات　　اور مؤلف ہون تمناے دلی پر کامران
قوم کو زندہ کیا اور قوم پر احسان کیا　　واہ واہ کیا بات ہی اے باکمال نکتہ دان

تمت

(بقلم کج مج رقم کمترین محمد حسین عفی عنہ امیدوار دفتر محاسب سرکار عالی)